رہنمائے سانچی

یعنی

اردو ترجمہ " گائڈ ٹو سانچی "

مصنفہ

جناب معلی القاب سر جان مارشل صاحب بہادر

(نائٹ) ، - سی - آئی - ای - ، ڈائرکٹر جنرل

آف آرکیا لجی ان انڈیا

مترجمہ

مولوی محمد حمید صاحب قریشی

بی - اے

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ

کلکتہ

منیجر گورنمنٹ انڈیا پریس

۱۹۲۵ء
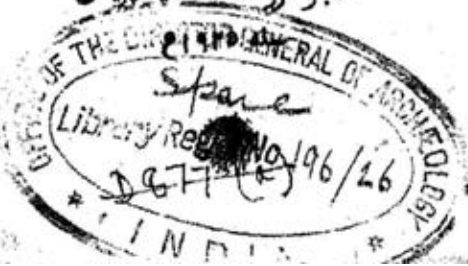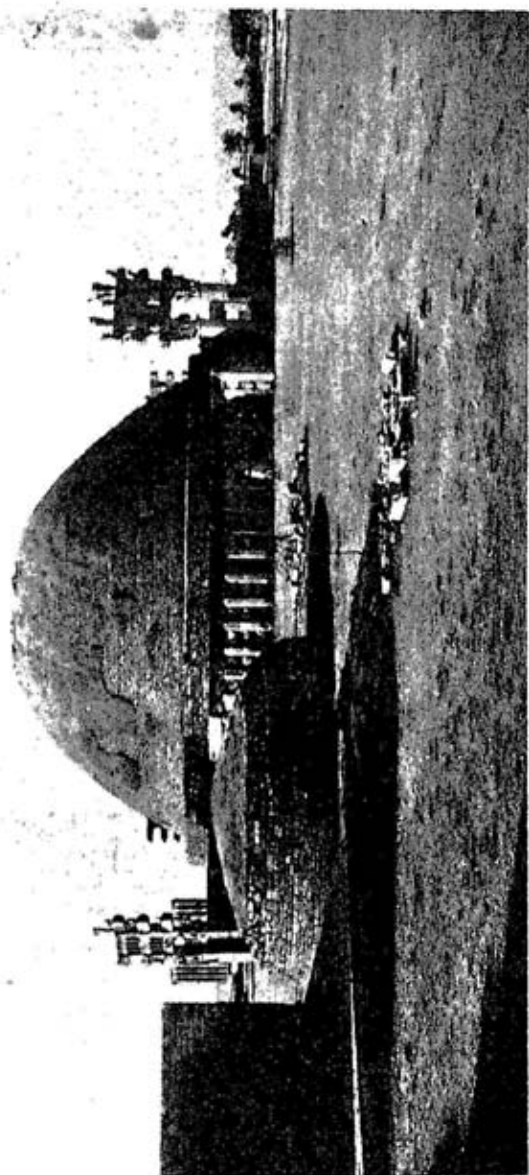
THE GREAT STUPA FROM N.-E.

بسم الله الرحمن الرحيم

تہدیہ

یہ کتاب

علیا حضرت نواب

سلطان جہان بیگم صاحبہ

جي - سي - ایس - آئي ' جي - سي - آئي -
اي ' جي - بي - اي ' سي آئي '

فرمانرواے ریاست بھوپال

کے نام نامي سے معنون کي جاتي ہے

عہد عتیق کے ان عدیم المثال آثار کي تحقیق و تفتیش
اور حفاظت و صیانت جو گذشتہ چند سال میں
عمل مین آئي ہے ' وہ سب بیگم صاحبہ ممدوحہ کي
علمي دلچسپي اور اعلی فیاضي
کي بدولت ہوئي ہے

A-2

دیباچه

هندوستان کو بودھ مذهب کے ابتدائی زمانے کے جس قدر قدیم آثار وراثت میں ملے هیں ان سب میں سانچي کي عمارات کو شرف و فضیلت حاصل هی - لیکن عجیب اتفاق هی که ان آثار کے متعلق پبلک کي معلومات کا دائرہ نهایت محدود هی - قدیم هندي مصنفین نے ان کا مطلقاً ذکر نهین کیا - چیني سیاح ' جن کے سفر نامے بودھ مذهب کے دیگر متبرک مقامات کے حالات سے مملو هین ' ان عمارات کے بارے مین بالکل خاموش هین - اور زمانه حال مین جو کتابین انکے متعلق مدوّن هوئین اونکے مضامین کي فرسودگي اور لغویت کا اندازہ یون هوسکتا هی که فرگسن نے اپني کتاب " ٹري اینڈ سرپنٹ ورشپ " مطبوعه سنه ۱۸۶۸ع مین سانچي کے منقش پھاٹکون کي تصاویر کو عهد عتیق کي " درخت اور سانپ کي پرستش " کي تائید مین پیش کیا هی - اسي طرح میسي نے " سانچي اینڈ اٹس ریمینز " مین جو سنه ۱۸۹۲ع مین شائع هوئي منجمله دیگر عجیب
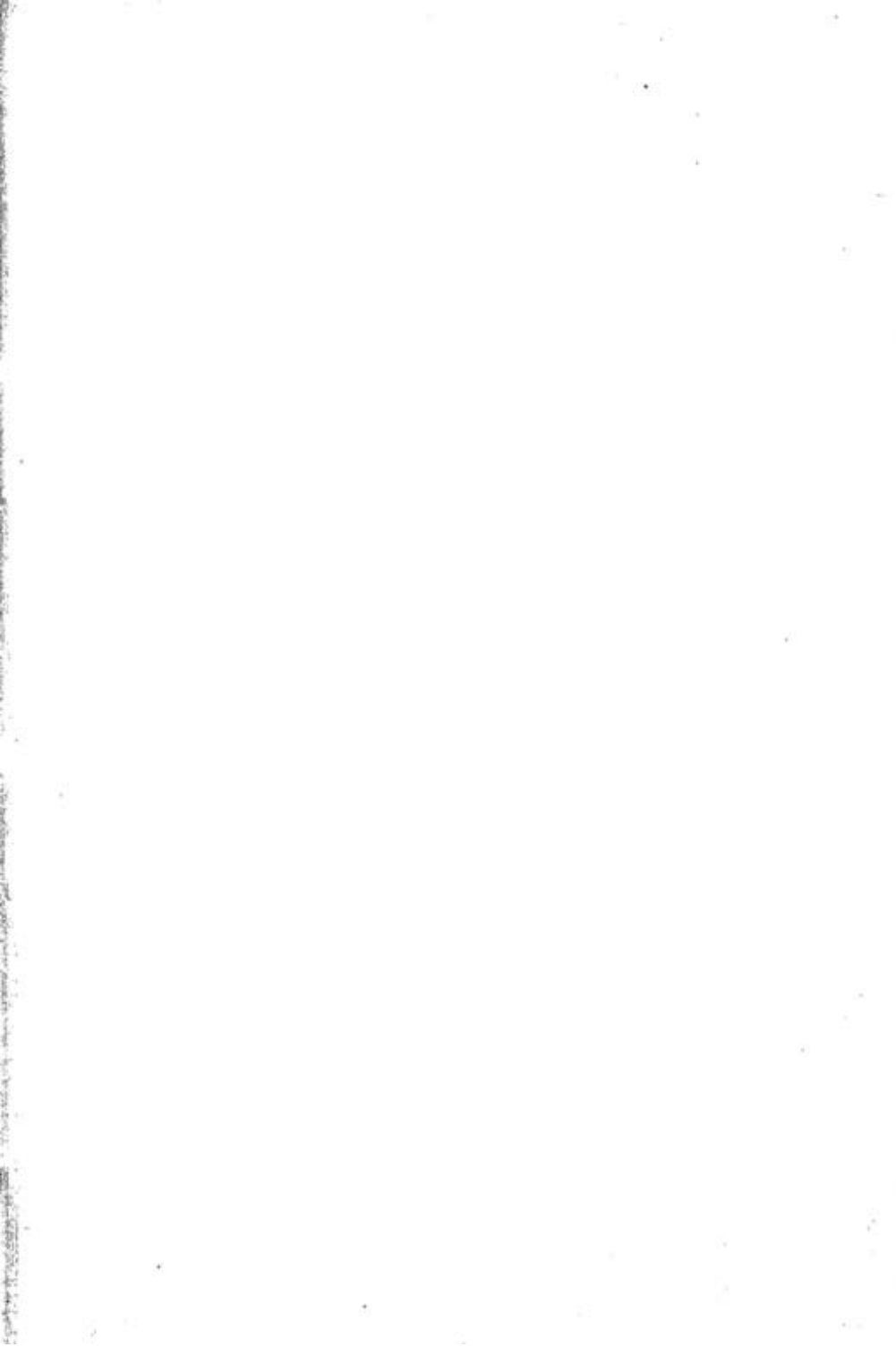
علاوہ ازین مین مصنفین ذیل کا بهي ممنون هون :—
اول میرے قابل تعظیم پیشرو سر الیگزینڈر کننگهم جنکی
کتاب ,, دي بهیلسه ٹوپس " سے مجھے ان سب
چیزون کے حالات معلوم هوئے جو اُنهون نے ستوپهائے
نمبر ۲ و ۳ سے برآمد کي تهین - دوم پروفیسر اے -
گرونوڈل جنکي تصنیف " بدهسٹ آرٹ ان انڈیا "
سے اس مذهب کے علم الاصنام کے مطالعہ مین قابل قدر
امداد ملتي هي - اور سوم ونسنٹ سمتھ صاحب جنکي
معرکة الاراء تالیف " آرلي هسٹري آف انڈیا " سے
مینے اس رهنما کے دوسرے باب کي تالیف مین
دل کهول کر مدد لي هی *

کوئي رهنما هر شخص کي ضرورت کو پورا نهین
کرسکتا - اور مجھے اس امر کا احساس هی که یه کتاب
بهي بعض اصحاب کو طولاني اور بعض کو بہت مختصر
معلوم هوگي - لیکن مین نے بمصداق " خَیرُ الاُمُور
اوسطُها ,, میانه روي کو پیش نظر رکها هی اور اس بات
کا فیصله که مجھے اپنے ارادے مین کہان تک کامیابي
حاصل هوئي هی ناظرین خود فرماسکتے هین - اُن اصحاب
کے واسطے جو ان عمارتون کے حالات بالتفصیل مطالعہ
کرنا چاهتے هین دو اور کتابین طیار هو رهي هین - ان

و غریب خیالات کے اظہار کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہی کہ راجہ اشوک بادشاہ پیاداسی سے ' جسکا ذکر " منادات " مین آیا ہی ' بہت بعد مین گذرا ہی ' اور بودھ مذہب اور عیسائي مذہب قریب قریب ہم عہد ہین ' اور گوتم بدھ کی تلقین زیادہ تر زرتشتي اصول پر مبني ہی - ایسي صورت مین اگر سانچي کي سیر کرنے والے وہان کي عمارات اور اون مذہبي قصص کے متعلق جو ان عمارات پر ملبس ہین ' غلط رائے قائم کر لے ہون تو کوئي تعجب کی بات نہین ہی •

عمدہ اور قابل اعتماد مضامین مین ' جنکي تعداد بہت ہي قلیل ہی ' مُوسیو فُوشے کي مختصر تقریر جو اُنھون نے مُوزیم گوئمے مین سانچي کے " مشرقي دروازہ " پر کي تھي ' بلا شبہ سب مین اعلی ہی - دروازون کي تصاویر اور ملبت کاري کے جو حالات مَیں نے قلمبند کئے ہین وہ زیادہ تر مُوسیو فُوشے کي شاندار تقریر اور اون بیش قیمت یادداشتون پر مبني ہین جو فاضل ممدوح نے سانچي کي دیگر مذہبي تصاویر کي تشریح کے متعلق لکھ کر مجھے از راہ کرم عنایت کي تھین -

کیا گیا تھا اوس کے اثنا میں حضور ممدوحہ نے ہمیشہ دلچسپی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا اور مجھے ہمیشہ عنایات خسروانہ سے سرفرازی بخشی * مجھے یقین ہی کہ جو زمانہ میں نے سانچی میں بسر کیا ہی وہ میری زندگی کا بہترین زمانہ تھا *

گلمرگ - کشمیر
یکم اگست سنہ ۱۹۱۷ع

جان مارشل

میں سے ایک تو ان مورتوں اور قدیم اشیاء کی باتصویر فہرست ہوگی جو عجائب خانے میں رکھی جائینگی، دوسری ایک مفصل اور ضخیم تالیف ہے جس میں ان خوبصورت نقش و نگار والی عمارات پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کی جائیگی اور تصاویر بھی شامل کی جائینگی - خوش قسمتی سے فرانس کے دو مشہور فضلاء، موسیو - اے - فوشے اور موسیو - ای - سینارٹ نے اس مجلد کی تالیف میں اپنی شرکت منظور کرلی ہے - چنانچہ یہ کتاب انگریزی اور فرانسیسی دونوں زبانوں میں شایع ہوگی، سو ۱۰۰ سے زیادہ عکسی تصاویر اس میں شامل ہونگی اور سانچی کے علم الاصنام اور کتابوں کے متعلق دونوں فرانسیسی محقق مفصل مضامین لکھینگے •

علیا حضرت فرمانروائے ریاست بھوپال نے سانچی کے آثار قدیمہ کی تحقیق و تحفظ سے جو احسان مستشرقین اور قدردانان صنعت ہند پر کیا ہے اوس کا تذکرہ کتاب کے تمہید میں کیا جاچکا ہے - خود میری ذات پر علیا حضرت کا بار احسان اور زیادہ ہے، کیونکہ ان آثار کی تحقیق و ترمیم کا کام جو میرے سپرد

فہرست مضامین

صفحہ

فہرست تصاویر

رهنمائے سانچي

باب اوّل

جغرافيائي حالات

بهيلسه سے دس بارہ ميل کے فاصلے پر ستوپون(۱) کے چند مجموعے هين جو ستوپهائے بهيلسه کے نام سے مشہور هين(۲) - ان مين سے ايک مجموعه سناري کي پهاڑي

---

(۱) ستوپه کي ابتدا ان قديم قبرون سے هي جو خاک کے نيم کروي تودون يا ٹيلون کي شکل مين بنائي جاتي تهين - بودھ مذهب کے پيرو عموماً ستوپون مين مهاتما بدهه کے يا بودھ مذهب کے کسي بزرگ شخص کے سوخته "آثار" دفن کرتے هين اور اونکو متبرک سمجهکر اونکي زيارت اور اونکے گرد طواف کرتے هين يه ستوپے بالکل ٹهوس هوتے هين - برما مين ستوپے کو پگوڈا' جزيرہ سيلون (لنکا) مين ڈاگبه اور نيپال مين چيتيا کهتے هين - سانچي کے نواح مين ستوپے کو بهيتا اور ستوپه کلان کو ساس بهو کا بهيتا کهتے هين (مترجم) -

(۲) ان مين سے زيادہ اهم مجموعون کا حال سر اليگزينڈر کننگهم نے اپني کتاب "بهيلسه ٹوپس" مين لکها هي جس مين رياست

B

یہ هی کہ مشرقی مالوہ (قدیم آکر - आकर) کا مشہور اور آباد پایۂ تخت شہر ودیشا قدیم زمانے میں موجودہ قصبۂ بھیلسہ کے قریب بیس اور بیتوا ندیون کے مقام اتصال پر واقع تھا - اس شہر کے اندر اور اس کے گرد و نواح میں بودھ مذہب کے پیرورن کي ایک مرفۃ الحال جماعت پیدا ہوئي جس کو قریبي پہاڑیونکي چوٹیون پر خانقاهین اور یادگاري عمارتین تعمیر کرنے کیلئے باموقع اور دلکش مقامات نظر آئے - یہ مقامات شہر کے شور و غل سے محفوظ مگر آبادي سے اسقدر نزدیک تھے کہ لوگون کو انکي سیر یا زیارت کا شوق دامنگیر ہوتا تھا بودھ مذهب کي دیگر متبرک عمارات کے لئے عموماً ایسے مقامات منتخب کئے گئے تھے جنھین بُدّھ کے قیام کا تقدس حاصل ہوچکا تھا ، مثلاً بودھ گیا ، سار ناتھ ، کُسیا وغیرہ ، اور دراصل وہ عمارات بھي بُدّھ کي زندگي کے کسي خاص واقعہ کي یادگار مین بنائي گئي تھین - مثلاً بودھ گیا مین گوتم کي حصول معرفت کي یادگار ھی ، سارناتھ مین اُسکے پہلے وعظ کي ، اور کُسیا مین اُسکي نروان یعني وفات کي - مگر سانچي کو بُدّھ کي زندگي کے کسي واقعہ سے تعلق رکھنے کا فخر حاصل

پر واقع هي ' دوسرا ستدھارا میں ' تیسرا پهلیا بهوجپور مین اور چوتها اندھیر مین هي - پانچوان مجموعه ' جو دلچسپي اور وسعت کے لحاظ سے ان سب پر فائق هي '
موضع سانچي (۱) پرگنه دیوان گنج ریاست بهوپال مین بهیلسه سے ساڑھے پانچ میل جنوب مغرب کي طرف واقع هی -

بهیلسه کے نواح مین بودھ مذهب کي ان متعدد عمارات کا وجود محض اتفاقي بات نهین هي - حقیقت

[بقیه حاشیه صفحه گذشته

کے اس حصے کا نقشه اور چند ستوپون کے متعلق کننگهم صاحب کي تحقیق و تفتیش کا مفصل حال درج هی -

(۱) عرض بلد ' 28-°23 شمال ' طول بلد ' 48-°77 مشرق مین واقع هی - سانچي کا چهوٹا سا سٹیشن ' جي - آئي - پی - ریلوے لائن پر پهاڑي کے دامن سے قریباً تین سو گز کے فاصلے پر واقع هی - فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے مسافرون کے لئے ٹریفک منیجر صاحب (بمبئي) کي منظوري سے ڈاک اور اکسپریس گاڑیان یهان ٹهیرائي جاسکتي هین - پهاڑي کے دامن مین ریاست نے ایک خوشنما ڈاک بنگله بنوا دیا هی - مگر جو مسافر یهان قیام کرنا چاهیں اپنا بستر همراه لائین اور خانسامان کو پهلے سے اپني آمد کي اطلاع دیدین -

مانند جو اسکے قریب هین ' اس پہاڑي کي ساخت
بھي ریتیلے پتھر کي هی جسکي بڑي بڑي چٹانین
تہ بہ تہ نیچے کي جانب ڈھلوان هوتي چلي گئي هین
(بودھ مذهب کے معمارون کیلئے یہ چٹانین پتھر کي
عمدہ کھانین ثابت هوئین اور مصالحہ عمارات کے قریب
هي سہولیت سے دستیاب هوسکا) -

پہاڑي کي ناهموار سطح اور مختلف اللّون پتھر رنگ
اور هیئت کا نہایت خوشنما منظر پیش نظر کرتے هین '
اور بیشمار خود رو درخت اور جنگلي نباتات جو چٹانون
کے هر گوشہ و شگاف سے سر نکالے هوئے هین اس نظارے
کي رعنائی کو اور بھي دوبالا کرتي هین - پہاڑي کے
پہلوؤں پر چارون طرف خود رو جھاڑیون کي افراط هی '
خصوصاً جنوبي حصے مین ' جہان بلند سایہ دار چٹانین
آفتاب کي شعاعون کو پہنچنے نہین دیتین ' نباتات کي
اور بھي زیادہ بہتات هی - اس حصے مین گھرے سبز
پتّون والے کھِرني کے سدا بہار درخت کثرت سے هین اور
شروع موسم بہار مین ڈھاک (جسکا نام انگریزي زبان مین
flame of the forest یعني " شعلۂ بیابان " نہایت
موزون رکھا گیا هی) کے بےشمار درخت اپنے آتشین پھولون

نه تها اور بودھ مذهب کي کتابون مین سانچي کا نام
تك نظر نهین آتا - چیني سیاح فاهیان اور هوان چوانگ ،
جو چوتهي اور ساتوین صدي عیسوي مین هندوستان
آئے ، بودھ مذهب کے قدیم مشهور مقامات کے متعلق
بهت سا تاریخي مصالحه بهم پهنچاتے هین لیکن سانچي
کے بارے مین وہ بالکل خاموش هین - مگر باوجود اس
تاریخي گمنامي کے یه عجیب اتفاق هی که سانچي کے
آثار هندوستان مین بودھ مذهب والون کے فن تعمیر
کي سب سے زیادہ شاندار اور مکمل مثال هین -

سانچي کي پهاڑي

جس پهاڑي پر سانچي کے آثار واقع هین اُس مین
نه تو کوئي قابل ذکر خصوصیت هی ، نه اُسکي هیئت
کذائي ایسي هی جو اُسکو قریب کي پهاڑیون سے (جو
جانب جنوب و مغرب حلقه باندهے کهڑي هین) ممتاز
کرسکے - بلندي مین یه پهاڑي ۳۰۰ فیٹ سے بهی کچه
کم هی اور شکل مین ویل مچهلي کي پشت سے مشابه
هی - وسط مین ایک زین نما نشیب هی جس مین
سانچي کا گاؤن آباد هی - اِسي گاؤن کے نام سے پهاڑي
کا یه نام پڑا هی - کوہ بندهیا چل کي اون شاخون کي

جس زمانے میں شہر ودیشا آباد تھا ' سانچی کا رستہ شمال مشرقي جانب سے تھا اور پورینیا تال (دیکھو پلیت ۱۴ - Plate XIV) کے شمالي کنارے کي طرف سے پہاڑي پر چڑھکر چکلي گھاتي میں سے ہوتا ہوا میدان مرتفع کے شمالي جانب مڑتا اور موجودہ دروازے سے قریباً پچاس گز مشرق کي طرف گذرتا تھا - اِسکي ایک شاخ سطح مرتفع کے مشرقي ضلع کے وسط تک پہنچتي تھي - اس شاخ کا ایک ذرا سا حصہ حصار کي دیوار کے باہر اور قدیم شاہراہ کے دو حصے چکلي گھاتي میں اور فصیل کي شمالي دیوار کے قریب اب تک موجود ہیں - ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ قدیم رستے میں پتھر کي بڑي بڑي سلوں کا فرش تھا جو قریباً بارہ بارہ فیٹ لمبي تھیں اور پہاڑ پر آڑي جمائي گئي تھیں -

پہاڑي کي مسطح چوٹي اور حصار کي دیوار

وہ میدان مرتفع جو پہاڑي کي چوٹي پر واقع ہی ' اور جہاں یہ رستے ختم ہوتے ہیں' شمالاً جنوباً چارسو (۴۰۰) گز سے کچھ زیادہ طویل اور شرقاً غرباً دو سو بیس (۲۲۰) گز عریض ہی - ابتدا میں یہ میدان مشرق کي جانب بتدریج بلند ہوتا ہوا مندر نمبر ۴۵ (دیکھو نقشہ

کے خوشنما طُرّوں سے "فیِ الشَّجَرِ الاَخضَرِ نار" کا جلوہ دکھانے اور خاکستری رنگ کی عمارات سے، جو پہاڑی کی چوٹی پر واقع ھین، مختلف اللّون ھوکر بوقلمونی کا ایک عجیب دلفریب اور نگاہ کو خیرہ کرنیوالا منظر پیش کرتے ھین -

قدیم و جدید رستے

بڑی سڑک جو پہاڑی کو گئی ھی، ریلوے سٹیشن سے شروع ھوکر ایک چٹیل ڈھال سے گذرتی ھوئی گاؤن کی طرف جاتی اور ایک چھوٹے سے تالاب کے قریب، جس کا بند بہت پرانا ھی، داھین جانب مڑتی ھی - تالاب کے پاس سے گذرتی ھوئی یہ سڑک قریباً اسی (۸۰) گز جانب جنوب جاکر اوس مرتفع رقبہ کے شمال مغربی گوشے مین داخل ھوتی ھی جس پر قدیم آثار و عمارات واقع ھین - تالاب سے قُلّہ کوہ تک سڑک پر پتھر کی سلون کا فرش ھی اور سیڑھیان بنی ھوئی ھین - یہ تمام سڑک جدید ھی اور جہان تک ھمین معلوم ھی سنہ ۱۸۸۳ع مین میجر کول (Cole) نے اس کو بنوایا تھا اور بعد ازان سنہ ۱۹۱۵ع مین راقم الحروف نے وسیع پیمانے پر اس کی مرمت کرائی -

تفصیلي حالات لکھنے مین هم پہلے ستوپۂ کلان اور آن عمارات کا بیان کرینگے جو ستوپۂ مذکور کے گرد واقع هین - اول ستوپون کا ذکر هوگا ' پھر ستونون کا اور اخیر مین مندرونکي کیفیت بیان هوگي - اوسکے بعد هم ناظرین کو دو مندرون (نمبر ۴۰ و نمبر ۸) اور تین خانقاهون (نمبر ۳۶ - نمبر ۳۷ و نمبر ۳۸) کي سیر کرائینگے جو ستوپۂ کلان کے جنوب مین واقع هین ' اور اخیر مین مشرق کي جانب بلند طبقے پر اون عمارات کا معاینه کرینگے جن پر نقشے مین نمبر ۴۳ سے نمبر ۵۰ تک کے نشان ثبت هین (۱) - مگر ان عمارتون کے

---

(۱) پلیٹ ۱۵ (Plate XV) پر عمارات کا نقشه دیکھنے سے معلوم هوگا که نمبر دینے مین کسي خاص قاعدے یا ترتیب کا لحاظ نہین رکھا گیا - اس کي وجه یه هي که ستوپون پر نمبر ڈالنے مین مصنفین نے عموماً جنرل کننگھم کے نقشے کا اتباع کیا هي جو سنه ۱۸۵۴ع مین شائع هوا تھا - اس نقشے سے اختلاف کرنے مین چونکه تکلیف اور مغالطه کا اندیشه تھا اس لئے سوائے ایک استثناء کے مَیںنے جنرل کننگھم کے نمبرون کو قائم رکھا هي - اور جو آثار مین نے خود دریافت کئے هین اون کو پیشتر کي عمارات سے ممیز کرنے مین اس ترکیب سے نمبر دئے هین که پہلا سلسله نشانات حتي الامکان قائم رها هي - جس استثناء کا اوپر

پليٹ ۱۵ - Plate XV) کي کرسي کے قريب اچهے
نقطۂ ارتفاع پر پهنچتا تها جهان سے نيچے کے ميدانون
کي طرف قريباً تين سو فيٹ کي بالکل کهڑي
ڈهلان هے - آگے چل کر هم بيان کرينگے که اس ميدان
مرتفع کے مختلف طبقے کس طرح معرض وجود مين
آئے اور پشتے کي ديوار ' جو ان کو ايک دوسرے سے
جدا کرتي هے ' کس وقت تعمير هوئي -

حصار کي سنگي ديوار جو ميدان مرتفع کو گهيرے
هوے هي غالباً گيارهوين يا بارهوين صدي عيسوي
مين تعمير هوئي تهي مگر سنه ۱۸۸۳ع مين اور اسکے
بعد سنه ۱۹۱۴ع مين اسکي کثرت سے مرمت هوئي -
فصيل کے بيشتر حصه کي بنياد چٹان پر قائم هي مگر
شرقي ديوار کا ايک حصه عهد وسطي کے کهنڈرات کے
اوپر سے گذرتا هي - موجوده دروازه ' جو فصيل کے
شمال مغربي گوشے مين واقع هي ' ميجر کول کا بنوايا
هوا هي - قديم دروازه غالباً اس سے ذرا فاصلے پر مشرق
کي جانب تها جهان سے قديم رسته فصيل کي تعمير
سے قبل گذرتا تها -

پهاڑي کي چوٹي پر جو عمارات واقع هين انکے

باب ۲

تاریخ اور صنعت

سانچی کی تاریخ اشوک کے عہد حکومت یعنی تیسری صدی قبل مسیح سے شروع ہوکر چودہ سو (۱۴۰۰) سال کے عرصے پر پھیلی ہوئی ہے اور ہندوستان میں بودھ مذہب کے عروج و زوال کی تاریخ سے قریب قریب ہم عہد ہے - مشرقی مالوہ کے ان چودہ سو (۱۴۰۰) برس کے سیاسی واقعات کے متعلق ہماری معلومات نہایت محدود ہیں اور انمیں بھی بہت سی باتیں مشتبہ ہیں - تاہم ان کی مدد سے ہم حکمران خاندانوں کی بڑی بڑی تبدیلیوں اور ان مذہبی تحریکوں کا حال معلوم کرسکتے ہیں جن سے یہ حصہ ملک اثرپذیر ہوا اور جن کا عکس ان تغیرات میں نمایاں ہے جو التزاماً اس زمانے کی عمارات کے طرز آرائش و تعمیر میں پیدا ہوے -

اس غرض سے کہ یہ تاریخی واقعات اور ان کے اثر جو سانچی کے طرز تعمیر اور فن سنگتراشی پر پڑے ،

مفصل حالات قلمبند کرنیسے پیشتر سانچي کي زمانۂ ماضي و حال کي تاریخ اور ان آثار کي صنعتي خوبیون کے متعلق کچھ لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہی -

---

[بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ]
ذکر آیا ہی وہ قدیم زمانے کا ایک مندر ہی جس پر نقشے مین نمبر ۸ دیا گیا ہی - جنرل کننگھم کے نقشے مین سترپہ نمبر ۳ کے شمال مین ایک اور سترپہ نمبر ۸ نظر آتا ہی - لیکن موقعہ پر اس قسم کي کسي عمارت کا وجود نہین اور نہ مسٹر طامسن اور جنرل میسي کے نقشون مین اس کا پتہ چلتا ہی - جنرل میسي نے (جو سنہ ۱۸۵۱ع مین کننگھم صاحب کے ساتھ سانچي مین مقیم تھے اور اُن کے نقشے کے نمبرون کا پورا تتبع کرتے ہین) عمارت نمبر ۸ کو سترپۂ کلان کے شمال کي بجائے جنوب مین اوس جگہ دکھایا ہے جہان اب ایک قدیم مندر کي سنگي بنیاد برآمد ہوئي ہی - کننگھم صاحب نے اپنے نقشے مین اس جگہ کوئي عمارت نہین دکھائي - اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جنرل کننگھم نے ' (جن کا نقشہ دیگر اعتبارات سے بھي صحیح نہین ہی) عمارت نمبر ۸ کو غلطي سے مرکزي مجموعہ کے جنوب مین دکھانے کي بجائے شمال مین دکھا دیا ہی -

کیا گیا ھی اور قیاس یہ ھی کہ غالباً یہی مقام فی زماننا سانچی کے نام سے مشہور ھی - تاریخ مذکور میں لکھا ھی کہ اشوک زمانۂ ولیعہدی میں ایک دفعہ اُجین کا وائسرائے ھو کر جا رھا تھا - رستے میں اُس نے شہر ودیشا میں قیام کیا اور وھاں کے ایک مہاجن کی بیٹی دیوی نامی سے شادی کی - اس رانی سے اشوک کے تین بچے ھوئے ' اُجینی اور مہندر نام دو لڑکے اور سنگھا مترا نامی ایک لڑکی - اسی تاریخ میں بیان کیا گیا ھی کہ اشوک کے تخت نشین ھونے کے بعد ' غالباً اُس کے ایماء سے داعیان بودھ مذھب کی ایک جماعت شہزادہ مہندر کی سیادت میں سیلون بھیجی گئی - سیلون کا سفر شروع کرنے سے پہلے مہندر شہر ودیشا کے قریب موضع چتیا گری میں اپنی والدہ سے ملنے آیا اور ایک شاندار خانقاہ میں فروکش ھوا جو رانی نے خود تعمیر کروائی تھی -

اب اگر مہندر کا یہ قصہ ' جو سنگھالی تاریخ میں مذکور ھی صحیح مان لیا جائے تو چھتیا گری اور سانچی کو ایک ھی مقام سمجھنا قرین عقل معلوم ھوتا ھی ' کیونکہ سانچی ھی میں اشوک نے اپنے

بآساني ذهن نشين هو جائين هم نے سانچي كي
تاريخ كو تين زمانون پر تقسيم كيا هى -

دور اول — عهد اشوک سے شروع هوکر سنه ۴۰۰
عيسوي تک جاتا هى يعني قريباً اوس زمانے تک
جبکه چندر گپت ثاني نے سلطنت شترپ كا خاتمه كيا -

دورِ ثاني — خاندان گپتا كي ابتدا سے شهنشاه
هرش كي وفات تك هى جو سنه ۶۴۷ع مين واقع
هوئي - اور

دورِ ثالث — اواخر قرون وسطى سے شروع هوكر
بارهوين صدي عيسوي كے اخير مين ختم هوتا هى -

دور اول يا عصر قديم

سانچي كا قديم نام كاک ناده (لفظي معني - " كوّے
كي آواز ") هى - مگر يه نام صرف كتبون هي مين
پايا جاتا هى اور كسي قديم مصنف نے اس كا ذكر
نهين كيا -

ليكن جزيرهٔ سيلون كي بودھ مذهب كي تاريخ
مهاونس مين ايک مقام چيتيا گري كے نام سے بيان

اشوک موریا

اشوک نے غالباً اوائل عمر ہي میں بودھ مذهب اختیار کرلیا تها اور اپنے عهد حکومت (سنه ۲۷۳ تا سنه ۲۳۲ قبل مسیح) کے آخري تیس ۳۰ سال میں آسنے اپنے قریب قریب غیر محدود اختیارات کو اپني وسیع سلطنت کے طول و عرض میں ' جس میں سوائے احاطهٔ مدراس کے سارا هندوستان شامل تها ' بودھ مذهب کي اشاعت میں صرف کیا اور مصر اور البانیه جیسے دور دراز ممالک میں بهي اپنے مشنري تبلیغ مذهب کي غرض سے بهیجے(۱) - حقیقت میں اس عظیم‌الشان شهنشاه کي شهرت کا دار و مدار آس مخلصانه اور جوشیلي سرپرستي پر هی جو بودھ مذهب کي حمایت میں اوس نے ظاهر کي اور اس لئے همیں تعجب نه کرنا چاهئے که اشوک کے عهد کي اکثر عمارتین اور یادگارین ' جن کے آثار اب تک محفوظ هین ' بودھ مذهب هي سے تعلق رکهتي هین(۲) - ان آثار میں هندوستان کي

---

(۱) اعتراض کیا گیا هی که جس مذهب کي اشاعت اشوک کے نمایندوں نے کي وہ بودھ مذهب تها یا نهین - اکثر فضلاء کي رائے هی که بلا شبه بودھ مذهب هي کي تبلیغ کي گئي تهي -

(۲) یه یادگارین حسب ذیل هین :— (۱) منادات شاهي جو اشوک کي قلمرو کے تمام حصوں میں ' هندوستان کي شمال مغربي

منادات والي لاٹهه اور اور يادگارين تعمير كروائي تهين
اور اس نواح مين صرف سانچي هي ايك ايسي جگه
هى جهان عهد موريا كي عمارات كے آثار پائے جاتے هين -
مگر بدقسمتي سے اس قصے كے متعلق ايك اور روايت
بهي هى جس سے پايا جاتا هى كه مهندر اشوك كا
بيٹا نهين بلكه بهائي تها اور وديشا سے اوس كا كوئي
تعلق نه تها - ان مختلف روايات كي بنا پر مهاونس
كے قصے سے سانچي كے قديم آثار كي اصل و ابتدا كے
متعلق كوئي نتيجه نكالنا ظاهرا خطرے سے خالي نهين
هى •

بهر حال مهندر كا يه قصه خواه صحيح هو يا غلط ليكن
(جيسا كه هم ابهي بيان كرينگے) اس بات كي كافي
شهادت موجود هى كه سانچي مين پيروان بودهه مذهب
اول اول اشوك كے زمانے مين آباد هوئے - اور اس شهنشاه
كي تعمير كي هوئي يادگارون سے بهى صاف ظاهر هوتا
هى كه سانچي كي سنگها (- مذهبي منڈلي) سے
اشوك كو خاص دلچسپي رهي اور اوسكي بهبود كي اُس
كو خاص رعايت منظور تهي -

" مواجہت " (۱) کے ظاہری اصول نے اُن کے تخیل کو پا بہ زنجیر کر رکھا تھا ، اور " ذہنی " یا " حافظہ کی تصویر " کی جگہ ابھی مشاہدے نے نہیں لی تھی -

عہد شنگا

اشوک کی وفات (سنہ ۲۳۲ قبل مسیح) کے بعد سلطنت موریا کا شیرازہ بہت جلد بکھر گیا - مرکزی طاقت میں ضعف آ گیا اور دُور دُور کے صوبے خود مختار ہوگئے - آخر کار سنہ ۱۸۵ قبل مسیح کے قریب مگدھ کی سلطنت خاندان شنگا میں منتقل ہوگئی ۔

اس خاندان کے متعلق ہماری معلومات کا دائرہ نہایت ہی محدود ہی - پُشیا متر ، جو اس خاندان کا بانی ہی ، سلسلۂ موریا کے آخری تاجدار برہی ہدرتھ کو قتل کرکے تخت پر متمکن ہوا تھا اور کالیداس کے ناٹک " مالوہ کا اگنی متر " سے ظاہر ہوتا ہی کہ

---

(۱) " Frontality " - اس لفظ کا اطلاق اون قدیم مجسموں کی صنعت پر ہوتا ہی جن میں رسمی طریق ساخت کی اس سختی سے پابندی کی گئی ہی کہ حرکت کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا - اور اگر سر ، ناک ، سینہ اور دانوہ کی ہڈی سے ہوتا ہوا ایک سیدھا خط ناف تک لے جائیں تو ہر ایک مجسمے کے دو پورے پورے مساوی حصے ہو جائیں - (مترجم) -

سنگتراشي کے عروج و کمال کے بہترین نمونے ملتے هين -
ليکن وہ خاص آثار جن کا حاشيۂ پائين مين ذکر کيا گيا
هی ' نيز سانچي کا ستون جسپر شاهي فرمان ملبّت
هی ' در اصل هندي طرز کے نهين بلکہ مخلوط ايراني
يوناني وضع کے هين اور يہ باور کرليکے لئے کافي وجوہ
موجود هين کہ وہ سب کے سب غير ملکي اور غالباً
باختري صناعون کے بنائے هوئے هين * اشوک کے زمانے مين
هندوستان کي سنگتراشي نهايت ابتدائي حالت مين
تهي - سنگتراش ايک وقت مين تصوير کي صرف ايک
حالت هي دکهانے پر قادر هوتے تهے ' "مقابلہ" يا

[سلسله فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

سرحد سے لے کر ميسور تک ' ستونون يا چٹانون پر کندہ هين -
(۲) سارناتهہ ' سانچي ' اور اور مقامات مين خشتي ستوپے - (۳) پٹنہ
عظيم آباد مين ستون‌دار هال کے کهنڈر - يہ هال غالباً شاهي محل
کا ايک حصہ تها اور بظاهر ايران کے اخمينيي محلات کي وضع پر
بنايا گيا تها - (۴) کوہ برابر (صوبہ بہار) مين غار نما مندر جو
اشوک يا اسکے جانشينون نے آجيوک فرقے کے سنياسيون کے لئے پهاڑ مين
کهدوائے تهے - (۵) سارناتهہ مين ايک ڈال پتهر کا چهوٹا سا کٹهرہ
(۶) بودهہ گيا کے مندر کے اندروني حصے کا نخس اور (۷) سارناتهہ
اور سانچي مين پتهر کي چهتريون کے چند ٹکڑے -

ان عمارات میں اور عہد شنگا کے دیگر آثار میں سنگ تراشی کا جو کام پایا جاتا ہی وہ فن کی آیندہ ترقی کے لئے بہت امید افزا معلوم ہوتا ہی اگرچہ اپنی موجودہ حیثیت میں وہ اسی ابتدائی اور غیر مکمل حالت میں ہی جو چھٹی صدی قبل مسیح کے

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
قریب موجود ہی - یہ پتھر کا ایک ستون ہی جس کا تاج جمشیدی وضع کا ہی - تاج کے اوپر کسی زمانے میں گروڑ کا مجسمہ بنا ہوا تھا جو اب ضائع ہوچکا ہی - اس ستون پر ایک کتبہ بھی کندہ ہی جسمیں تحریر ہی کہ یہ ستون ہیلیوڈورس (Heliodoros) نامی ایک یونانی نے ، جو ڈاین (Dion) کا بیٹا تھا ، واسدیو (یعنی وشنو) کے نام پر نصب کروایا تھا - یہ یونانی شاہ اینٹی الکیدس (Antialcidas) فرمانروائے ٹیکسلہ کی طرف سے راجہ کاشی پتر بھاگبھدر کے پاس شہر ودیشا میں بطور سفیر آیا تھا اور راجہ بھاگبھدر کے چودھویں سال جلوس میں ودیشا پہنچا تھا - ممکن ہی کہ یہ راجہ وہی بھدر یا بھدرک ہو جس کو پرانوں میں پشیا متر کا جانشین لکھا گیا ہی -

یہ کتبہ چند وجوہ سے خاص اہمیت رکھتا ہی اول تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہیلیو ڈورس جو یونانی نژاد تھا ، ہندی مذہب اختیار کرچکا تھا - دوسرے اس سے اس میل جول کی بھی شہادت ملتی ہی جو اوسوقت یعنی دوسری صدی قبل مسیح میں ہندوستان کے اس حصے کے حکمرانوں اور پنجاب کی یونانی حکومتوں کے درمیان قائم ہو رہا تھا -

پشیا متر کے عہد حکومت میں اُس کا بیٹا اگنی متر قلمرو کے مغربی حصے میں ، جس کا پایہ تخت ودیشا تھا ، باپ کی طرف سے بطور وائسرائے حکومت کیا کرتا - زمانۂ مابعد کے مصنفین نے لکھا ہے کہ پشیا متر نے بودھ مذہب کی تخریب کی - لیکن اوسکے جانشینوں نے اس مذہب کے ساتھ ضرور رعایت برتی ہوگی کیونکہ بھرھوت کے ستوپے کے دروازے پر جو کتبہ ہے اُس میں لکھا ہے کہ ستوپۂ مذکور " ملوک شُنگا کے زمانے میں " تعمیر ہوا تھا - علاوہ بریں سانچی کی حسب ذیل مہتم بالشان عمارتیں بھی غالباً اسی خاندان کے عہد حکومت کی یادگاریں ہیں :—

(۱) ستوپۂ کلاں کا فرشی کٹھرہ اور پتھر کی غلافی چنائی - (یہ ستوپہ اصل میں بہت چھوٹا اور اینٹ کا بنا ہوا تھا) -

(۲) ستوپہ ہائے نمبر ۲ و ۳ کی اصل عمارات اور کٹھرے (باستثنائے دروازۂ ستوپہ نمبر ۳) - اور

(۳) ستون نمبر ۲۵ (۱) -

---

(۱) عہد شنگا کی ایک اور دلچسپ یادگار سانچی سے پانچ میل کے فاصلے پر قدیم شہر ودیشا کی حدود میں موضع بیس نگر کے

گو غیر مُلکي تعلیم نے اس کو ایک حد تک فیض پہنچایا هو اور اسمین بیداري بهی پیدا کی هو تاهم هندي صنعت کو غیر ملکي صنعت کي نقل نہین کہ سکتے - اس کے مستقلانه قومي حیثیت رکهنے کا ثبوت اس واقعه سے ملتا هی که اس نے سر زمین هند مین درجه بدرجه نشو و نما پائي اور باقاعده ترقی کي هی ' اور اسمین آرائشي حسن کي وہ عجیب و غریب خصوصیت بهی موجود هی جو هندي صنعت مین شروع سے آخر تلک نمایان رهي هی -

عہد اندهرا

خاندان شنگا کی حکومت ایک صدي سے کچھ زیاده یعني سنه ۷۰ قبل مسیح تلک رهي - لیکن یه امر ابهي فیصله طلب هی که اُنکے بعد عنانِ حکومت خاندان کانوا کے قبضهٔ تصرف مین آئي یا اهل آندهرا کے هاته مین - جنوبي اور مغربي هندوستان مین اهل آندهرا نے زمانه دراز سے اپنا تسلط جما رکها تها اور یه (صحیح طور سے) معلوم هی که آغاز سنه عیسوي سے کم از کم بیس تیس سال پیشتر اُنہون نے مشرقي مالوه کو اپني سلطنت مین شامل کرلیا تها *

اس خاندان کے عہد حکومت مین هندوستان کا

آغاز میں یوناني سنگتراشي کي تهی - "مواجهت" اور "ذهني تصویر" کا ناگوار اثر برابر نمایاں هی ' منبت کاري میں گهرائي بهت هي کم هی ' تصویروں کے انداز بهدے اور بے لوچ هیں اور وہ ایسی معلوم هوتي هیں که گویا سادہ زمین پر سلہٹ (Silhouettes) یعني خاکے سے کهینچ دئے گئے هیں جن کے باهم مربوط کرنیکي کوشش بهي بهت کم کي گئي هی - لیکن (جب هم اس زمانے کي صنعت کو ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے دیکهتے هیں تو) تصویروں کے نمایاں حصوں اور اندروني جزئیات کے دکهانے میں اس دور میں بهت کچهہ ترقي نظر آتي هی اور اس کے علاوہ اور بهي بهت سي باتیں هیں جن سے ظاهر هوتا هی که صناعوں نے مناظر قدرت کا بلا واسطه مشاهدہ شروع کردیا تها - سانچي ' بهرهوت ' اور بودهہ گیا میں عہد شنگا کي صنعت سنگتراشی کے جو نمونے پائے جاتے هیں آنمیں کسي کسي سے اس کا بهي پته چلتا هی که بیروني ' اور خصوصاً یوناني ' خیالات اس وقت پنجاب کي یوناني نو آبادیوں کے ذریعہ سے هندوستان پر کیا اثر ڈال رهے تهے - لیکن ان نمونوں کي صنعت اپني اصل وضع کے لحاظ سے سراسر مُلکي هی ' اور

حاصل ہوئے ہیں اور جن سے پایا جاتا ہے کہ دوسری
صدی قبل مسیح میں مشرقی مالوہ ' اہل آندھرا کے
ماتحت نہیں بلکہ شنگا خاندان کے زیر نگین تھا -
علاوہ ازیں مذکورہ بالا رائے کی تردید ہندوستان کی قدیم
سنگتراشی کی تاریخ سے بھی ہوتی ہے جو گذشتہ
چند سال کے عرصے میں نہایت مستحکم اصول پر مرتب
ہو چکی ہے - پس اس امر کو گویا یقینی سمجھ
لینا چاہیئے کہ جس راجہ کا کتبہ میں ذکر ہے وہ
زمانۂ مابعد کے اُن شاتکرنیوں میں سے ہے جن کے
نام پُرانوں کی فہرستوں میں درج ہیں - اور یہ خیال
شاید کچھ ایسا غلط نہ ہوگا کہ اس راجہ کا عہد حکومت
پہلی صدی قبل مسیح کے وسط یا نصف ثانی میں
ہوا ہے -

اس زمانے کے فن تعمیر کی بہترین یادگار سانچی
کے منقش پھاٹک ہیں - ستوپہ نمبر ۲ کے فرشی
کٹھرے اور ستوپۂ کلاں کے جنوبی پھاٹک کی تعمیر
میں (جو اور سب پھاٹکوں سے قدیم ہے) ' بظاہر
تیس چالیس سال سے زیادہ کا تفاوت نہیں ہے -
لیکن اس قلیل عرصے میں منبت‌کاری کی صنعت میں
جو ترقی ہوئی ہے وہ نہایت حیرت انگیز ہے :- مثلاً

ابتدائی فن سنگتراشی معراج کمال کو پہنچگیا اور سانچی کی بہترین عمارات یعنی ستوپہ نمبر ۳ کا تنہا دروازہ اور ستوپۂ کلاں کے چارون دروازے اسی زمانے مین تعمیر ہوئے - یہ پانچون پھاٹک ایکدوسرے سے دس دس بیس بیس سال کے تفاوت سے بنائے گئے ہونگے -

ستوپۂ کلاں کے جنوبی پھاٹک پر جو سب سے قدیم ہی ایک کتبہ کندہ ہی - اسمین تحریر ہی کہ پھاٹک مذکور کا ایک شہتیر آنند نامی معمار نے بطور ہدیہ نذر کیا تھا جو آندھرا خاندان کے راجہ سری شاتکرنی کے معمارون کی جماعت کا سردار تھا - افسوس ہی کہ شاتکرنی کا لقب اس خاندان کے بہت سے راجاؤن نے اختیار کیا تھا اور اسلئے قطعی طور پر یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ کتبے مین جس شاتکرنی کا ذکر ہی، وہ کونسا راجہ تھا - اب تک محققین اسکو عموما وہی شاتکرنی سمجھتے رہے ہین جو دوسری صدی قبل مسیح کے اواسط مین بر سر حکومت تھا اور جس کا نام نانا گھاٹ اور ہاتھی گمپھا کے کتبون مین مذکور ہی - لیکن یہ رائے اُن معلومات کے متناقض ہی جو ہمین مشرقی مالوہ کی تاریخ کے متعلق حال مین

بیّن ثبوت یہ ہی کہ پھاٹکون کی منبت کاری میں بہت سے آرایشی نمونے غیر ملکی موجود ہیں :— مثلاً ایرانی طرز کے جرس نما تاج ستون ' آثوری وضع کا پھول پتی کا کام ' اور مغربی ایشیا کے خیالی پردار درندے - اس کے علاوہ بعض پیکرون میں مخلوط یونانی شامی صنعت کا اثر بھی نمایان ہی : مثلاً مشرقی پھاٹک کی تصویرون میں کوہستانی سوارون کی خاص وضع ' بعض اشکال کا حسن تناسب اور آنکا متوازن طریق ساخت ' اور روشنی اور سایے کی ترتیب سے مُرقّع میں رنگین تصویر کا سا انداز پیدا کرنا ' یہ سب باتیں یونانی شامی صنعت کے اثر پر دالّ ہیں -

لیکن اگرچہ مغربی صنعت نے ابتدائی ہندی صنعت کے ارتقاء میں بہت بڑا حصہ لیا ' ہمیں اس مغربی اثر کا اندازہ کرنے میں مبالغہ سے کام نہیں لینا چاہئے - ہندوستان کے قدیم صناعون نے غیر ممالک کی صنعتون سے مستفیض ہونے میں پوری پوری آمادگی دکھائی ہی جو صحیح المذاق اہل فن کا خاصہ ہی ' تاہم اونکے کام کو ایرانی یا یونانی کہنا حقیقت سے اتنا ہی بعید ہوگا ' جتنا کہ سینٹ پال کے گرجے کی موجودہ عمارت

پھاٹکوں کے آرائشی کام میں وہ خامی اور بھدا پن کمتر ہی جو ستوپہ نمبر ۲ کے کٹھرے میں خصوصیت کے ساتھ نمایاں ہی ، اور گو اُن کے نقوش و تصاویر میں ترتیب اور صناعی کے مختلف نمونے ہیں تاہم عام طور پر ان کا صنعتی معیار بہت اعلی ہی اور وہ صریحاً ان تجربہ کار صناعوں کے کمال کا نمونہ ہیں جو ابتدائی زمانے کی " ذہنی تصویر " کی بندشوں سے آزاد ہوکر اشکال کو غیر مصنوعی اور بے تکلف انداز میں دکھانے پر قادر تھے ، اور یہ مہارت حاصل کرچکے تھے کہ مرقعوں میں مختلف صورتیں فطرتی اور پُر اثر پیرایے میں کسطرح ترتیب دی جاتی ہیں ، تصویروںمیں عمق کیسے دکھاتے اور فاصلے کا اظہار کسطرح کرتے ہیں ، پیکروں میں جذبات کی روح کیونکر پھونکی جاتی ہی اور مختصر یہ کہ اپنے مطلب اور مقصود کا اظہار نہایت صحت کے ساتھ اور دلکش پیرایے میں کیونکر کرسکتے ہیں -

یونانی اور مغربی ایشیا کی صنعت نے جتنا اثر عہد شنگا میں قدیم ہندی صنعت پر ڈالا تھا ، اُس سے کہیں زیادہ اور گہرا اثر عہد اندھرا میں ڈالا - اس کا

عیسوي کے اختتام کے قریب چند عشرات کیلئے خاندان شہرات نے منقطع کردیا تھا مگر سنہ ۱۲۵ عیسوي کے قریب گوتمي پتر سري شاتکرني کی کوششوں سے دوبارہ عنان حکومت خاندان اندھرا کے قبضے میں آ گئی اور چوتھائي صدي تک آنکي سلطنت قائم رھی - آخر کار سنہ ۱۵۰ عیسوي کے قریب شترپ اعظم ردرا دامن نے خاندان اندھرا کا ھمیشہ کے لئے خاتمہ کردیا اور سانچی اور ودیشا چہارم صدی عیسوي کے اختتام تک (جبکہ مالوہ اور سوراشٹر دونوں صوبے سلطنت گپتا میں شامل کر لئے گئے) مغربي شترپوں کے زیر نگین رھے(۱) -

مغربي شترپ

مغربی ھند کے شترپ ، جن میں خاندان شہرات اور مابعد کے شترپ شامل ھین ، ھندي الاصل نہ تھے اور جیسا کہ اُن کے لقب(۲) سے ظاھر ھوتا ھی اُسی بڑي

---

(۱) مفصلہ ذیل شترپ راجاؤں کے سکے سانچي میں دستیاب ھوئے ھین :— رجے سین ، ردراسین ثاني ، وشوا سنہا ، بھرتري دامن ، وشوا سین ، رُدرا سنہا ثاني ، رُدرا سین ثالث -

(۲) شَترَپ (یوناني σατράπης - شترابیز) سے ھندوستان اور ایران میں نائب شہنشاہ مراد لیجاتي تھي - مہاشترپ (یا مرزبان اعظم) کا لقب عموماً وہ نائب اختیار کیا کرتا جو اُس وقت

کو اطالوي کهنا - اهل هند کي صنعت کا فن سراسر قومي فن تها ' اُسکي بنياد قوم کے جذبات اور اعتقادات پر قائم تهي ' وہ قوم کے روحاني عقايد کي تفسير هونے کے علاوہ مناظر قدرت کے ساتهہ اهل هند کي گهري اور فطري دلبستگي کا اظهار کمال فصاحت کے ساتهہ کرتا تها ' وہ تصنع اور خيال پرستي دونون سے آزاد تها ' اور اُس کا مقصد يہ تها کہ مذهب کي عظمت و شان کا وضاحت کے ساتهہ اظهار کيا جائے - اس مطلب کے لئے جو پيرايہ اختيار کيا گيا ' وہ عهد وسطي کي هندي صنعت کا پيرايہ نہ تها جس مين تمام کوشش روحاني خيالات کو مجسم کرنے پر صرف کي گئي هے بلکہ بخلاف اُسکے اس دور قديم مين بودهہ يا جين مذهب کي کهاني سنگتراش کے " آهني قلم " نے نهايت سادہ اور مطلب خيز پيرايے مين بيان کي هے ' اور يہ اسي سادگي اور خلوص کا جلوہ هے کہ هم اُن لوگون کے کام سے اُنکے دلي جذبات کا صحيح صحيح اندازہ کرسکتے هين اور اتنا زمانہ گذر جانے کے بعد اب بهي اوسکا اثر محسوس کرتے هين -

خاندان شهراتہ

اهل آندهرا کے سلسلۂ حکومت کو غالباً اول صدي

سانچي مین بھي ویسا ھي فروغ حاصل تھا ، جیسا اونکے
شہنشاھون یعني کشاني فرمانرواون کے ماتحت سلطنت کے
اور حصون مین - ھان یہ سچ ھی کہ جس صنعت نے
اس دور مین بودھ مذھب کي ترجماني کی وہ نسبةً
بہت پست حالت مین تھي(۱) -

عہد گپتا یا قرون وسطي کا ابتدائي دور

شہنشاھی خاندان گپتا

دور گپت کے عہد حکومت مین سلطنت گپتا نے
اس سرعت سے وسعت پائی کہ چھارم صدي عیسوی کے

---

(۱) متھرا کا فن سنگتراشي جو عہد کشان و عہد شترپ مین رائج
ھوا اصل مین ھندوستان کي قدیم صنعت اور شمال مغرب کے
نیم یوناني طرز کا مجموعہ تھا اور ان قریبي تعلقات کي وجہ سے
جو متھرا کے ، پہلے ٹیکسلہ کے سیتھي پارتھیائي بادشاھون کے ساتھ ،
اور بعد ازان سلاطین کشان کے ساتھ رھے ، ٹیکسلہ کي نیم یوناني
صنعت نے متھرا کي صنعت پر بہت اثر ڈالا - مگر افسوس ھی کہ
اس یوناني صنعت کي جو رو متھرا مین آئي وہ کافي طاقتور نہ تھي
اور گو اول اول اوس نے ملکي صنعت کي قدیم روایات کو کمزور کرکے
اسکي آیندہ ترقي کو روک دیا لیکن جدید حالات گرد و پیش مین
وہ اپني انفرادي حیثیت بھی قائم نہ رکھ سکي - دوسرے الفاظ
مین یون کہنا چاھئے کہ سانچي مین تو مغربي فن کے اثر نے ھندي

سلطنت کے باج گذار کي حيثيت رکھتے تھے - يه بڑي سلطنت پہلے تو شمالي هند کے سيتھي پارتھيائي سلاطين کي تھي اور بعد مين کشان بادشاهون کي رهي - ليکن مشرقي مالوه کي تاريخ مين يه شترپ هميں سلطنت کشان کے قيام و استحکام سے قبل نظر نہين آتے -

سانچي کے آثار قديمه مين اهل کشان کي "شہنشاهي" حکومت (اور شترپون کے باهمي تعلقات) کا پته صرف اُن معدودے چند مجسمون سے ملتا هی جو کشاني طرز کے مطابق بنے هوئے هين اور متھرا سے يہان لائے گئے تھے - (ان مين سے ايک مجسمے پر "شاه وَاسشک" کے عهد حکومت کا ايک کتبه بهي سنه ۲۸ کا کنده هی) - ليکن مقامي صناعون کی بنائي هوئي بهت سي عمارتين موجود هين جو عهد شترپ سے تعلق رکھتي اور همارے اس خيال کی تصديق کرتي هين که شترپون کے عهد حکومت مين بدهه مذهب کو

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

بر سر ايالت هوتا اور اُس کا ولي عهد شترپ کہلاتا تها - معلوم هوتا هی که مغربي هندوستان کے شترپ عموماً شاکا کے لقب سے مشهور تھے -

سنہ ۴۱۳ عیسوی میں چندر گپت ثانی کی وفات کے بعد کمار گپت تخت نشین ہوا اور اوس کے بعد سنہ ۴۵۵ ع میں سکند گپت نے عنان حکومت سنبھالی - سکند گپت کے عہد سلطنت کے اختتام (سنہ ۴۸۰ ع) کے قریب سفید ہُنون کا ٹڈی دل لشکر مملکت گپتا پر حملہ آور ہوا ' اور مغربی جانب قلمرو کے بیشتر حصے پر قابض ہوگیا - لیکن مشرقی مالوہ سکند گپت کے جانشین بدھہ گپت کے عہد تک سلطنت گپتا ہی میں شامل رہا ' کہین سنہ ۵۰۰ عیسوی کے قریب جاکر ایک مقامی سردار بھانو گپت کے قبضے میں آیا اور اس سے بھی دس سال بعد ہُنون کے بادشاہ تورمان کا باج گزار بنا(۱) -

بدھہ گپت اور بھانو گپت

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
غارون میں موجود ہیں - انمین سے ایک کتبہ کی تاریخ سنہ ۴۰۱ ع کے مطابق ہی اور اس میں کسی باجگذار راجہ کا کوئی ہدیہ یا نذر پیش کرنے کا ذکر ہی - دوسرے کتبے میں لکھا ہی کہ اس غار کو چندر گپت کے وزیر نے کھدوایا تھا جو بادشاہ کے ہمراہ اُسوقت یہان آیا تھا جبکہ وہ (بادشاہ) تمام دنیا کو فتح کرنے کی دُھن میں لگا ہوا تھا-

(۱) بدھہ گپت نے جو سکے جاری کئے وہ گپتا بادشاہوں کے نقرئی مسکوکات کی نقل ہین بھانو گپت کا کوئی سکہ اسوقت

اواسط ھي مين شترپون کي مملکت سے ھمسرحد ھو گئي - لیکن مالوہ کا حقیقي الحاق جو چوتھي صدي کے اخیر مین ھوا چندر گپت ثاني کي سعي بازو کا نتیجہ تھا - اس شہنشاہ کے طبل فتح کي صدا اب تک اوس کتبے مین سنائي دیتي ھے جو ستوپۂ کلان کے کٹھرے پر کندہ ھے اور سنہ ۹۳ گپتائي (مطابق سنہ ۴۱۳ - ۴۱۲ عیسوي) مین ثبت ھوا تھا - اس کتبے مین لکھا ھے کہ چندر گپت کے ایک سردار آمر کار دوا نامي نے جو غالباً ایک عالي مرتبہ عہدہ دار تھا بڑي خانقاہ (کاکناد بوٹ) کے مندر کي آریہ سنگت (یعني معتقدین کي جماعت) کو بودھ فقیرون یا بھکشوؤن کے کھانے کھلانے اور روشني کرنیکے لئے بہت سا زر نقد اور ایک موضع ' جسکا نام ایشور واسک تھا ' عطا کیا (۱) -

---

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
صنعت مین ایک نئي روح پھونکدي ' لیکن متھرا مین اُس نے بجائے ترقي کے مٹانے صنعت مین جمود پیدا کردیا اور متھرا کي صنعت گویا اس نو وارد سے معانقہ کرنے مین اپني ھستي کھو بیٹھي -

(۱) اس بات کي شہادت کہ گپتا بادشاھون کي سلطنت مین ودیشا شامل تھا چندر گپت ثاني کے عہد حکومت کے دو کتبون سے ملتي ھے جو سانچي سے چار میل کے فصل پر کوہ اودے گري کے

کي ساساني سلطنت کے ساتھ هندوستان کا ربط ضبط
بہت بڑھا ہوا تھا اور ملک چین اور سلطنت روم کے
ساتھ بھي تعلقات تھے - اور یہ بھي ممکن هی کہ
وحشي اقوام کے مصیبت خیز حملے اس انقلاب کا باعث
ہوئے ہوں کیونکہ شمالي هندوستان نے زمانۂ دراز تک
سیتھي ' پارتھیائي ' اور کشاني بادشاهوں کے هاتھوں
طرح طرح کي تکالیف برداشت کي تھیں - بہرحال
اسباب خواہ کچھ بھي ہوں ' اسمیں شک نہیں کہ
اس نئي دماغي ترقي کے نتایج نہایت نمایاں تھے اور
انکا اثر دور تک پہنچا :— سیاسیات میں " شہنشاهیت "
کا خیال ' جو عہد موریا کے بعد مردہ ہوچکا تھا ' پھر
زندہ ہوا اور بہت جلد ایک ایسي مستحکم اور
عظیم‌الشان سلطنت قائم ہوگئي جس کي حدود میں
دریائے نربدا تک تمام شمالي هند شامل تھا - مذهبي
دنیا میں اس نئي بیداري کا اظہار برهمنوں کے مذهب
کے دوبارہ عروج حاصل کرنے اور ساتھ هي سنسکرت کے '
حیثیت مقدس زبان ہونیکے ' ملک میں عام طور پر
رواج پانے اور ترقي کرنے کي صورت میں نظر آتا هی -
اسي زمانے میں هندوستان کے " شیکسپیئر " کالیداس

عہد گپتا

گپتا خاندان کی حکومت ڈیڑھ سو سال سے کچھ ہی زیادہ رہي ہوگی لیکن اکثر امور کے لحاظ سے یہ قلیل مدت ہندوستان کی تاریخ کا نہایت روشن اور شاندار زمانہ ہی - اس دور مین اہل ہند کے خیالات اور ذکاوت مین خاص بیداري پیدا ہوئی اور دماغی مشاغل کا ایسا چرچا رہا کہ اُسکی نظیر ہندوستان اب تک پیش نہین کرسکا - لیکن جسطرح ہم یہ نہین بتا سکتے کہ یونان کے " دَورِ زرّین " یا اٹلي کي " نشاۃ الثانیہ " مین اسي قسم کي جو ترقیان ہوئین اونکے اسباب کیا تھے ' اسي طرح اس زمانے مین بھي اہل ہند کے خیالات مین من حیث القوم جو فوري نشو و نما ہوئی اوسکے صحیح صحیح اسباب کا بتلانا آسان نہین ہی - ممکن ہی کہ بیروني تمدن و تہذیب نے یہ اثر پیدا کیا ہو کیونکہ اُسوقت ایران

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
تک دستیاب نہین ہوا اور اُس کا ذکر صرف ایک کتبے مین پایا جاتا ہي جو سنہ ۵۱۱ - ۵۱۰ ع کا ثبت شدہ ہی - اس کتبے مین لکھا ہی کہ ایک سردار گوپراج نامي ایک مشہور لڑائي مین بھانو گپت کے پہلو مین لڑتا ہوا مارا گیا - ممکن ہی کہ یہ وہي لڑائي ہو جس مین بدھہ گپت نے تورمان سے شکست کھائی

تعمیر و سنگتراشي آٹھ سو سال قبل کي یوناني صنعت
یا ھزار سال بعد کے اطالوي کمال کي یاد دلاتي ھی -

عہد گپتا کي صنعت

ھم پہلے ذکر کرچکے ھیں کہ قدیم ھندي صنعت
کي اصلي خصوصیت یہ تھي کہ تصاویر کو سادگي
کے ساتھ فطرتي حالت کے مطابق پیش کیا جاتا تھا -
عہد گپتا میں جب علوم و فنون کو ترقي ھوئي تو
اِس خصوصیت پر عقل سلیم نے نیا غازہ چڑھایا اور
صنعت زیادہ آن بان والي اور ساختہ پرداختہ نظر
آنے لگي ، جس کا لازمي نتیجہ یہ ھوا کہ حسنِ سادہ
کي دلفریبي جو قدیم صنعت میں تھي وہ تو جاتي
رھي لیکن اُسکي بجائے جو خصوصیات پیدا ھوئیں
اُنھوں نے ذھن رسا اور ذوق سلیم دونوں کو ضرور متاثر
کیا ؛ مثلاً (عمارت یا تصویر کے) مختلف اجزا کا
توازن و تناسب ، اور عمارتي ضروریات کے لحاظ سے اونکي
موزونیت ، آرائشي کام میں اعتدال کي لطافت ،
اور جزئیات کا خوبي کے ساتھ دکھانا ، یہ سب باتیں
ذوق سلیم کا پتہ دیتي ھیں - علاوہ ازیں عہد گپتا کي
صنعت ایک اور بات میں بھي قرون ماضیہ کي صنعت
سے اھم اختلاف رکھتي ھی اور وہ یہ کہ ابتدائي
صنعت میں تو " صورت گري " کو فقط مذھبي

کے غیر فاني ڈرامے (۱) اور نیز دیگر مشہور ناٹک لکھے گئے ' پرانون کي آخري تدوين اور منّو کے قوانین کي موجودہ ترتیب بھي اسي زمانے مین عمل مین آئي ' اور علوم ریاضي و ھیئت ملتہائے کمال کو پہنچے - نظر بدین واقعات عہد گپتا ھندي دل و دماغ کے لئے ایک جدید بیداري اور صحیح معنون مین " نشأۃالثانیہ " کا زمانہ تھا - اور اس جدید ترقي کا پرتو ھمین اسوقت کي صنعت تعمیر و پیکر سازي مین بھي ویسا ھي نمایان نظر آتا ھی جیسا علوم و فنون کے دیگر شعبون مین - حقیقت یہ ھی کہ عہد گپتا کي صنعت تعمیر و سنگتراشي کو ھندوستاني فنون لطیفہ کي تاریخ مین جو ایسي ممتاز حیثیت حاصل ھی اسکي وجہ یہي ھی کہ اس مین ذھن انساني کي اعلی صفات (یعني حسن کا صحیح امتیاز اور تخیل کي معقولیت) پائي جاتي ھین اور انھین صفات کي وجہ سے اس عہد کي

---

(۱) ودیشا (یعنی بھیلسہ) کے نواح سے کالیداس ضرور واقف ھوگا اور ممکن ھی کہ اوسکے ڈرامون کے بعض حصے سانچي کے آثار کو دیکھنے کے بعد لکھے گئے ھون -

پچھلے نصف حصے میں سلطنت گپتا زوال پذیر ہوکر مشرقی ہند کی ایک معمولی سی ریاست رہ گئی تھی -

اہل ہُن

قریباً دو نسلوں کے زمانے تک شمالی ہند قوم ہُن کے آہنیں پنجے میں گرفتار رہا - آخرکار سنہ ٥٢٨ عیسوی میں بالادِیتہ اور یشودھرمن نے تورمان کے ظالم و سفاک جانشین مِہرگل کو (جس نے اپنی سفاکیوں کی بدولت تاریخ میں " اطیلائے ہند " (١) کا لقب حاصل کیا ہی) شکست پر شکست دیکر اہل ہُن کی سلطنت کو زیر و زبر کردیا -

ہُنوں کی تباہی کے بعد ذرا سکون کا زمانہ آیا اور وحشیوں کے مظالم سے نجات پاکر ملک کی حالت سنبھلنے لگی - اس دور میں ، جو ساتویں صدی عیسوی کے آغاز تک رہا ، شمالی ہند میں کوئی ایسی " بڑی سلطنت " نہ تھی جو تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اپنے ماتحت جمع کرسکتی ، اور خود یہ

(١) اطیلا (Attila) - آسٹریا ، ہنگری وغیرہ وسطی ممالک یورپ کا بادشاہ (سنہ ٤٣٣ ع تا سنہ ٤٥٣ ع) - یہ بادشاہ بھی ہُن قوم سے تھا اور اسنے سلطنت روما کو بہت سی شکستیں دیں (مترجم) -

تاریخ اور افسانون کے بیان کرنیکا ایک مفید ذریعہ خیال کیا گیا تھا ' لیکن عہد گپتا میں صنعت اور تخیل مین قریبی رشتہ قائم ہوگیا اور سنگتراش اور مصور صورت اور رنگ کی عبارت مین اپنے روحانی خیالات اور فطری جذبات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کرنے لگے - چنانچہ بُدھ کے جو مجسمے اس زمانے مین بنائے گئے ان مین صفات متعارفہ کے علاوہ حالت استغراق (دھیان) کے سکون اور اطمینان کو اس خوبی سے دکھایا گیا ہے کہ وہ دنیا کی صنعت مین ہندوستان کے بہترین کارنامون مین شمار ہوتے ہین -

ہندوستان کی یہ " نشأةالثانیہ " سلطنت گپتا کے زوال کے ساتھ ہی ختم نہین ہوئی اور نہ اس کا اثر سلطنت مذکور کی جغرافی حدود تک محدود رہا بلکہ ہندوستان کے بعیدالمسافت صوبون کے علاوہ دور دراز بیرونی ممالک تک بھی جا پہنچا اور جو قوت اس نے چوتھی اور پانچوین صدی عیسوی مین حاصل کی تھی وہ ساتوین صدی کے اخیر تک قائم رہی - ہندی " نشأةالثانیہ " کا یہ تین سو سال کا عرصہ (یعنی قریباً سنہ ۳۵۰ ع سے سنہ ۶۵۰ ع تک کا زمانہ) تاریخ مین عہد گپتا کے نام سے مشہور ہے ' اگرچہ اس دور کے

تخت نشینی سے ۲۵ سال کے اندر ایک عظیم‌الشان سلطنت قائم کرکے (جو وسعت میں سلطنت گپتا کے برابر تھی) ' ۳۵ سال تک اس اُلوالعزمی اور شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی کہ سلطنت گپتا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا -

چھٹی اور ساتوین صدی عیسوی کی صنعت کے نمونے جو سانچی میں ھیں وہ زیادہ تر متفرق مورتین ھیں جنکے مفصل حالات عجائب خانہ زیر تعمیر کی تکمیل کے بعد ایک علیحدہ فہرست میں قلمبند کئے جائینگے (۱) - ان میں بھی حالت استغراق کے قدوسی سکون کی وھی شان پائی جاتی ھی جو چوتھی اور پانچوین صدی کے مجسموں کی خصوصیت تھی لیکن متعارفہ حسن و لطافت جسکے قائم رکھنے کے لئے پہلے زمانے کے ماھرین فن اھتمام بلیغ کیا کرتے ' ان نمونوں میں نادرالوجود ھی - اور اگرچہ مورتین خوبصورت اور خوش ادا ھیں لیکن جدت کا فقدان اور تصنع صاف عیان ھی -

---

(۱) اب عجائب‌خانہ مکمل ھوچکا ھی اور جو مورتین وغیرہ اس میں رکھی ھیں ان کی مفصل فہرست بھی مترجم ھذا نے شایع کردی ھی - (مترجم)

رياستين مصائب ماضيه كي وجه سے اسقدر كمزور هوگئي تهين كه انمين سے كسي كو شهنشاهي اقتدار حاصل كرنے كي هوس پيدا نه هوئي (۱) -

اس سياسي انحطاط نے گپتائي تهذيب کے اعلى مقاصد كو كسي قدر كمزور تو ضرور كيا ليكن اب تك اهل ملک کے دل و دماغ پر اُن كا اثر بهت قوي اور گهرا تها اور علوم و فنون و ادبيات مين برابر اُنكا اظهار هو رها تها - كمي تهي تو صرف ايک قوي اور فياض سلطنت كي جو اپنے زير سايه اُن كو پهر پورے طور سے سر سبز اور بار آور هونے مين مدد ديتي - شمالي هندوستان مين اِس كمي كو راجه هرش والئے تهانيسر (سنه ۶۰۶م تا سنه ۶۴۷م) نے پورا كيا (۲) اور اپني

(۱) ممكن هی كه سنه ۵۵۰ع کے قريب سانچي كالنچوريون كي سلطنت مين شامل هو - اس خاندان کے ايک راجه كرشن راج نامي کے سکے بهيلسه مين دستياب هوے هين (ديكهو آركيا لاجيكل سروے كي سالانه رپورٹ بابت سنه ۱۴ - ۱۹۱۳ع حصه دوم صفحه ۲۱۴)

(۲) اس وقت مشرقي مالوه زمانهٔ مابعد کے شاهان گپتا کے زير نگين تها جن مين ديوگپت اور مادهو گپت بهت مشهور هين - ديو گپت كو هرش کے بڑے بهائي راجيا وردهن نے قتل كيا اور مادهو گپت ، راجه هرش كا باجگزار بن گيا -

محسوس نہیں ہوئی جو قومی دشمن کا مقابلہ کرتی ' کثیرالتعداد چھوٹی چھوٹی ریاستوں نے بھی کبھی آپس میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش نہ کی ' اور باستثنا ایک بادشاہ کے کوئی ایسا حکمراں نہوا جو قرب و جوار کے راجاؤں کو اپنا مطیع و منقاد کرتا - حقیقت میں یہ زمانہ جمود کا زمانہ تھا اور ملک کی تمام قوت خانہ جنگیوں میں صرف ہو رہی تھی - اس وقت کے مذہبی اعتقادات اور صنعت میں بھی اس سیاسی کمزوری کا عکس صاف صاف نظر آتا ہی -

مہر بھوج والئی قنوج

جہاں تک ہمیں معلوم ہی (ان پانچ صدیوں میں) صرف مہربھوج والئی قنوج ہی ایسا راجہ تھا جو زمانے کے رنگ سے الگ ہوکر اپنے ہم عصر والیان ریاست پر فوق لے گیا - سنہ ۸۴۰ع اور سنہ ۸۹۰ع کے درمیان اس بادشاہ نے ایک وسیع سلطنت قائم کی جس کی حدود ایک طرف دریاے ستلج اور دوسری طرف صوبہ بہار سے ملی ہوئی تھیں - راجہ مہندر پال اور راجہ بھوج ثانی نے (جو مہر بھوج کے بعد تخت پر بیٹھے) اس نئی سلطنت کے شیرازے کو بکھرنے نہ دیا اور نویں صدی عیسوی کے آخر میں مشرقی مالوہ بھی ' جو اسوقت پرمار خاندان کے زیر نگین تھا ' اس

غارهاے اجنتا مين جو رنگين تصويرين بني هوئي مين اُن کے ديکهنے سے معلوم هوتا هی که اِس زمانے کا فن ' نقاشي ' بمقابله ' سنگتراشي ' کے بہت بلند پايه تها اور آرائشي کامون مين غالباً زياده تر رنگين تصاوير هي کا استعمال هوتا تها - افسوس هی که سانچي کي خانقاهون اور مندرون سے اُن رنگين تصويرون کے نشان بالکل معدوم هو چکے هين جو کسي زمانے مين آرائش کيليئے اُنکي در و ديوار پر بنائي گئي تهين اور صرف وهي اشخاص ' جو اجنتا کي شاندار تصاوير کو ديکه چکے هين ' اندازه کر سکتے هين که ايام سلف مين سانچي کي عمارات موجوده حالت سے کس قدر مختلف هونگي -

---

اواخرِ دورِ وسطي

سنه ۵۲۸ع سے ' جب که اهل هُن نے شکست پائي سنه ۱۰۲۳ع تک جو سلطان محمود غزنوي کے پنجاب پر حمله کرنيکا زمانه هی ' شمالي هند بيروني حمله آورون سے بالکل محفوظ رها اور اس اثنا مين جو ترقي يا انحطاط ملک مين هوا اُس کے ذمه‌دار خود اهل ملک هين - ان پانچ صديون مين مرکزي سلطنت کي ضرورت

عیسوي میں انہلواڑہ کے چالوکي راجاؤں کے قبضے میں آگیا (۱) -

انہلواڑہ کا چالوکي خاندان

اس زمانے سے بعد کي تاریخ اس موقعہ پر لکھنے کي ضرورت نہیں کیونکہ سانچي کي کوئي شاندار عمارت جو بودھ مذهب سے تعلق رکھتي هو ' بارهویں صدي سے بعد کي بني هوئي نہیں هی - غالب گمان یہ هی کہ بودھ مذهب جو پہلے هي بہت کچھ هندو مذهب میں جذب هو چکا تھا ' اس صدي کے قریب وسط هند سے بالکل معدوم هوگیا -

اواخر قرون وسطی کي صنعت

سانچي میں اس آخري زمانے کے فن عمارت و سنگتراشي کي بہت سي مثالیں پائي جاتي هیں ' چنانچہ جو عمارات مشرقي رقبۂ مرتفع پر واقع هیں اور جن پر نقشے میں ۴۳ سے ۵۰ تک نمبر دئے هوئے هیں وہ سب کي سب اسي زمانے کي یادگار هیں - انکے علاوہ بے شمار مورتیں اور منبت کاري کے نمونے '

---

(۱) ممکن هی کہ مالوہ کچھ عرصے کے لئے پھر پرماروں کے قبضے میں آگیا هو - اتنا قطعي طور پر معلوم هی کہ یہ صوبہ راجہ دیوپال (سنہ ۱۲۱۷ع تا سنہ ۱۲۳۰ع) والئ دھار کے قبضے میں رہا -

سلطنت مين شامل كرليا گيا - ليكن دسوين صدي كے ابتدائي عشرات مين قنوج كے پرتهيارون كي قوت بسرعت زائل هونے لگي

مالوه كا پرمار خاندان

اور قياس يه هي كه جب راجه منج (سنه ۹۷۴ع تا ۹۹۵ع) نے عنان حكومت هاتهه مين لي تو مشرقي مالوه خود مختار هو چكا تها اور اس زمانے مين وسط هند كي سب سے مقتدر رياست وهي شمار هوتي تهي - راجه منج اور اُس كا مشهور بهتيجا راجه بهوج، جس نے مالوه مين سنه ۱۰۱۸ع سے سنه ۱۰۶۰ع تک حكومت كي، علوم و فنون كے فراخ حوصله سرپرست اور خود بهي اعلى پائے كے مصنف تهے - راجه بهوج كي ايک مشهور يادگار شهر بهوپال كے جنوب مشرق مين بهوجپور كي جهيل تهي جو شايد اس راجه كے نام كو زمانے تک زنده ركهتي مگر پندرهوين صدي عسبوي مين ايک اسلامي بادشاه كے حكم سے اُسكو خشک كروا ديا گيا - راجه بهوج كي آنكهه بند هوتے هي (قريباً سنه ۱۰۶۰ع) پرمارون كي حكومت كمزور پڑ گئي اور اگرچه دهار مين وه كچهه دنون تک حكمران رهے ليكن مالوه بارهوين صدي

زور سے قابو میں رکھا تھا ' لیکن اس زمانے میں وہ قابو میں نرہا اور آرائش کا استعمال جا و بیجا ہونے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اجزا کا باہمی اتصال اور موزونیت مفقود ہوگئی ' کندہ کاری کا زور اور اوج جاتا رہا ' اور مذہبی مجسمے محض بیجان اور سب ایک ہی نمونے کی نقل نظر آنے لگے ' گویا وہ پتھر کے پُتلے تھے جن میں نہ اعضاء کا تناسب تھا نہ روحانیت کی جھلک ۔

سانچی بزمانۂ حال

تیرھویں صدی عیسوی کے بعد سانچی ویران و غیر آباد ہوگئی - شہر ودیشا اس سے بہت پہلے عہد گپتا ہی میں تباہ ہوچکا تھا اور اوسکی جگہ بھیلسہ (اصلی نام - بھیلسوامن) آباد ہوگیا تھا - اس نئے شہر کا ذکر اسلامی بادشاہوں کی تاریخ میں بار بار آتا ہی چنانچہ اونکی فتوحات کے دوران میں یہ شہر تین بار لٹا اور چوتھی مرتبہ عہد عالمگیری میں اسکے مندر بھی مسمار کئے گئے (۱) - لیکن سانچی کے آثار ' باوجودیکہ

---

(۱) فاضل مصنف نے اس بیان کی تائید میں کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا - میں نے مآثر عالمگیری (مستعد خاں ساقی)'

جو اپني اصلي جگه سے عليحده هو چکے هين ' اور
چھوٹے چھوٹے مندر دلے هوئے ستوپے بهي اسي زمانے سے
تعلق رکھتے هين - ان نمونون سے ظاهر هوتا هی که
اهل بوده کي صنعت اور اونکا مذهب دونون بسرعت
زوال پذير هو رهے تھے ' چنانچه مندر نمبر ۴۵ کے معاينه
سے ' جو اس زمانے کي نهايت شاندار عمارت هی '
يه بات صاف نظر آتي هی که گيارهوين صدي عيسوي
سے قبل هي هندو مذهب اور خصوصاً تنتري عقائد
نے بوده مذهب پر کس قدر گهرا اثر ڈالا تها - علاوه
ازين اس مندر کے طرز تعمير سے اوس فرق کا بهي
اندازه هوتا هی جو اُس زمانے کي عمارات اور عهد گپتا
کے طرز تعمير مين نماياں هی -

اواخر قرون وُسطی کے فن تعمير مين شان و شوکت
اور نمائش و آرايش کي طرف بهت ميلان پايا جاتا
هی ليکن جتنا طمطراق بڑها اُسي قدر اصلي حُسن
مين کمي آگئي - پيکر يا عمارت مين آرائشي عنصر کا
موزون اور مناسب طريقے سے استعمال کرنا عهد گپتا
کي صنعت کا خاص کمال تها جو قرون وسطی کے اواخر
مين بالکل معدوم هوگيا - آرائش کي جانب طبعي
ميلان کو عهد گپتا کے صناعون نے اپني عقل سليم کے

اور سنہ ۱۸۱۹ع کے بعد سانچی کے فن تعمیر و سنگتراشی کے متعلق بہت سے مضمون لکھے گئے اور کئی مستقل کتابیں طبع ہوئیں جن میں نقشے اور فوٹو بھی شامل ہیں - لیکن افسوس ہی کہ ان تحریروں میں مولفین کے عجیب و غریب خیالات کے علاوہ بہت سی غلط بیانیاں بھی موجود ہیں - مستقل کتابوں کے سلسلے میں کننگھم صاحب کی بھیلسہ توپس (۱) میسی کی سانچی اینڈ اٹس ریمینز (۲) ' اور فرگسن کی تری اینڈ سرپنٹ ورشپ (۳) بہت مشہور ہیں -

لیکن ان آثار کے دریافت ہونیکے بعد جب ان کے حالات شایع ہوئے تو سارے ملک میں ایک عام شوق ان کے متعلق پیدا ہوگیا ' اور افسوس ہی کہ یہ شوق ان عمارات کے حق میں نہایت تباہ کن ثابت ہوا - سانچی آثار قدیمہ کے ناتجربہ‌کار شائقین اور خزانہ ڈھونڈنے والے بوالہوسوں کا تختۂ مشق بن گئی جنہوں نے دبے ہوئے

---

(۱) Cunningham - *The Bhilsa Topes*

(۲) Maisey - *Sanchi and its Remains*

(۳) Fergusson - *Tree and Serpent Worship*

بھیلسہ سے صرف پانچ میل ایک بلند پہاڑي کي چوٹي پر واقع تھے ' تباهي سے محفوظ رهے اور سنہ ۱۸۱۸ع میں جب جنرل ٹیلر (Taylor) یہاں آئے تو عمارات بظاهر اچھي حالت میں تھیں :— ستوپۂ کلاں کے تین دروازے بجنسہ قائم تھے اور جنوبي پھاٹک کے شکستہ حصے جہاں گرے تھے وهیں پڑے تھے ' بڑا گنبد صحیح و سالم تھا اور بالائي کٹھرے کا ایک حصہ اپني اصلي جگہ پر قائم تھا ' ستوپہائے نمبر ۲ و ۳ اچھي حالت میں تھے ' اور ستوپہ نمبر ۲ کے قریب علاوہ اور عمارتوں کے آٹھ ستوپوں کے آثار باقي تھے جن کي عام حالت کے متعلق اب کوئي تحریر موجود نہیں هے (۱) -

ان شاندار عمارتوں کي خوبصورتي اور نرالي طرز نے اهل ذوق کي توجہ فوراً اپني طرف منعطف کرلي

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

منتخب اللباب مصنفہ خوافي خاں اور پروفیسر جادو ناتھ سرکار کي تاریخ " اورنگزیب " میں بہت تلاش کیا مگر بھیلسہ کي تباهي یا اس کے مندروں کے مسمار هونے کا حال کہیں نہیں ملا - (مترجم)

(۱) سنہ ۱۸۱۸ع سے بعد کي تاریخ برجس صاحب کے مضمون " سانچي کاناکھیرے کا بڑا ستوپہ " (مطبوعہ جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹي لندن بابت ماہ جنوري سنہ ۱۹۰۲ع - صفحات ۲۹ تا ۴۵) میں دي هوئي هے -

هوئین (۱) لیکن اُنکي کهدائي سے جو نقصان عمارت کو پهنچا اُس کي تلافي ڈبیون کے ملنے سے هرگز نهین هوئي خصوصاً اس لئے که بعد میں وه ڈبیان بهي گم هو گئین -

باوجود اس قدر سرق کے ' اس طویل زمانے مین ان بے مثل عمارات کي مرمت اور درستي کا خیال ' کسي کے دل مین نه گذرا - که وه آینده نسلون کیلئے محفوظ هو جاتین '

سنه ۱۸۶۹ع مین نیپولین ثالث شهنشاه فرانس نے فرمانروائے ریاست بهوپال سے سانچي کے ایک منقش پهاٹک کي خواهش کي - اس کا نتیجه یه هوا که ریاست بهوپال اور سرکار هند کے باهمي مشورے سے مشرقي پهاٹک کے چند مثنے (cast) طیار هوئے اور یورپ کے مشهور عجائب خانون مین بهیجے گئے -

آخر کار سنه ۱۸۸۱ع مین جب گرد و نواح کے دیهات کي دستبرد ' اور روز افزون جنگلي جهاڑیون نے عمارات کي حالت کو اور بهي تباه کردیا تو سرکار هند کو انکي حفاظت و صیانت کا خیال پیدا هوا - چنانچه اُسي سال

(۱) دیکهو صفحات ۱۷۰ و ۲۶۵ - ۲۶۶

آثار عتیقہ کی تلاش میں یا دولت کی طمع سے عمارات کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

سنہ ۱۸۲۲ء میں کپتان جانسن نے، جو بھوپال میں نائب پولیٹکل ایجنٹ تھے، بڑے ستوپے کو ایک جانب اوپر سے نیچے تک کھود کر اوس میں بہت بڑا شگاف کردیا جس سے ستوپے کی عمارت کو بعد میں شدید نقصان پہنچا اور مغربی پھاٹک اور فرشی کٹھرے کے قریبی حصے بالکل گرگئے۔

ستوپہ ہائے نمبر ۲ و ۳ کی بربادی بھی شاید انھی ناعاقبت اندیش صاحب کی کھدائی کی وجہ سے ہوئی، کیونکہ پہلے یہ دونوں ستوپے نہایت عمدہ حالت میں تھے۔

سنہ ۱۸۵۱ء میں جب میجر جنرل سر الیگزینڈر کننگھم، اور کپتان ایف۔ سی۔ میسی نے بھی چند عمارات کے اندر کھدائی کروائی، تو غیر مناسب عجلت اور لاپرواہی سے کام لیا۔ لہذا سانچی کی تباہی کی ذمہ داری ایک حد تک اولپر بھی عائد ہوتی ھی۔ اور اگرچہ ستوپہائے نمبر ۲ و ۳ کے اندر سے اُنھیں قابل قدر " تبرکات " کی ڈبیاں دستیاب

ضرورت تھی ' مجھے کرنے پڑے ھیں اور سنه ۱۹۱۲ ع سے '
جبکه میں نے سانچي کے کام کو ھاتھ میں لیا ' پانچ
سال کے عرصے میں جو اب تک منقضي ھوچکا ھی '
یہاں کي کھدائي صفائي اور مرمت نہایت احتیاط '
ضابطه اور سرگرمی سے انجام پا رھي ھی -

میرے کام شروع کرنیسے قبل پہاڑي پر صرف ستوپه
کلاں اور چند اور عمارات کے نشان نظر آتے تھے جنکو
نقشه (پلیٹ ۱۵) میں آڑي لکیروں سے دکھایا گیا
ھی (۱) - باقي تمام عمارتیں ملبے کے اونچے اونچے
انباروں یا جنگل کي گنجان جھاڑیوں میں ایسي چھپي
ھوئي تھیں که اُن کے وجود کا گمان بھي نه ھوتا تھا ۔
اس لئے سب سے پہلے میدان سے اس جنگل کو صاف کیا
گیا - بعد ازاں ستوپه کلاں کے جنوب اور مشرق میں '
جہاں صاف نظر آتا تھا که چٹان کي اصلي سطح کے اوپر
ملبے کا بہت بڑا انبار پڑا ھی ' کھدائي کروائي گئي که
وہ عمارتیں اور قدیم چیزیں جو ملبہ کے نیچے دبي ھوئي

---

(۱) جو عمارات نئي کھدائي کے اثناء میں برآمد ھوئي ھیں
اُن کو سیاہ دکھایا گیا ھی -

میجر کول نے جو اُسوقت آثار قدیمۂ ھند کے ناظم تھے ' پہاڑی کے بالائی حصے کو جنگل اور خود رَو نباتات سے صاف کیا اور اُس بڑے شگاف کو بھرا جو ساٹھ سال قبل کپتان جانسن نے ستوپۂ کلاں کے وسط میں کردیا تھا - اس مرمت اور صفائی کے بعد میجر کول نے دو سال کے عرصے میں سرکار ھند کے خرچ سے ' جنوبی اور مغربی پھاٹکوں کو جو گرچکے تھے دوبارہ قائم کیا اور ستوپہ نمبر ۳ کے سامنے جو چھوٹا پھاٹک ھی اُسکو بھی دوبارہ نصب کیا -

لیکن باقی عمارات کی مرمت کے متعلق ' جو رفتہ رفتہ منہدم ھوتی جارھی تھیں ' میجر موصوف نے کوئی کوشش نہ کی ' نہ اُنکو یہ خیال پیدا ھوا کہ وہ خانقاھیں ' مندر اور مکانات ' جو ستوپہ کلاں کے گرد ملبے کے ڈھیروں کے نیچے دبے ھوئے تھے ' کھود کر برآمد کئے جائیں ' اور نہ اُنکی توجہ اُن صدھا مجسموں اور کتبوں کی حفاظت کی جانب مبذول ھوئی جو عمارات کے آس پاس جابجا پڑے ھوئے تھے -

یہ سب کام ' جن کی تعمیل کے لئے پیشتر کی تمام تدابیر کی نسبت بہت زیادہ وقت اور سامان کی

تیسرا کام میرے تعلق یہ تھا کہ جہانتک عملاً ممکن ہو عمارات کی نہایت مکمل اور پختہ مرمت ہوجائے - اس باب میں مجھے بہت سے مشکل کام کرنے پڑے لیکن اون میں سب سے اہم کام جنکی تکمیل میں سب سے زیادہ مشکلات پیش آئین ' حسب ذیل ہین :—

(۱) ستوپہ کلاں کے جنوب مغربی حصے کو توڑ کر دوبارہ بنوایا گیا - اس لئے کہ اس حصے کے گرنے کا ہر وقت خطرہ تھا اور اس کے گرنے سے جنوبی اور مغربی پھاٹکون اور اُنکے بیچ کے کٹہرے کے گرنے کا بھی اندیشہ تھا -

(۲) مندر نمبر ۱۸ کی مرمت کی گئی - اس عمارت کے بھاری بھاری ستون عمودی خط سے ہٹ کر خطرناک طور پر مختلف اطراف میں جھک گئے تھے - ان ستونوں کو سیدھا کرکے مضبوط بنیادوں پر قائم کردیا گیا - اور

(۳) مندر نمبر ۴۵ کی پورے طور سے مرمت کی گئی - یہ مندر شکستگی کی آخری منزل

گون برآمد هو جائين - اس کهدائي مين عمارات برآمد هونے کے لحاظ سے امید سے زیادہ کامیابي هوئي - جو مکانات جنوبي رقبے مين برآمد هوئے هين آنمين سے اکثر کی بنیادین چٹان پر قائم هین ' لیکن مشرقی حصے کي عمارتين سب سے آخري زمانے کي بني هوئي هين اور اس لئے آنکي بنیادين بهي چٹان کي سطح سے بہت اوپر هين اور آنکے نیچے اور بہت سے قدیم مکانات کے آثار دبے هوئے هين -

مشرقی حصے مين میلے صرف بالائي عمارات کو آشکار کرنے پر قناعت کي هی اور آثار زيرين کو آیندہ محققين کي کدائون کے لئے چهوڑ دیا هی - چند مقامات پر جو مين نے کهدائي کرواکر دیکها تو مجهے معلوم هوا که زيرين عمارات زیادہ تر خانقاهين هين اور آنکي وضع قطع آن خانقاهون سے مشابه هی جو جنوبي رقبے سے برآمد هوئي هين - اس لئے اگر یه آثار زيرين کهدواکر برآمد بهی کروا لئے جائين تو سانچي کي عمارات کے متعلق همارے معلومات مين کوئي مفید اضافه نه کرینگے -

اخیر میں صرف اُن بے شمار قدیم چیزوں (یعنی مجسموں ، کتبوں ، شکستہ عمارتی پتھروں وغیرہ) کی حفاظت و صیانت کا سوال رہ گیا جو عمارات کے قریب جابجا کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی تھیں - انکے واسطے ایک مختصر ، مگر ضرورت کے لحاظ سے معقول ، عجائب خانہ تعمیر ہو رہا ہی جس میں سنگتراشی کے نمونے ، کتبے ، مجسمے ، اور شکستہ عمارتی اجزا قاعدے سے سجاکر اُنکی ایک مشرح فہرست مرتب کی جائیگی - عجائب خانے کے ایک کمرے میں نقشے ، فوٹو اور کتابیں وغیرہ بھی رکھی جائینگی جن کی مدد سے سیاحوں کو ان بے نظیر آثار کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں سہولت ہوگی (۱) -

---

(۱) عجائب خانے کی تعمیر اب مکمل ہوچکی ہی اور جو کتبے اور مورتیں وغیرہ اس میں رکھی گئی ہیں اُن کی مفصل با تصویر فہرست مترجم ہذا نے انگریزی زبان میں شایع کی ہی - (مترجم)

پر پہنچ چکا تھا اور دیکھنے والوں کے لئے ہر
وقت خطرے کا باعث تھا -

ان کاموں کے علاوہ چند اور کام بھی بالخصوص قابل
ذکر ہیں مثلاً :—

(۱) آس طویل پشتے کی دیوار کو از سرنو تعمیر
کیا گیا جو وسطی اور شرقی رقبوں کے درمیان
واقع ہی -

(۲) ستوپہ نمبر ۳ کے گنبد، بالائی چھتری اور
کٹہروں کو دوبارہ بنایا گیا -

(۳) مندادر نمبر ۱۷، ۳۰ و ۳۲ کی مرمت ہوئی
اور آنپر نئی چھتیں ڈالی گئیں -

(۴) ستوپہ کلاں کے اطراف سے پانی کے اخراج کا
مناسب انتظام کیا گیا اور قدیم شکستہ فرش
کی تجدید کی گئی -

(۵) تمام بدنما نشیب و فراز دور کئے گئے اور میدان
کی صفائی اور درستی کے بعد آرائش کے
خیال سے گھاس کے تختے، خوشنما درخت
اور پھولدار بیلیں لگادی گئیں -

کي نوعيت سے نيز آن تدابير سے جو گذشتہ چند سال
مين ان عمارات کي تحقيق و تحفظ کے متعلق اختيار
کي گئين کافي آگاهي حاصل هو چکي هی - اب هم
اِن عمارات کے تفصيلي حالات بيان کرتے هين -

ستوپۂ کلان کي عمارت - اسکي کيفيت اور تاريخ

ستوپۂ کلان (نقشه پليت نمبر ۱ - .Plate I)
کي موجودہ صورت کو يون سمجهئے کہ نصف کرہ کي
شکل کا ايک گنبد (انڈا - अंड) هی جسکي چوٹي
پر ايک دوسريکے اوپر تين چهتريان قائم هين ' نيچے کے
حصے مين ستوپے کے چارون طرف ايک بلند چبوترہ
(ميدهي - मेधी) هی جو قديم زمانے مين طوف کاہ
(پر دکهنا - प्रदक्षिणा पथ) کا کام ديتا تها ' چبوترے
پر چڑهنے کے لئے جنوبي جانب ايک بلند دوهرا زينہ

[سلسه فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

جو دهاتُو بمعني " آثار " اور گربهہ بمعني " ظرف " سے مل کر
بنا هی - نيپال مين ستوپے کو چيتيا کهتے هين جو ابتدا مين '
لفظ ستوپہ کي طرح ' مٹي کے تودے يا ٹيلے (چِتا) هی کے
معني ديتا تها - ليکن بعد مين هرقسم کي متبرک عمارت کے لئے
استعمال هونے لگا -

سانچي کے نواح مين ستوپے کو بهٹا (بمعني ٹيلہ يا ڈهير)
اور ستوپہ کلان کو " ساس بهُو کا بهٹا " کهتے هين -

باب ۳

ستوپۂ کلان (۱)

گذشتہ باب کے مطالعہ سے ناظرین کو سانچی کے آثار قدیمہ کی تاریخ اور آنکی صنعت اور طرز تعمیر

---

(۱) ستوپہ کی ابتدا بلا شبہ اُن قدیم قبروں سے ہی جو مٹی کے نیم کروی ٹیلوں کی شکل میں بنائی جاتی تھیں - لیکن بودھ مذہب کے پیرو ستوپوں کو خود بدھ یا بودھ مذہب کے کسی بزرگ شخص کے "آثار" یا تبرکات (یعنی سوختہ لاش کی راکھ ، دانت ، ہڈی وغیرہ) کی حفاظت کے لئے بنایا کرتے اور بعض صورتوں میں مقدس مقامات کی نشان دہی کے لئے بھی تعمیر کیا کرتے - کسی ستوپے کی بیرونی حالت سے یہ معلوم کرنا ناممکن ہی کہ اوسکے اندر "آثار" مدفون ہیں یا نہیں بودھ مذہب میں ستوپے کا بنوانا ایسا کارخیر سمجھا جاتا ہی کہ اُسکے انجام دینے سے بنوانے والا منزل نجات کے قریب پہنچ جاتا ہی -

لفظ ٹوپ (بمعنی ستوپہ) اصل میں ہندوستان کے انگریزوں کا بگاڑا ہوا ہی اور پراکرت زبان کے لفظ تھوپ سے مشتق معلوم ہوتا ہی - برما میں ستوپے کو عموماً پگوڈا اور سیلون میں ڈاگبہ کہتے ہیں - ڈاگبہ سنگھالی زبان کا مرکب لفظ ہی

ساتھہ ھي تعمیر کروایا تھا ، جسامت مین موجودہ ستوپے سے قریباً آدھا اور اینٹ کا بنا ھوا تھا - قریباً ایک صدي بعد اُسکے اوپر پتھر کي چنائي کا غلاف چڑھایا گیا جس سے اُس کا دور بڑھکر موجودہ جسامت کو پہنچ گیا - غلافي چنائي کے ساتھ ھي ستوپے کے اطراف مین کٹھرہ بھي قائم کیا گیا لیکن منقش پھاٹک اول صدي قبل مسیح کے نصف ثاني سے پہلے تعمیر نہین ھوئے (۱) -

قدیم خشتي ستوپے کي ھیئت و ساخت کے متعلق صرف اس قدر معلوم ھی کہ جو اینٹین اُس مین لگي ھوئي تھین وہ سولہ انچ لمبي ، دس انچ چوڑي اور تین انچ موٹي تھین ، یعني ناپ مین اُن اینٹون کے مماثل تھین جو عہد موریا کي اور عمارات مین پائي جاتي ھین - علاوہ برین یہ بھي قرین قیاس ھی کہ ستوپۂ مذکور قریباً نیم کروي شکل کا تھا ، اُسکے چارونطرف ایک بلند چبوترہ تھا اور چوٹي پر کٹھرہ اور چھتري تھي - پہاڑي کي سطح مرتفع سے ملبے کي صفائي کے اثنا مین پتھر کي چھتري کے چند ٹکڑے

(۱) ستوپۂ کلان کي مفصل تاریخ کے لئے دیکھو مصنف کا مضمون مندرجہ آرکیالوجیکل سروے رپورٹ بابت سال ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ع صفحات ۲ تا ۹ -

(سوپان - सोपान) هی ' ستوپے کے گرد سطح زمین کے برابر ایک اور طواف گاہ هی جسکے گرد ایک بھاري کٹھرہ (ویدکا - वेदिका) لگا هوا هی ' اس کٹھرے کي وضع بالکل سادہ هی اور اسپر کسي قسم کا آرائشي کام نہین هی ' نیچے والے پردکھنا مین داخل هونے کے لئے چارون طرف چار دروازے هین جو گویا کٹھرے کو چار مساوي حصون مین تقسیم کرتے هین ' هر دروازے کے سامنے ایک بڑا پھاٹک (تورنا - तोरण) هی جس کے اندروني اور بیروني دونون رُخون پر نہایت دل کھول کر منبت کاري کي گئي هی -

اب تک عام طور پر یہ خیال تھا کہ ستوپۂ کلان کي موجودہ عمارت راجہ اشوک کے زمانے کي بني هوئي اور اُس لاٹھ کي هم عصر هی جو جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ هی - اسکے علاوہ یہ بھي خیال کیا جاتا تھا کہ فرشي کٹھرہ قریب قریب ستوپے کے ساتھ هي بنا تھا اور منقش پھاٹک دوسري صدي قبل مسیح کے دوران مین بنائے گئے تھے -

عہد اشوک کا خشتي ستوپہ

یہ قیاسات اب غلط ثابت هوچکے هین اور حقیقت یہ هی کہ اصلي ستوپہ ' جو راجہ اشوک نے لاٹھ کے

PLATE II.
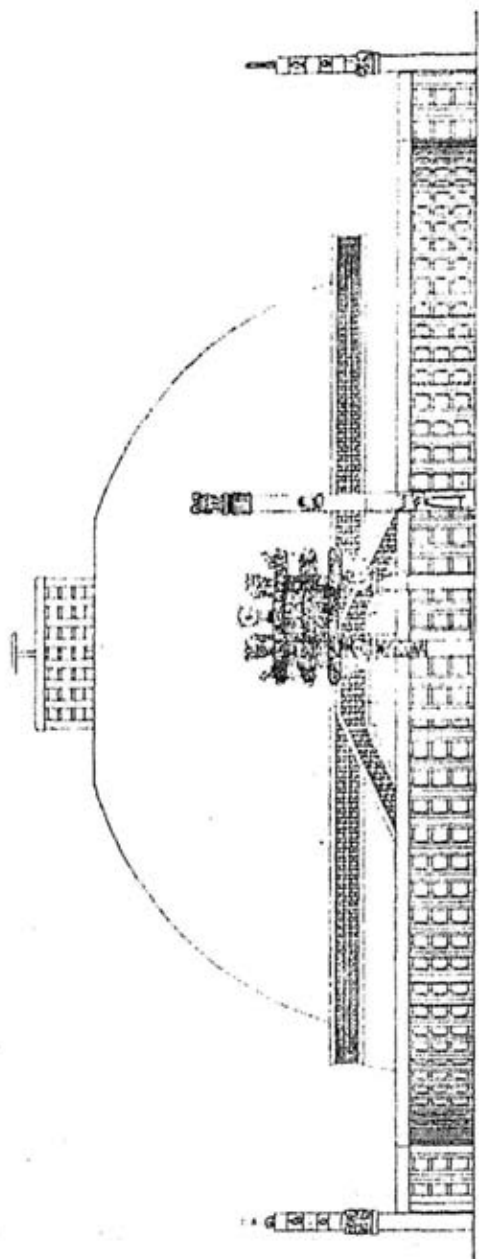
ELEVATION OF GREAT STUPA FROM SOUTH (RESTORED).

برآمد ہوئے ہیں جو غالباً قدیم ستوپے کی چھتری ہی کے حصے ہیں - ان ٹکڑوں کے زیریں رخ پر نہایت نفیس ابھروان دھاریاں بنی ہوئی ہیں جو عام چھتریوں کی تیلیوں سے مشابہ ہیں اور عہد موریا کی سنگتراشی کی اُس لطیف و دلپذیر اصابت اور حسن ساخت کو یاد دلاتی ہیں جس سے بہتر کام آج تک کسی اور ملک کی سنگتراشی میں نہیں ہوا -

سنگی روکار کا اضافہ - سنہ ۱۵۰ تا سنہ ۱۰۰ قبل مسیح

سنگی روکار کے اضافہ کے بعد ستوپے کا قطر ایک سو بیس فیٹ سے کچھ زیادہ اور بلندی چون فیٹ کے قریب ہوگئی (۱) روکار کی چنائی جس طریقے سے عمل میں آئی وہ بہت سیدھا سادہ تھا یعنی خشتی ستوپے کے گرد کچھ جگہ خالی چھوڑ کر ایک گول دیوار چن دی گئی اور دوران تعمیر میں جوں جوں دیوار اونچی ہوتی گئی ، ستوپے اور دیوار کے درمیانی خلا میں بھاری بھاری ناتراشیدہ پتھروں کی بھرائی کرتے گئے - ہم آگے چل کر بیان کرینگے کہ بعینہ یہی تدبیر مندر نمبر ۴۰ کی توسیع میں بھی اختیار

---

(۱) ستوپے کی توسیع کے لئے اوسکے گرد چنائی کا ایک یا زیادہ غلاف چڑھانے کو پالی زبان میں اچھا دے (कञ्चुक) کہتے ہیں -

کي گئي جسکے روکار کي چنائي قریب قریب اسي
زمانے مین عمل مین آئي -

بعض مصنفین نے ستوپه کلان کے متعلق لکھا ھی
که " ایک بلند چبوترے کے اوپر نیم دوري گنبد بنا ھوا
ھی " - اس بیان سے یه غلط فهمي پیدا ھوتي
ھی که شاید چبوترہ پہلے تعمیر ھوا اور بعد مین اسکے
اوپر گنبد بنایا گیا ' حالانکه حقیقت مین پہلے گنبد
تعمیر ھوا جسکے پہلو سطح زمین سے ملے ھوئے ھین
اور اطراف کا چبوترہ بعد مین بنا اور دونون کي چنائي
کو باھم وصل نہین کیا گیا - گنبد اور چبوترے کي اس
پتھر کي چنائي پر گچ کي خوب موٹي لپائي کرکے بعد
مین اوپر عمدہ باریک چونے کي استر کاري کردي
گئي - ممکن ھی که استرکاري کے اوپر چونے کے کام
کي گلکاري کھونٹیان بنا کر ان مین پھولون کے ھار
اور گجرے آویزان کئے گئے ھون اور خوبصورتي کے لئے
جابجا سنہرے اور دوسرے رنگون سے رنگ آمیزي بھي
کي گئي ھو - گچ کي لپائي کا اکثر حصه گنبد کے تین
جانب ابتک موجود ھی لیکن جب کپتان جانسن نے
سنه ۱۸۲۲ع مین ستوپے مین شگاف دیا تو چوتھي
جانب یعني جنوب مغربي حصے کا پلستر ضائع ھوگیا -

قائم کي جاتي تهي مگر ستوپۂ کلان کا هرميکا پتهر کا ایک بہت وزني صندوق تها جس مين "آثار" متبرکہ محفوظ تهے - اس صندوق کے ڈهکنے کا قطر پانچ فيٹ سات انچ اور ارتفاع ایک فٹ آٹھ انچ هی -

فرشي کٹهرہ

بالائي کٹهرے اور چهتر کے بعد ستوپے کے گرد دو وزني کٹهرہ (ویدیکا - वेदिका) لگایا گیا جسکو امتیاز کے لئے هم زیرین یا فرشي کٹهرہ کہینگے - منقش پهاٹکون اور دیگر کٹهرون کي مانند اس کٹهرے کے مختلف اجزا ، یعني ستون (۱) ، پٹڑیان (۲) اور منڈیر کے پتهر (۳) ، بهي مختلف اشخاص نے بطور نذر پیش کئے تهے جن کے نام قدیم براهمي رسم خط مین ابتک کٹهرے پر کندہ هین -

اس لحاظ سے کہ کٹهرے کي ساخت مین بہت سے اشخاص کي شرکت تهي ، اسکے آغاز اور اختتام کے درمیان ضرور چند عشرات کا زمانہ گذرا هوگا فرگسن

---

(۱) تهبہ - थम

(۲) سوچي - सूची

(۳) اُشنیشا - उष्णीषा

هرميکي کٹهره اور بالائي چهتري

روکار کي چنائي کے بعد جب ستوپه طيار هو گيا تو آسکے اوپر حسب دستور سنگي کٹهره اور چهتر قائم کئے گئے - اس کٹهرے اور چهتر کے بهت سے ٹکڑے کهدائي مين دستياب هوئے هين اور وه عنقريب اپني اصلي جگه پر قائم کردیے جائينگے (۱) - عام وضع قطع کے لحاظ سے يه کٹهره اور چهتر، ستوپه نمبر ۳ کے کٹهرے اور چهتر کے مماثل هين جو حال هي مين دوباره نصب هوئے هين، ليکن پيمائش مين موخرالذکر سے بهت بڑے هين - چهتري کي ڈنڈي عموماً ايک مختصر سے چبوترے (हरमिका - هرميکا) (۲) پر

(۱) اس کٹهرے کے ۱۷ ستون، ۴۸ پٹڑیان، اور ۱۱ منڈير کے پتهر مختلف جگهون سے دستياب هوئے هين - کٹهرے کا سطحي نقشه مربع تها، هر پهلو مين آٹه ستون تهے اور ستونون کا نيچے کا ۲½ فيٹ کا حصه ستوپے کي چنائي مين گڑا هوا تها - فرشي کٹهرے کي طرح اس کٹهرے کي ساخت مين بهي چوبي طرز تعمير کا اثر نمايان هی - [اب اس کٹهرے کے پرانے اجزا کے ساته جديد اضافه کرکے کٹهرے کو آسکي اصلي جگه پر دوباره نصب کرديا گيا هی اور اسکے بيچ مين پتهر کي تين چهتریان ايک دوسريکے اوپر قائم کردي گئي هين - جس سے ستوپه نهايت شاندار اور مکمل معلوم هوتا هی - مترجم]

(۲) هرميکا لفظ هرميا (بمعني اٹاري) کا اسم مصغر هی اور اصطلاح مين اوس چبوترے کے لئے مستعمل هوتا هی جو ستوپے کے اوپر چهتري کي ڈنڈي (छत्रयष्टि - چهترا يشٹي) قائم کرنے کے لئے بنايا جاتا هی -

قدیم براہمی رسم خط میں اس کٹہرے پر جا بجا کندہ
ہیں ، دو دلچسپ کتبے عہد گپتا کے بھی موجود ہیں -
ان میں جو زیادہ قدیم ہی وہ مشرقی پھاٹک کے جنوب
کو ستونوں کی دوسری قطار میں بالائی پٹری کے بیرونی
رخ پر کندہ ہی اور سنہ ۹۳ گپتائی (مطابق سنہ ۴۱۲ -
۴۱۳ عیسوی) کا تحریر شدہ ہی - اس کا ذکر ہم پہلے بھی
صفحہ ۴۵ پر چندر گپت ثانی کی فتح مالوہ
کے ضمن میں کر چکے ہیں - دوسرا کتبہ مذکورہ بالا کتبے
کے قریب ہی ستونوں کی چوتھی قطار میں بالائی پٹری
کے بیرونی رخ پر کھدا ہوا ہی - یہ سنہ ۱۳۱ گپتائی
(مطابق ۴۵۰ - ۴۵۱ عیسوی) کا ہی اور اس میں لکھا
ہی کہ " ہرس وامنی نام ایک اُپاسکا (उपासिका)
یعنی دنیادار معتقد نے خانقاہ کا کناد بوٹ کی آریاشنگھا
(پاکیزہ مذہبی جماعت) کو " جواہر خانہ " میں
اور اُس مقام پر جہاں چار بُدھوں کی مورتیں رکھی
ہیں ، (یعنی ستوپے کے پردکھنا یا طواف گاہ زیریں
میں) ، روشنی کرنے اور روزانہ بودھ مذہب کے ایک
تارک الدنیا فقیر (بھکشو भिक्षु) کو کھانا کھلانے کے لئے
کچھ رقمیں عطا کیں " -

(Fergusson) صاحب نے اس زمانے کا اندازہ " ایک صدي یا اس سے بھي کچھ زیادہ " کیا ھی ' لیکن یہ اندازہ بہت زیادہ معلوم ھوتا ھی، کیونکہ ودیشا میں ' جو اُس وقت بہت بڑا شہر تھا ' بودھ مذھب کے پیرورں کي بکثرت آمد و رفت ھوگی او وھاں سے جاتري ان متبرک عمارات کي زیارت کو آتے ھونگے - لہذا یہ قیاس قرین عقل معلوم ھوتا ھی کہ کٹھرہ مذکور فرگسن صاحب کی تخمینی مدت کے نصف ھي عرصے میں طیار ھو گیا ھو -

یہ کٹھرہ سراسر پتھر کا بنا ھوا ھی لیکن اسکا نقشہ صریحاً چوبي کٹھرے سے نقل کیا گیا ھی ' اور یہ بات قابل غور ھی کہ منڈیر کے پتھروں کے جوڑ بجاے سیدھے تراشنے کے ترچھے کاٹے گئے ھیں جو لکڑي کي تراش کي خصوصیت ھی - حقیقت یہ ھی کہ جس زمانے میں یہ کٹھرہ قائم کیا گیا ' اُسوقت ھندوستان کي عمارتیں زیادہ تر لکڑي ھي کي ھوا کرتي تھیں ' اور یہي وجہ ھی کہ اُسوقت کي تمام سنگي عمارات میں چوبي طرز تعمیر کا اثر پایا جاتا ھی -

عہد گپتا کے کتبے — بہت سے مختصر " نذري " کتبوں کے علاوہ ' جو

نیچے زمین مین قائم کئے گئے ھین - علاوہ ازین آنکے تین رُخون پر منبت‌کاری کا نہایت پرتکلف کام ھی - باقی ستونون کو حاشیے کے پتھرون مین چولون کے ذریعے سے جما کر قائم کیا گیا ھی اور آنکے بیرونی رخ پر پورے یا نصف گول تمغون (پریچکّرون - परिचक्रमों) کی شکل کی منبت کاری ھی جن مین کنول یا دوسری اقسام کے پھولون یا جانورون کی تصویرین بنی ھوئی ھین - انکے اندرونی رخ بالکل سادہ ھین ' صرف بالائی اور زیرین حصون مین نصف دائرون کی شکلین بنا دی گئی ھین مگر دائرون مین کسی قسم کی منبت‌کاری نہین ھی (۱) -

(۱) اسوقت تک اس کٹھرے کے ۷۳۰ ٹکرے دستیاب ھوے ھین جنکی تفصیل حسب ذیل ھی :—

(الف) زینے اور چاندے کے کٹھرے کے ٹکرے :—

حاشیے کے پتھر	۲۱
ستون . . .	۳۵
پنڑیان	۳۸
منڈیر کے پتھر . . .	۱۳

(ب) چبوترے کے کٹھرے کے اجزاء :—

حاشیے کے پتھر . . .	۳۷
ستون	۲۳۰
پنڑیان	۱۹۹
منڈیر کے پتھر . . .	۱۳۷

[انگریزی رھنما کے شائع ھونیکے بعد یہ دونون کٹھرے اضافہ جدید کے ساتھ اپنی اصلی جگہ پر قائم کردئے گئے ھین - مترجم]

پردکھنا یا طواف‌گاہ زیرین

کٹہرے کے اندر طواف‌گاہ مین پتھر کی بڑی سلون کا فرش ھی جنپر اُن اشخاص کے نام کندہ ھین جنکی طرف سے یہ سلین مقدس یا نذرانے کے طور پر بچھائی گئی تھیں - اس طواف‌گاہ مین اور نیز اُس چبوترے پر جو ستوپے کے گنبد کے گرد بنا ہوا ھی بودھ مذھب کے تارک‌الدنیا درویش اور دنیادار معتقد چکر لگاتے تھے اور طواف کے وقت ستوپے کو ھمیشہ اپنے داہنی جانب رکھتے تھے (۱) -

زینے اور چبوترے کے کٹہرے

ستوپے کی عمارت مین تیسرا اضافہ اُس کٹہرے کی صورت مین ہوا جو چبوترے کے گرد اور زینے کے پہلوؤن مین بنایا گیا - یہ کٹہرہ فرشی کٹہرے کی نسبت چھوٹا ھی لیکن اسکی ساخت بہت نفیس ھی اور اسکے ستونون پر سنگتراشی کا کام بھی آرائش کے لئے کیا گیا ھی - سیڑھیون کے نیچے کے سرون پر شروع کے در ستون اور ستونون کی نسبت زیادہ لمبے ھین کیونکہ مضبوطی کی خاطر اُنکے زیرین حصے حاشیے کے پتھرون مین سے نکال کر طواف‌گاہ کے فرش سے بھی کسی قدر

---

(۱) اھل بودھ عموماً ستوپے یا کسی متبرک عمارت کے گرد تین بار طواف کرتے ھین ، لیکن بعض دفعہ سات ، چودہ ، یا زیادہ یہان تک کہ ۱۰۸ مرتبہ طواف کرنے کی بھی منت مانتے ھین -

کي تعمير کے درميان غالباً تيس چاليس سال سے زيادہ رقفه نه گذرا هوگا ' کيونکه مغربي پهاٹک کا دايان ستون اور جنوبي پهاٹک کا درمياني شہتير درنون بظاهر ايک هي شخص آياچُرت کے شاگرد بالامترا کے بنوائے هوئے هين *

يه چارون پهاٹک ايک هي وضع کے هين اور اگرچه سراسر پتهر کے بنے هوئے هين مگر انکي ساخت مين

[فوٹ نوٹ به سلسله صفحه گذشته]

شهرون کے دروازون کے سامنے گهونگٹ کي ديوار هوتي هی - اسطرح ان دروازون مين سامنے سے داخل نهين هوسکتے تے بلکه ايک پهلو سے آنا پڑتا تها - ليکن جب پهاٹکون کي تعمير کي نوبت آئي تو آن کو اسطرح کٹهرے کے ايک جانب بنا دينا مناسب نه سمجهکر تين تين ستون اور قائم کرکے کٹهرے کو باهر کي طرف بڑها ليا گيا اور پہلے دروازون سے زاويۂ قائمه بناتا هوا ايک ايک اور دروازه بنايا گيا - ان نئے ستونون کو بغور ديکهنے سے صاف ظاهر هوتا هی که شمالي اور جنوبي دروازون کي تعمير کے وقت کٹهرے کے جو حصے بڑهائے گئے وہ هر بات مين قديم کٹهرے سے مشابه هين يعني ستونون کا طول و عرض اور آنکي تراش خراش بجنسه قديم ستونون کي سي هی - برخلاف اسکے کٹهرے کے وہ حصے جو شرقي اور غربي دروازون کے قريب هين انکي بندش اور ساخت مين زياده احتياط سے کام نهين ليا گيا - بلکه ستونون کا ارتفاع بهي قديم ستونون سے کچھ کم هی اور آنکے پهلو بهي کسي قدر مقعر ترشے هوے هين *

باب ۴

ستوپہ کلاں کے پھاٹک وغیرہ

پھاٹکوں کي تاریخي ترتیب اور کیفیت

ستوپہ کلاں کي عمارت پر آخري اضافہ ' جس نے اسکي شان و شوکت میں اور چار چاند لگا دئے اُن چار منقش پھاٹکوں (تورنا - तोरण) کي شکل میں ہوا جو جہات اربعہ میں فرشي کٹہرے کے چاروں دروازوں کے سامنے قائم ہیں اور اُسکي چاروں قوسوں کو ایک دوسرے سے ملاتے ہیں - ان پھاٹکوں کي پرتکلف آرائش ستوپے کي عمارت کی سادگي اور سنگیني کے مقابلے میں عجب بہار دکھاتي ہی - ان میں سب سے پہلے جنوبي پھاٹک بنایا گیا تھا جو زینے کے سامنے ہی ' اُسکے بعد علی الترتیب شمالي ' مشرقي اور مغربي پھاٹک تعمیر ہوئے جنکے تقدم و تاخر کا ثبوت اُن کي منبت کاري کي شان اور نیز فرشي کٹہرے کے اُن حصوں کی طرز ساخت سے ملتا ہی جو پھاٹکوں کي تعمیر کے وقت اضافہ کئے گئے تھے (۱) لیکن جنوبي اور مغربي پھاٹکوں

---

(۱) فرشي کٹہرے کي بناء کے وقت اُسکے چاروں دروازوں کے سامنے کٹہرے کا ایک ایک ضلع بڑھاکر پردہ سا بنا دیا گیا تھا جیسے
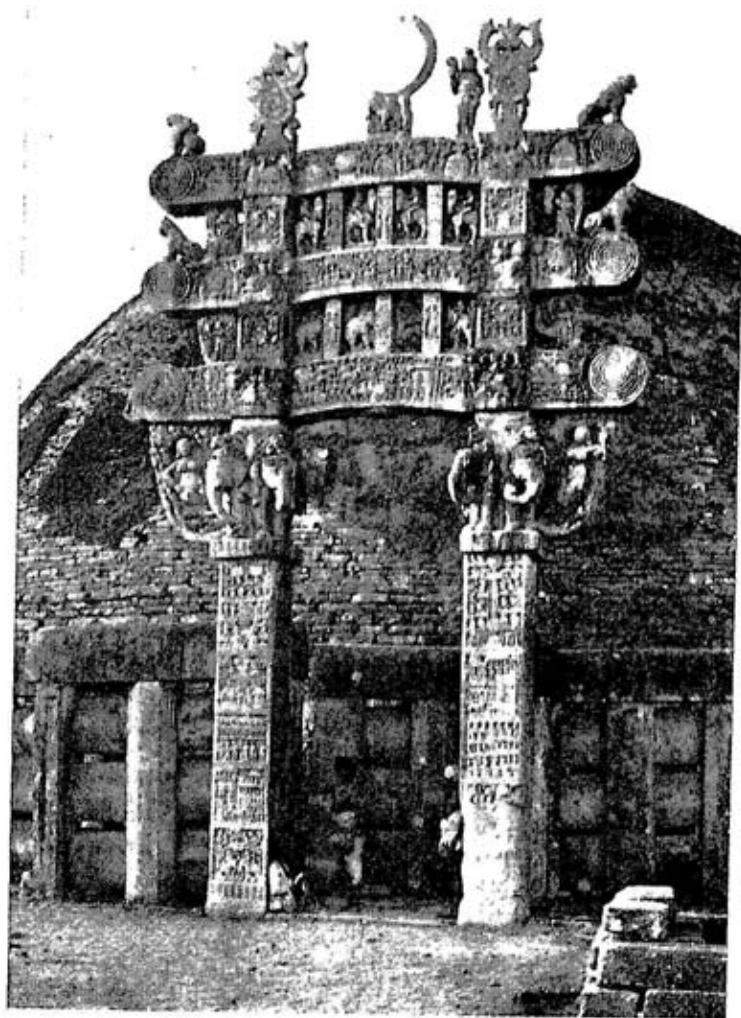
NORTH GATEWAY OF GREAT STUPA.

جنوبي طرز کا زیادہ تتبع کیا گیا هی - تعجب تو یه هی که یه پهاٹک هر چند که سنگي تعمیر کے اصول کے خلاف بنائے گئے هین تاهم قریباً دو هزار سال گذرنے کے بعد اب تک نہایت اچھی حالت مین قائم هین - انمین شمالی پهاٹک کي حالت نسبتهً سب سے بہتر هی (دیکھو نقشه پلیٹ ۳ - Plate III) اور اس کا بیشتر آرائشي کام اور مورتین محفوظ هین جن سے پهاٹکون کي قدیم شان کا بخوبي اندازه هوسکتا هی -

هر پهاٹک مین درون جانب دو مربع ستون هین جنکے اوپر سرستون یا تاج هین ' تاجون پر (اوپر نیچے تھوڑے تھوڑے فاصلے سے) تین شہتیر هین جنکے سرون پر مرغوله نما چکر مثّبت هین ' تاجون کے اوپر عمودي خط مین درون طرف دو دو مربع تھونیان شہتیرون کو ایک دوسرے سے جدا کرتي هین ' مربع تھونیون اور شہتیرون کے بیچ مین پھر تین تین پتلے کھمبے هین اور درمیاني خلا مین پتھر کي مختلف مورتین بني هوئي هین ' آرائش کے لئے تاجون پر پست قامت انسانون (بَونون) هاتھیون اور (۱) شیرون کے (چار چار) مجسمے بنے هین جنکو

---

(۱) جنوبي دروازے کے شیر غالباً ستون اشوک کے شیرون کي نقل هین - ان کے هر پنجے مین پانچ پانچ ناخن قابل ملاحظه هین

جمشیدی (Persepolitan) شیرون کی طرح پیٹھ سے پیٹھ ملا کر کھڑے ہوئے دکھایا ہی ' سب سے نیچے والے شہتیر کے نکلے ہوئے سرون کو سنبھالنے کے لئے ستونون کے بالائی حصے سے زنانہ مورتیان آڑی بریکٹ کے طور پر بنی ہوئی ہین جنکی وضع قطع نہایت دلاویز اور خوشنما ہی اگرچہ وزن سنبھالنے کے لئے ' جو انکی ساخت کی اصل غرض ہی ' یہ زیادہ موزون نہین ہین - مذہبی نقطۂ نظر سے یہ پیکر غالباً یکشنیون (यक्षिणी) یا پریون کے ہین - جنکے ذمہ حفاظت کی خدمت سپرد تھی - اس خیال کی تصدیق اس واقعہ سے ہوتی ہی کہ وہ مذہبی روایات کے مطابق آم کی شاخون مین باہین ڈالے ہوئے کھڑی ہین (۱) - اسی وضع کی چھوٹی چھوٹی پریاں شہتیرونکے بالائی رخ پر بھی نصب ہین جنکے دونون جانب شہتیرون کے سرون کے پاس تو شیر یا ہاتھی بنے ہوئے ہین اور درمیانی حصون مین اسپ سوار ' پیل سوار اور بے پر یا پردار شیر ہین - ان گھوڑون اور سوارون اور نیز مذکورہ بالا پریون مین سے ایلٹ مین

(۱) وی - اے - سمتھ صاحب نے " ہسٹری آف انڈین آرٹ " مین صفحہ ۳۸۰ پر ان تصاویر کے مغربی الاصل ہونے پر بحث کی ہی

जातक) (۱) ' اُسکي تاريخي زندگي کے حالات اور بودھ مذہب کی زندگي کے اهم واقعات دکھائے گئے هين - علاوہ برين ان تصويرون مين بہت سے متبرک درخت اور ستوپے جن سے گوتم یا اُس سے پیشتر کے بدھہ

(۱) تناسخ کا خیال هندوستان مین قدیم زمانے سے چلا آتا هی اور بودھ مذهب کي تاریخ پر اس عقیدے کا بہت اثر پڑا هی - اهل بودھ کے عقائد کے مطابق ' گوتم بدھہ دنیا مین راجہ شدھودن کے محل مین پیدا هونے سے قبل مختلف هیئتون مین (یعني بصورت دیوتا ' انسان اور حیوان) جنم لے چکا تھا - ان پیدائشون کے پانسو پچاس (۵۵۰) قصے جاتکا کتابون مین درج هین جو پالي زبان مین لکھي هوئي هین - هر قصے کے شروع مین ایک مختصر سي تمہید هی جس مین بدھہ کي زندگي کے اُن خاص واقعات کا ذکر هی جو اس قصے کے بیان کرنے کا باعث هوئے اخیر مین بدھہ اُن تمام افراد کے نام بتاتا هی جنهون نے قصے مین نمایان حصہ لیا هی - هر قصے مین نتیجے کو واضح کرنے کے لئے کچھ اشعار بھي هوتے هین جو گویا خود گوتم بدھہ نے (اپني تاریخي زندگي یا کسي گذشتہ جنم مین جبکہ وہ بودھي ستوا تھا) پڑھے تھے

یہ کتب جاتکا ' کہانیون کا ختم نہ هونے والا خزانہ هین جو قدیم هندوستان کے تمدن ' رسوم ' اور عقاید دریافت کرنے کے لئے نہایت دلچسپ اور کار آمد هین - یقیني طور پر یہ کہنا ممکن نہین هی کہ ان قصون نے اپني موجودہ شکل اور ترتیب کس وقت اختیار کي ' لیکن هندوستان کي قدیم ترین تصویرون مین انکي بعض جزئیات کي موجودگي سے ثابت هوتا هی کہ دوسري صدي قبل مسیح مین یہ قصے زبان زد خلائق تھے

یهه عجیب بات پائي جاتي هی که ان سب کے دو دو چهرے هیں تا که وه جینس (۱) کي طرح دونوں جانب دیکھ سکیں - سب سے اوپر والے شهتیر پر بوده مذهب کے خاص امتیازي نشانات هیں یعني وسط میں دهرم چکر (۲) هاتهیوں یا شیروں پر قائم هی اور اسکے دونوں طرف ایک ایک محافظ یکشا هاته میں چوري لئے کهڑا هی - محافظوں کے دائیں اور بائیں جانب ترشول یا تري رتن بنا هوا هی جو بوده مذهب کي تثلیث یعني بدهه ' دهرم (قانون) ' اور سنگها (مذهبي برادري) کي علامت هی - ان خاص نشانوں اور تصویروں کے علاوه پهاٹکوں کے ستون اور تمام بالائي حصے سنگتراشي کے خوبصورت ابهروان نقوش سے سراسر بسے هوے هیں ' جنمیں بدهه کی سابقه زندگي کے قصے (جاتک -

---

(۱) جینس (Janus) شهر روما کي ایک عبادت گاه کا نام هی جو لڑائي کے زمانے میں دارالامان سمجهي جاتي تهي - اس عبادت گاه میں جینس نام ایک بت تها جسکے دو چهرے تهے - بعض محققین کي راے هی که جینس سے حضرت نوح ؑ (اور آنکي اولاد) مراد هیں جو طوفان سے قبل اور بعد کي دنیا کو اپنے دونوں چهروں سے دیکھ رہے هیں - انگریزي مهینے جنوري کا نام اسي بت کے نام پر رکها گیا هی - (مترجم)

(۲) دهرم چکر کي تشریح کے لئے دیکهو صفحه ۹۳ آینده

سے جس کے نیچے اسکو معرفت حاصل ہوئی تھی -
لیکن شکر ھی کہ ستوپۂ بھرھُوت (۱) کے کٹھرے پر جو منبّت کاری ھی اسمین اِس قسم کے اشکال و مناظر کے نام و عنوان وضاحت سے درج ھین اور انکی امداد سے، نیز موسیو فُوشے (۲) کی فاضلانہ تحریرون کی مدد سے، سانچی کے اکثر مرقّعون کی تعبیر ایسی صاف طور سے ھوگئی ھی کہ اب شک و شبہ کی گنجائش مطلقاً نہین رھی - اور غالباً بہت زمانہ نہ گذرنے پائیگا کہ باقی تصویرون کے مفہوم بھی ویسے ھی صاف ھوجائینگے -

ایسی تصویرین جو کئی جگہہ کندہ ھین

پھاٹکون کی سنگتراشی مین جو منظر دکھائے گئے ھین وہ کم و بیش پر تکلف اور ایک دوسریسے بہت مختلف ھین - ان کا حال مجھے فرداً فرداً بالتفصیل لکھنا پڑیگا - لیکن ساتھ ھی بہت سے سیدھے سادے

---

(۱) دیکھو کننگھم صاحب کی کتاب " دی ستوپہ آف بھرھُوت " (*The Stupa of Bharhut*)

(۲) دیکھو دیباچہ کتاب ھذا - موسیو فوشے (M. Foucher) نے ایک طویل اور نہایت قابل قدر مضمون ان تصاویر کے علم الاصنام کے متعلق تحریر کرکے ازراہ کرم مصنف کو عنایت فرمایا تھا اور مناظر کی جو تعبیر آگے چلکر بتائی جائیگی وہ زیادہ تر اسی مضمون کی مدد سے حاصل ہوئی ھی -

مراد هين ' پرواز کرتے هوے گندهرب (۱) (جو شہتیرون کے سرون سے گویا آڑا هي چاهتے هین) ' اصلي اور خیالي چرند و پرند ' اور انواع و اقسام کے پھول پتے ' هتهیار ' اور شاهي یا آرمائي نشان بھي نظر آتے هین ' جن سے آس زمانے کے اهل کمال کے تخیل کا زور اور بوقلموني نمایان هی -

کتبے

اِن پھاٹکون پر جو کتبے جا بجا کنده هین آنمین بھي کٹہرے کے کتبون کی طرح آن عقیدتمند اشخاص یا منڈلیون کے نام تحریر هین ' جنہون نے انکي تعمیر مین حصه لیا هی لیکن بد قسمتي سے اشکال و مناظر کے متعلق

اشکال و مناظر کي تعبیر

جو پھاٹکون پر کنده هین ان کتبون سے همین ذرا بھي مدد نہین ملتي اور آنکي تعبیر اسوجه سے اور بھی مشکل هی که هندي صنعت کے قدیم نمونون مین بدهه کو آسکي جسماني تصویر کي بجاے عموماً کسي خاص علامت سے ظاهر کیا گیا هی مثلاً آسکے نشان قدم سے ' یا آس چوکي سے جسپر وه بیٹها کرتا ' یا آس متبرک درخت

---

(۱) گندهرب (गंधर्व) - ابتداء مین راجه اِندر کے گوئیے تھے لیکن جب اِندر دیوتا نے بدهه کي برتري مان کر آسکي خدمت گذاري اور پرستش اختیار کر لي تو یه بھي بدهه کو پوجنے لگے - پالي زبان مین گندهرب کو گندهب (गंधब्ब) کہتے هین

وضع مین (یعنی آلتی پالتی مارے) بیٹھی ہوئی نظر آتی ہین ' بعض جگہ مایا کے دونون طرف دو ناگ ہین جو یہان ہاتھیون کی شکل مین (دکھائے گئے ہین - انہون نے بودھ مذہب کی کتب متبرکہ کے مطابق نوزائیدہ بچے کو غسل دیا تھا مگر یہان وہ خود) مایا (۱) پر پانی ڈالتے ہوئے دکھائے گئے ہین ' اور بعض جگہ مایا کھڑی ہین اور بچہ پیدا ہونیکو ہی - یہ آخری وضع اہل بودھ کی کتابون کے بیانات سے زیادہ مطابقت رکھتی ہی اور زمانۂ مابعد کے قندھاری صناعون نے اس واقعہ کی تصاویر مین صرف اتنا ہی اضافہ کیا ہی کہ بچے کو مایا کے دائین پہلو سے نکلتا ہوا دکھا دیا ہی - ابتدائی صنعت مین یہ جدت ممکن نہ تھی ' کیونکہ بدھ کو کبھی جسمانی شکل مین نہین دکھایا جاتا تھا -

---

(۱) ان مرقعون مین مایا کی جو تصویر بنائی گئی ہی اُسکو اکثر لکشمی یا لچھمی (دولت کی دیوی) سمجھا گیا ہی - موسیو فوشے پہلے شخص ہین جنہون نے یہ معلوم کیا کہ اگرچہ لکشمی کو بھی اسی وضع مین دکھایا جاتا ہی مگر سانچی مین اس قسم کی تصاویر سے مایا ہی مراد ہین -

آرائشي نمونے اور خاص خاص نشان یا تصویرین ایسي بهي هین جو متعدد مقامات پر کندہ کي گئي هین - ان کا بار بار ذکر کرنا محض تضیع اوقات هوگا - یه نقش چار قسمون مین تقسیم هوسکتے هین اور اب هم انکا سلسلهوار بیان کرتے هین :—

بدهه کي زندگي کے چار اهم واقعات

پهلي قسم مین وہ تصاویر داخل هین جو بدهه کي زندگي کے چار اهم واقعات ' یعني اسکي ولادت ' حصول معرفت ' وعظ اول اور وفات سے تعلق رکهتي هین - یه تصویرین زیادہ تر مربع تهونیون اور ان پتلے پتلے ستونون پر کندہ هین جو شهتیررن کے مابین نصب هین

پیدایش :— هندوستان مین خلاف عادت پیدائش کا نشان کنول کا پهول هی ' - چنانچه سانچي کے پهاٹکون پر بهي یه نشان ایسي هر لوح مین موجود هی جس مین بدهه کي پیدائش کا منظر دکهایا گیا هی - بعض الواح مین تو صرف گلدان (بهدر گهرا - भद्रघट) مین کنول کے پهول رکھ کر ان سے ولادت کے واقعه کا اظهار کیا گیا هی ' بعض مین بدهه کي والدہ مایا راني ایک شگفته پهول کے اوپر هندوستاني

غول کے غول حیوانات یا ناگا قوم کے معتقدین پرستش میں مصروف ہیں -

وعظ اول :— حصول عرفان کے بعد پہلا وعظ جو بدھ نے بنارس کے قریب سارناتھ کے مرغزار آھو (سنسکرت ، مرگداو - मृगदाव) میں کہا ، بودھ مذہب کی اصطلاح میں اُسکا نام دھرم چکر پرورتن (یعنی مذہبی قانون کے پہیے کو پھرانا) رکھا گیا - اس نام کی رعایت سے سنگتراشوں کی اصطلاح میں "چکر" یا پہیا وعظ اول کا خاص نشان قرار پایا - سانچی میں یہ پہیا کبھی تخت پر اور کبھی ستون کے اوپر دکھایا گیا ہی (۱) - ستونوں پر چکر بنانے کا خیال یقیناً اشوک کے اُس شیر والے ستون کو دیکھنے کے بعد پیدا ہوا ہوگا جو شہنشاہ مذکور نے بنارس کے قریب سارناتھ کے مرغزار میں نصب کیا تھا (۲) -

---

(۱) بعض ستونوں پر صرف شیر کی مورت ہی اور پہیا نہیں ہی - ان سے بھی غالباً وعظ اول کا اظہار مقصود ہی

(۲) اس ستون کے اوپر والے شیر کی مورت اب سارناتھ کے عجائب خانے میں رکھی ہوئی ہی -

معرفت :— بدهه کي سمبودهي (सम्बोधी)
يا معرفت کامل کو ' جو اسکو بودهه گيا کے مشہور
درخت کے نيچے حاصل هوئي تهي ' پيپل کے درخت
(سنسکرت - آشوتھ - अश्वत्थ) کے نيچے تخت اچهاکر
ظاهر کيا هی - بعض جگه صرف درخت هي (۱) دکهايا گيا
هی مگر واقعه کي عظمت کے لحاظ سے اسپر چھتر اور
طرے الگائے هين - بعض الواح مين ' جہان صنعت
مين تخيل کا زور هی ' درخت کے علاوہ پرستش کرنے
والے يا جاتري بهي دکهائے هين جو يا تو چڑهاوے
لا رهے هين يا پرستش کي حالت مين هين - بعض
تصاوير مين تخيل کا زور اور بهي زيادہ نمايان هی '
ان مين مارا اپنے شياطين کي فوج لئے کهڑا هی يا

---

(۱) سانچي کي منبت کاري مين درخت کا نشان واقعهٔ
حصول معرفت کے علاوہ ' بدهه کي زندگي کے ديگر واقعات
کي طرف بهي اشارہ کرتا هی - علاوہ ازين سات بدهون کو خاص
خاص درخت بنا کر دکهايا هی - يه درخت پهاٹکون کي تصويرون
مين جابجا کندہ هين اور فرگسن صاحب نے غلطي سے ان کو
" درخت کي پرستش " کي دليل خيال کيا - (ديکهو فرگسن صاحب
کي کتاب " ٹري اينڈ سرپنٹ ورشپ *(Tree and Serpent Worship)*

هی ' جنوبي دروازے پر کمبھانڈون (١) کے سردار
ویر رڈھک (٢) کا مجسمه هی ' اور مغربي اور مشرقي
پھاٹکون پر علی الترتیب ناگون (٣) کے راجه ویروپاکش (٤)
اور گندھرون کے بادشاہ دھرت راشٹر (٥) کي تصویرین
هین - یکشاؤن کي چھوٹي چھوٹي مورتین پتلے
ستونون پر بھي نظر آتي هین -

حیوان و طیور

تیسري قسم کي تصاویر مین حیوان و طیور شامل
هین جو قاعدہ کے ساتھ ایکدوسرے کے جواب مین
همیشه دو دو بنائے گئے هین - پھاٹکون کي سنگتراشي مین
اس قسم کي جتنی تصویرین هین اُنمین سب سے
زیادہ نمایان یا تو وہ پیکر هین جو پرکالون یعني ستونون کے
تاجون کي صورت مین ترتیب دئے گئے هین ' یا وہ
شکلین جو نقلي پرکالون یعني اُن اُبھروان تختیون پر کندہ
هین جو شہتیر کے روکار کو تین غیر مساوي حصون مین

(١) कुम्भाण्डा:
(٢) विरूढ़क
(٣) नागा:
(٤) विरूपाक्ष
(٥) धृतराष्ट्र

وفات :— بدهه کي مها پرنروان (महापरिनिर्वाण) يعني وفات کے واقعه کو ستوپه بنا کر دکهايا گيا هی جسکے گرد انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کهڑے هين - سانچي کے سنگتراشون نے گذشته زمانے کے سات بدهون کو بهي (درختون کے علاوه) ستوپون سے ظاهر کيا هی -

يکشا

يکشا :— دوسري قسم مين يکشاؤن يا محافظون کي تصويرين هين - يه يکشا (۱) ان محافظ پريون يا يکشنيون کے صنف مقابل هين جنکا ذکر هم پہلے کرچکے هين - هر پهاٹک کے بازؤن پر اندروني جانب دو يکشا ايک دوسرے کے مقابل بنے هوئے هين - ان مين سے چار (يعني هر دروازے مين ايک ايک) تو غالباً لوکپال (۲) يا "چار اطراف عالم کے محافظ ديوتا" هين اور ان کے ساته ايک ايک يکشا بطور خادم کے هی - خدام کي تصويرون مين شمالي پهاٹک پر دولت کے ديوتا کُبير (۳) يا وِيشراون (۴) کي مورت

---

(۱) यक्ष

(۲) लोकपालाः

(۳) कुबेर

(۴) वैश्रावण

موروں سے اشوک کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کیونکہ یہ خوبصورت پرند موریا خاندان کا امتیازی نشان تھا (۱) -

پھول پتی کا کام

چوتھی اور آخری قسم میں پھول پتی کا کام ہی جسکی افراط اور پرتکلف آرائش ان آثار کی بہترین زینت ہی - عالم نباتات کے نمونوں کی نقل کرنے میں ہندوستان کے صناعوں نے ہمیشہ ذوق سلیم کا ثبوت دیا ہی لیکن سانچی کے سنگتراشوں سے بہتر شاید ہی کسی نے نباتاتی نمونوں کو بنایا ہوگا -

اس آرائش کے بعض نمونے خارجی الاصل بھی معلوم ہوتے ہیں ، مثلاً مغربی پھاٹک کے دائیں ستون پر (بیرونی جانب) جو انگور کی بیل بنی ہوئی ہی یا جنوبی پھاٹک میں (بائیں ستون کے) تاج پر جو ہنی سکل (Honeysuckle) کے پھول کی آرائش ہی - لیکن اکثر نمونے خالص ہندی وضع کے ہیں اور چونکہ وہ مناظر قدرت کے نہایت صحیح مشاہدے کا نتیجہ ہیں اسلئے شامی یا ایرانی صنعت کے بہترین نمونوں سے کہیں ارفع و اعلی ہیں -

---

(۱) دیکھو صفحہ ۱۳۲ آیندہ

تقسیم کرتی هین - ان نقلی پرکالون پر جو جانور تراشے گئے هین اُنمین بعض حقیقی هین اور بعض خیالی ' بعض کوتل هین اور بعض پر سوار بهی هین ' بعض کو ساز و سامان سے آراسته دکهایا هی اور بعض کو بالکل معرّا -

ان حیوانی تصاویر مین زیاده تر بکرے ' گهوڑے ' بیل ' اونٹ ' هاتهی ' شیر اور سیمرغ نظر آتے هین - سیمرغ اور پردار شیر کا خیال صریحاً مغربی ایشیا سے لیا هوا معلوم هوتا هی - مشرقی پهاٹک پر دو سوارون کی تصویرین نهایت دلچسپ هین (جو زیرین شهتیر کے اندرونی رخ ' شمالی سرے کے مربع تهونی پر تراشے هوئے هین) - یه سوار اپنی وضع قطع سے سرد ملک کے باشندے معلوم هوتے هین اور ممکن هی که هندوستان کی شمالمغربی سرحد کے یا افغانستان کے رهنے والے هون - شهتیرون کے سرون کو آراسته کرنیکے لئے بعض جگه (مثلاً مشرقی پهاٹک کے درمیانی اور زیرین شهتیرون کے بیرونی رخ پر) هاتهیون اور مورون کی تصویرین بهی بنی هوئی هین - یه دونون جانور بلا شبه مذهبی یا دیگر روایات سے تعلق رکهتے هین اور ممکن هی که

اور باقاعدہ ہی - اس دروازے کے بائیں ستون پر نیچے کے حصے میں بُدّھ کے قدموں (۱) کے نشان ہیں جنکے تلوؤں پر ایک ایک چکر بنا ہوا ہی - یہ چکر بدھ کا امتیازی نشان (۲) ہی کیونکہ اُسکو چکراورتی (۳) یا شہنشاہ عالم مانا جاتا ہی - اس ستون کے بالائی حصے میں تری رتن کا نشان بھی دیکھنے کے قابل ہی جس کا مطلب صفحہ ۸۶ پر بیان ہوچکا ہی - ان نشانوں کے علاوہ سرستوں کے قریب ' کنول کے پھولوں کے پاس ' جو عجیب و غریب شکل کے تعویذوں کی حمایلیں کھونٹیوں پر لٹک رہی ہیں ' وہ بھی قابل دید ہیں -

پھول پتی کی آرایش میں سب سے زیادہ خوبصورت اور دلکش یقیناً وہ نقش ہی جو مغربی پھاٹک کے دائیں ستون پر کندہ ہی (دیکھو تصویر پلیٹ ۴ - Plate IV) - اس نقش میں انگور کی بیل کی موجودگی خارجی اثر کی طرف اشارہ کرتی ہی اور ممکن ہی کہ اس نمونے کی ابتدا اسیریا کے ”شجر

(۱) پد (पद) -
(۲) مہاپرش لکھشن - महापुरुषलक्षण
(۳) چکراورتن - चक्रवर्तिन्

نباتاتي نمونون مين کنول ' جو هندسي پهولون کا سرتاج هی ' اور بوده اور هندو مذهب دونون کے معتقدين کے نزديک متبرک خيال کيا جاتا هی ' سانچي کے سنگتراشون کا منظور نظر هی - دروازون کي منبت کاري مين اس پهول کو بہت سے دلکش طريقون سے بنايا گيا هی چنانچه اسکي دو عمده مثالين مشرقي پهاٹک کے ستونون کے بيروني رخ پر نظر آتي هين - دائين ستون کا نقش بہت باقاعده بلکه قريب قريب هندسي اصول پر بنا هوا معلوم هوتا هی ' تاهم جس جگه کنده کيا گيا هی اسکے لئے بالکل موزون هی - بائين ستون پر جو نقش هی اسکي طرز ساخت مين آزادي ' صنعت کا زور اور رواني پائي جاتي هی ' اور اس لئے وه آنکه کو بهلا معلوم هوتا هی اگرچه عمارتي نقطهٔ خيال سے ايسا قابل تعريف نہين کيونکه بيل کي لہريادار ساخت ستون کي سنگين وضع سے کچه مناسبت نہين رکهتي اور اسکے متعلق کسي قدر کمزوري کا خيال پيدا کرتي هی -

شمالي پهاٹک کے ستونون پر جو کنول کے نقش بنے هوئے هين انکي ساخت اور بهي زياده پر تکلف

WEST GATEWAY: DECORATION ON OUTER FACE OF RIGHT PILLAR.

زندگي " سے هو - ليکن کنول کے شگوفوں اور پھول پتيوں کي طرز ساخت اور نيز اُن جانوروں کي ترتيب جلکے جوڑے آزمائي وضع مين بيل کي ڈالوں مين پشت به پشت کھڑے ہوئے دکھائے گئے هين ' سراسر هندي هي اور هندي صنعت کي خصوصيات اُن مين صاف صاف نمايان هين -

اب هم منبت کاري کے اُن پر تکلّف نمونوں کي تفصيل و تشريح سلسله وار بيان کرتے هين جو (مذکورہ بالا تصاوير کے علاوہ) ستوپۂ کلان کے پھاٹکوں پر کندہ هين :—

جنوبي پھاٹک

يه پھاٹک اُن دو پھاٹکوں مين شامل هي جنکو ميجر کول نے سنه ۸۳ - ۱۸۸۲ع مين دوبارہ قائم کيا تھا - اسکے جديد حصے حسب ذيل هين :—

دائين طرف کا ستون

بائين طرف کا نصف ستون

نيچے کے شہتير کا مغربي حصه

درمياني شہتير کا مشرقي حصه

چھه پتلے پتلے ستون جو شہتيروں کو ايک دوسرے سے جدا کرتے هين -

علاوہ بریں معلوم ہوتا ہے کہ پھاٹک کو دوبارہ قائم کرتے وقت اوپر اور نیچے کے شہتیروں کا رخ بدلکر الٹا لگادیا گیا ، کیونکہ اُنکی منبت‌کاری میں جو تصاویر زیادہ اہم اور پُرلطف ہیں اُن کا رخ باہر کی طرف ہونے کی بجائے ستوپے کی جانب ہے -

سنگی شہتیر

رُوکار - بالائی شہتیر - بدھ کی پیدائش کا منظر - وسط میں مایا کنول کے شگفتہ پھول پر بیٹھی ہیں - دائیں بائیں ایک ایک ہاتھی سونڈ اُٹھائے اُنکے سرپر پانی ڈال رہا ہے - شہتیر کے باقی حصے پر کنول کا نقش ہے جسکے لہراتے ہوئے شگوفوں اور پتوں پر جابجا پرند بیٹھے ہوئے ہیں -

درمیانی شہتیر - اشوک کا رامگرام کے ستوپے کی زیارت کو جانا -

بدھ کی وفات کے بعد اُسکی راکھ اور جلی ہوئی ہڈیاں پہلے آٹھ حصوں میں تقسیم کی گئی تھیں مگر بیان کیا جاتا ہے کہ راجہ اشوک نے اُنمیں سے سات حصوں پر قبضہ کرکے اُنہیں چوراسی ہزار ستوپوں میں دفن کرا دیا جو اُس نے خود بنوائے تھے - لیکن

عورت پیچھے سے چڑھنے کی کوشش کررھی ھی
تالاب کے عقب مین ایک گنبدنما چھت کا مکان ھی
جس مین سے کچھ عورتین باھر کو جھانک رھی ھین -
معلوم نہین که یه منظر کس خاص واقعه کی طرف
اشارہ کرتا ھی -

نیچے والا شہتیر:— اس شہتیر پر پستہ قد
بَونوں (۱) کی شکلین کندہ ھین جو ھاتھون مین
پھولون کے ھار لئے ھوے مُنہہ سے شجر و گل(۲) اُگل
رھے ھین - دائین جانب شہتیر کے سرے پر ایک
خوب صورت مور بنا ھوا ھی جس کے عقب مین
پہاڑ اور بیل بُوٹے ھین -

پُشت - بالائی شہتیر

درمیانی حصے مین تین ستوپے ھین جنکے پہلو مین
ایک ایک درخت ھی - درختون کے سامنے تخت بچھے
ھوئے ھین اور انسانی اور ملکوتی ھستیاں اُنکی پرستش
کر رھی ھین - ان درختون اور ستوپون سے گوتم اور اُس سے

(۱) کیچک - कीचक

(۲) "Spouting forth all summer." - انگلستان مین موسم
گرما مین بہار آتی ھی -

رامگرام واقع نیپال ترائی کے ستوپے میں بدھ کے
جو " آثار " مدفون تھے ' وہ اشوک کے ہاتھ نہ آئے کیونکہ
اس ستوپے کے جان نثار محافظین نے ' جو ناگا قوم سے
تھے ' اشوک کی سخت مخالفت کی -

دیکھیئے ' شہتیر کے وسط میں ایک ستوپے کی
تصویر ہے جسکے گنبد پر ایک کتبہ بھی کندہ ہے -
(کتبے میں لکھا ہے کہ یہ شہتیر بودھ مذہب کے
مبلغ آیاچوڑ کے شاگرد بالا مترا نے بنوایا تھا) -
ستوپے کے اوپر ملکوتی شکلیں ہاتھوں میں ہار لئے ہوئے
نظر آتی ہیں - دائیں جانب شہنشاہ اشوک ہاتھیوں '
سواروں ' اور پیادوں ' کے جلوس کے ساتھ ایک گاڑی
میں سوار آرہا ہے - بائیں جانب ناگا قوم کے مرد و زن '
جنکی عام شکل و صورت انسانوں کی سی ہے مگر
سر کے اوپر سانپوں کے پھن بنے ہوئے ہیں ' ستوپے کی
پوجا کر رہے ہیں اور چڑھاوے لا رہے ہیں یا ایک تالاب
سے ' جس میں کنول کے پھول لگے ہوئے ہیں ' نکل نکل
کر آرہے ہیں - شہتیر کے بائیں سرے پر کنولوں والے
تالاب میں ایک ہاتھی نظر آتا ہے جسکی گردن پر
مہاوت اور پیٹھ پر دو عورتیں سوار ہیں اور ایک تیسری

a. SOUTH GATEWAY: BACK: MIDDLE ARCHITRAVE. THE CHHADDANTA JATAKA.

b. SOUTH GATEWAY: BACK: LOWEST ARCHITRAVE. THE "WAR OF THE RELICS".

بہت بڑا تھا - چلا سبھدا اور مہا سبھدا نامی اسکی دو بیویاں تھیں - چلا سبھدا کو دوسری سے حسد ہوا اور اُس نے دعا کی کہ " میں جب دوبارہ پیدا ہوں تو ایسا ہو کہ راجہ بنارس کی رانی بنوں تاکہ اپنے موجودہ شوہر سے انتقام لے سکوں " - اُسکی دعا منظور ہوگئی اور وہ دوسرے جنم میں بنارس کے راجہ کی بڑی رانی بن گئی - تب اُسنے اپنی سلطنت کے تمام شکاریوں کو بلوایا اور اونمیں سے ایک شکاری سونترا نامی کو منتخب کرکے اُسکو چھہ دانت والے ہاتھی کے مارنے کے لئے جھیل چھدنتا کی طرف روانہ کیا -

دیکھیئے ' اس مرقع میں بائیں جانب بودھی ستوا کنول کے پھولوں سے کھیل رہا ہی ' ایک ہاتھی اُسکے سر پر چھتر لگائے کھڑا ہی اور دوسرا چوری ہلا رہا ہی جس سے اُسکے شاہی رتبے کا اظہار ہوتا ہی - دائیں جانب یہی تصویریں دوبارہ بنائی گئی ہیں - یہاں بودھی ستوا مع چند اور ہاتھیوں کے درختوں کے سایے میں ٹہل رہا ہی ' اور سونترا چٹانوں کی آڑ میں چھپا ہوا تیر کمان طیار کر رہا ہی (Plate V, a) -

نیچے کا شہتیر - " آثار " یا " تبرکات " کی جنگ

یہ جنگ سات دیگر قبیلوں نے شہر کوسی‌نارا کے ملاؤں کے خلاف بدھہ کے تبرکات پر قبضہ کرنے کے لئے کی تھی - شہتیر کے وسطی حصے میں شہر کوسی نارا کا محاصرہ دکھایا گیا ہی - دائیں اور بائیں جانب (اوپر کے حصے میں) فتحمند سردار ' جو ہاتھیوں پر یا گاڑیوں میں سوار ہیں ' " تبرکات " کو ہاتھیوں کے سروں پر رکھے ہوے اپنے اپنے علاقے میں لے جارہے ہیں (۱) - قصے کا سلسلہ شہتیر کے سروں تک چلا گیا ہی اور درمیانی ابھرواں مرقعوں پر جو ہاتھی بنے ہوے ہیں وہ بھی صریحاً اسی قصے سے تعلق رکھتے ہیں (Plate V,b) *

بائیں جانب کا ستون - سامنے کا رخ -

بائیں جانب کا ستون

بالائی لوح :— جمشیدی وضع کا ایک ستون ' پایہ‌دار کرسی پر قائم ہی - ستون کے اوپر بتیس ڈنڈوں

(۱) اس لڑائی کے بعد " تبرکات " کو دفن کرنیکے لئے ' راجگیر' ویشالی ' کپل وست ' رامگرام ' الّا کپا ' ویٹھا دویپ ' پاوا ' اور کوسی‌نارا میں سٹوپے بنائے گئے -

تھي (۱) - درخت کي عظمت کا اظہار چھتریون اور ہارون سے کیا گیا ھی اور مندر کے اندر ایک چوکي رکھي ھی جس پر تین ترشول بنے ھوئے ھین -

اندروني رخ - لوح زیرین :— بودھي ستوا (۲) کے بالون کي پرستش - تریستر نشا یعنی تینتیس دیوتاؤن کي بہشت مین '

---

(۱) اس مندر کے اوپر چھت نه تھي - مقابله کرو آتھینا دیبي کے زیتون کے درخت سے جو قلعه ایتھنز (یونان) مین مندر آرک تھین کے اندر ھی -

(۲) بودھي ستوا کے لفظي معني ایسي ھستي کے ھین جس کا فطري میلان اور مقصد حصول معرفت ھو - گوتم اپنے تمام پہلے جامون مین نیز اپني تاریخي زندگي مین بھي حصول معرفت سے قبل تک بودھي ستوا تھا - اس جگه اور اور جہان کہین اس کتاب مین بودھي ستوا کا ذکر آیا ھی اس سے گوتم ھي مراد ھی مگر بودھ مذھب کے شمالي یا مہایاني فریق کے عقاید کے مطابق گوتم کے علاوہ اور بھي بے شمار انساني اور ملکوتي بودھي ستوا گذرے ھین جن مین سے مشہور یه ھین :— اوالوکي تیشورا ' منجوشري ' ماریچي ' سمنت بھدر ' وجراپاني اور میتریا ' - انمین میتریا دنیا کا آخري بدھه سمجھا جاتا ھی اور ابھي ظاھر نہین ھوا ھی -

کا پہیا ہے جسکے محیط پر بتیس ہی ترشول بنے ہوئے ہیں - پہیے سے دھرم چکر مراد ہے جو بدھ کے پہلے وعظ کا نشان ہے - پہیے کے دونوں طرف آسمانی ہستیاں ہاتھوں میں ہار لئے کھڑی ہیں - نیچے کی جانب جاتریوں کے چار گروہ ہیں اور انکے نیچے چند ہرن ہیں - ہرنوں کی تصویر ذہن کو مرغزار آہو کی طرف منتقل کرتی ہے جہاں بدھ نے اپنا پہلا وعظ کہا تھا - پرستش کرنے والوں کے ہر گروہ میں ایک راجہ اور چند عورتیں ہیں - یہ غالباً راجہ اشوک اور اسکی رانیاں ہیں جو مرغزار آہو کی زیارت کرنے آئی ہیں -

سامنے کا رخ - دوسری لوح - شہنشاہ اشوک اپنے حشم و خدم کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا ہوا آرہا ہے -

اندرونی رخ - لوح اول و دوم :—

روکار کی پہلی لوح کے جواب میں جو لوح ستون کے اندرونی رخ پر ہے اسمیں ہم دوبارہ راجہ اشوک کو مع دونوں رانیوں کے بودھ گیا کے مندر کے قریب دیکھتے ہیں جو اوپر والی لوح میں بنا ہوا ہے - اس مندر کو خود راجہ اشوک نے اس مقدس پیپل کے گرد تعمیر کروایا تھا جسکے نیچے گوتم بدھ کو معرفت حاصل ہوئی

اور تصاویر کی دلکش ساخت اور ترتیب نے عجب مکانی کیفیت پیدا کردی ہے - ان خوبیوں سے ہم خود سمجھ سکتے ہیں (جیسا کہ اس لوح کے کتبہ (۱) سے بھی ظاہر ہے) کہ یہ تصاویر بھیلسہ کے ہاتھی دانت کا کام کرنے والوں کی بنائی ہوئی ہیں -

پُشت :— پشت کی جانب صرف ایک لوح ہے - اس میں بائیں طرف ایک شخص شاہانہ انداز سے ' اپنے ہاتھ میں ایک عورت کا ہاتھ لئے ہوئے ' شامیانے کے نیچے بیٹھا ہے - وسط میں ایک اور عورت ایک پست چوکی پر بیٹھی ہے - دائیں طرف دو شخص کھڑے ہیں اور انکے پیچھے ایک بچہ ہے جسکے ہاتھ میں شاید گلدستہ (؟) ہے - عقب میں ایک کیلے کا پیڑ ہے اور اوپر چیتیا مندر کی کھڑکی ہے جسکے دونوں طرف ایک ایک چھتری ہے - اس تصویر کا مطلب ٹھیک طور سے معلوم نہیں ہوا -

---

شمالی پھاٹک

روکار - بالائی شہتیر - آخری سات بدھ :— سکی اس شہتیر کے روکار پر پانچ ستوپے اور دو درخت بنے ہوئے

---

(۱) ودیشا کے ہی دنتاکارے ہی روپ کم کتم -
वेदिसकेहि दंतकारेहि रूपकंमं कतम्

جہان راجہ اندر کي حکومت هی ، بہت سے دیوتا جمع هین - راجہ اندر کو اس بات پر بہت ناز تھا کہ اسکے پاس بودھي ستوا کے سر کے بال هین اور وہ ان کي پرستش کیا کرتا - بودہ مذهب کي کتابون مین یہ قصہ اسطرح مذکور هی کہ راهبانہ زندگي اختیار کرنے سے پہلے گوتم نے اپنا شاهانہ لباس فقیرانہ کپڑون سے تبدیل کیا اور اپنے لمبے لمبے بال تلوار سے کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر کی جانب هوا مین پھینک دئے - دیوتاؤن نے ان بالون کو فوراً لپک لیا اور تریستر نشا (یعني ۳۳ دیوتاؤن کے) بہشت مین لے گئے - اور انکي پرستش کرنے لگے (دیکھو پلیٹ ۶ شکل ۱ — Plate VI,a) -

سامنے کا رخ - لوح زیرین :—

مذکورہ بالا لوح کے پہلو مین (سامنے کے رخ کي لوح پر) هم دیکھتے هین کہ بہت سے دیوتا پاپیادہ یا گھوڑون اور هاتھیون پر سوار جلد جلد بودھي ستوا کے بالون کي پرستش کرنے جارہے هین - هاتھیون پر غالباً راجہ اندر اور اسکي دونون رانیان سوار هین -

اندروني یعني ۳۳ دیوتاؤن کے بہشت والي لوح کي منبت کاري مین بے حد نزاکت پائي جاتي هی

دامن عصمت کو آلودہ کرنے کے لئے بہشت سے اَلمبوسا نامي ایک پري بھیجي گئي جو اپنے مقصد میں کامیاب ہوئي - تین سال تک رشي کے ساتھ رہنے کے بعد اس پري نے ایک سنگا کو حقیقت حال سے آگاہ کیا مگر رشي نے اُسکي خطا معاف کردي اور وہ بہشت کو واپس چلي گئي -

دیکھئے ' تصویر میں دائیں طرف نوزائیدہ بچہ ' جسکي پیشاني پر ایک سینگ ہی - ' کنول کے پھول میں سے نکل رہا ہی جو کراماتي پیدائش کي علامت ہی - بچے کے پیچھے اُسکي ماں (یعني ہرني) کھڑي ہی - اور لوح کے وسط میں یہي لڑکا ' جواب جوان ہوگیا ہی ' اپنے مقدس باپ کے نصایح سُن رہا ہی - اُسکو نصیحت کي جارہي ہی کہ حسین عورتوں کے مکر سے ہوشیار رہے -

زیرین شہتیر - درمیاني حصہ - وسَنتَرا جاتک :—

بیان کیا جاتا ہی کہ بدھہ ہونے سے پہلے ' اپني سابقہ زندگي میں ' بودھي ستوا نے راجۂ بنارس کے ہاں شہزادہ وسَنتَرا کي شکل میں جنم لیا اور ایثار و سخاوت

هين جو آخري سات بُدّهون كي علامت هين هر درخت
كے سامنے تخت هى - جاتري مرد اور عورتين ان تختون
كے گرد كهڙي هين اور اوپر گندهرب اڑ رهے هين -

درمياني شهتير :— اس شهتير پر بهي سات درخت
اور اُنكے سامنے سات تخت بنے هوئے هين جنكے دونون
طرف ياتري اور اوپر ملكوتي هستيان هين - بالائي شهتير
كے ستوپون اور درختون كي طرح يه بهي سات بدهون
كے قائم مقام هين -

زيرين شهتير :— دايان سرا - اَلَمبوسا جاتك :—

اس جنم مين بودهي ستوا تارك الدنيا هوكر جنگل
مين رياضت كيا كرتا تها - اس حالت مين ايك هرني
اُسپر عاشق هوگئي اور اُس هرني كے بطن سے ايك لڑكا
پيدا هوا جس نے اپني مان سے ايك سينگ ورثے مين
پايا - لڑكے كا نام اِسي سِنگا (رشي سِرِنگا) يا
ايك سنگا ركها گيا - بمرور ايام يه لڑكا بهي اپنے باپ
كي طرح ايسا برزگ رشي بنا كه اُسكي رياضتون كي
وجه سے ديوتاؤن كے راجه شكّرا كو بهي اپنے منصب
كے چهن جانے كا خطره لاحق هوا - چنانچه اُسكے

بچوں سمیت پا پیادہ سفر کرتا نظر آتا ہی - جب راجگان چیتا کو بودھي ستوا کا حال معلوم ہوتا ہی تو وہ آکر اُس سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن کے ملک میں رہے اور اُنپر حکومت کرے لیکن وسنترا انکار کرتا ہی - اوج کے حصہ زیریں میں جو شکلیں (مردوں اور عورتوں کي) بني ہوئي ہیں اور جن کے ہاتھ التجا کے انداز میں اوپر کو اُٹھے ہوئے ہیں وہ انہیں چیتا شہزادوں کي تصویریں ہیں - ان سے ذرا اوپر بودھي ستوا مع اپنے اہل و عیال کے شہر سے باہر ایک جھونپڑي میں نظر آتا ہی جو راجگان چیتا نے اُسکے رہنے کے لئے بنوادي ہی -

(ج) یہاں سے یہ قصہ شہتیر کي پشت پر چلا گیا ہی - دائیں سرے پر وسنترا جو، اہل و عیال سمیت کوہ وانکا کي طرف جارہا ہی، ایک لق و دق جنگل میں نظر آتا ہی -

مین کمال حاصل کیا - رفتہ رفتہ اُسنے اپني تمام دولت ' اپنا سفید هاتهي ' اپني گاڑي اور گھوڑے ' اپني اولاد اور آخرکار اپني بیوي کو بهي خیرات مین دے ڈالا - اس نقش مین یہ قصہ نہایت تفصیل کے ساتھ دکھایا گیا هی اور ایک مسلّم شہتیر پر کندہ هونے کي تنہا مثال هی - قصہ شہتیر کے رو کار پر وسطي حصے کے دائین پہلو سے شروع هوتا هی اور کئي حصون مین منقسم هی :—

(الف) حصہ اول مین شہزادہ اپنا سفید هاتهي خیرات دینے کي پاداش مین جلا وطن کیا جاتا هی اور شہر پناہ کے باهر اپنے شاهي والدین سے رخصت هو رها هی - اس کے بعد وہ اپنے بال بچون سمیت ایک گاڑي مین بیٹھا هوا نظر آتا هی جسکو چار سِندهي گھوڑے کھینچ رهے هین - ذرا آگے چل کر هم دیکھتے هین کہ اُسنے گاڑي اور گھوڑے بهي ایک برهمن کو دیدئے هین -

(ب) قصے کا دوسرا حصہ شہتیر کے بائین سرے پر هی - یہان شہزادہ اپني بیوي اور

تصویر بچوں کے دئے جانیسے قبل بنانی چاهئے تهي) - شہزادے کے ایثار کا آخری نظارہ لوح کے بالیں حصے میں دکھایا گیا ھی جہاں وہ اپنی بیوي بھي بطور خیرات دیتا نظر آتا ھی - لیکن بھلا ھو راجه اندر کا جسکے توسط سے وسنترا کے بیوي بچے پھر اسکو واپس دلوائے جاتے ھیں (حسن اتفاق سے جوجهک بچوں کو لےکر آنکے دادا کے محل کے پاس جانکلا تها) - شہزادے کا اپنے بال بچوں سے ملنے کا منظر وسطي لوح کے بائیں سرے پر ، بالائي گوشے میں ، دکھایا گیا ھی -

(۵) اور بچوں کا اپنے دادا کے محل میں پهنچنے کا واقعه شہتیر کے بالیں سرے پر بنایا گیا ھی -

پشت - درمیانی شہتیر - وسطي حصه - بدهه کو بهکانے کي کوشش :—

لوح کے بالیں سرے پر بودھ گیا کا پیپل کا درخت ھی جس کے اوپر چهتري اور جهنڈیاں بنی ھوئي

(د) کوہ دانکا پر پہنچکر شہزادہ ایک جھونپڑي
میں اقامت اختیار کرتا هي - یه جھونپڑي
دیوتاؤن کے بادشاہ شکرا نے اُسکے لئے
جلے سے طیار کررا رکھي تھي اور اسکے دروازے
کے سامنے کیلے کے درختون کي دو رویه قطار
لگوا دي تھي - کچھ آگے چل کر، لوح کے
وسط میں، هم دیکھتے هیں که شہزادہ اپنے
بچون کو بھي جوجک نامي ایک برهمن
فقیر کو خیرات دے رها هي - اوپر کي
طرف تین دیوتا، شیر، چیتے، اور شیر ببر
کا روپ بھر کر، بچون کي والدہ مدّي کو
جھونپڑي تک پہنچنے سے باز رکھتے هیں -
مدّي کي بائیں جانب ایک تیرانداز
(جسکو راجکان چیتا نے وسنترا کي حفاظت
کیلئے مقرر کیا تھا) جوجک برهمن کو
تیر کا نشانه بنانے کي دھمکي دے رها هي -
اور ذرا نیچے کي طرف جوجک چھڑي
هاتھ میں لئے بچون کو "هانکے" لئے جارها
هي - (اصل قصے کي رو سے تیرانداز کي

کے دائیں نصف میں ، مارا کی شیطانی فوج پرا باندھے
کھڑی ہے اور نوع انسانی کے عیوب و جذبات اور بیم
و ہراس کو استعارۃً انسانی شکلوں میں پیش کر رہی
ہے - ان خیالی تصویروں کے خط و خال کی ساخت
میں انتہا کا زور تخیل دکھایا گیا ہے اور انہیں اسدرجہ
مضحک بنایا ہے کہ صناعان قندھار ، اسی طرز میں ،
اس خوبی اور زور کی ایک چیز بھی پیدا نہیں کرسکے -

بالائی شہتیر - چھدنتا جاتک :—

یہ مرقع اُس تصویر سے بہت مشابہ ہے جو جنوبی
پھاٹک کے درمیانی شہتیر (کی پشت) پر بنی ہوئی
ہے (دیکھو صفحات ۱۰۵ و ۱۰۶) مگر اسمیں سونترا
شکاری نہیں دکھایا گیا - منبت کاری کے لحاظ سے یہ تصویر
جنوبی پھاٹک والی تصویر کی نسبت ادنی درجے کی
ہے اور اُسکی بھدی سی نقل معلوم ہوتی ہے (۱) -

دایاں ستون - روکار - بالائی لوح :— دایاں ستون

بدھ کا ۳۳ دیوتاؤں کی بہشت سے زمین پر اُترنا -

---

(۱) ان تصویروں کی اصطلاحی اور صنعتی خوبیوں کے متعلق
صفحات ۱۵۶ تا ۱۶۲ پر بحث کی گئی ہے -

هين - درخت کے نيچے بدهه کا " الماس کا تخت " رکها هی (۱) جسپر وہ اسوقت بيٹها هوا تها جب اسنے (بودهه مذهب کے شيطان) مارا کي ترغيبات اور دهمکيون کے مقابلے مين ضبط اور استقلال سے کام لے کر بدهه يعني " عارف کامل " کا درجه حاصل کيا - انساني اور ملکوتي هستيان تخت کي پرستش کر رهي هين - بائين طرف غالباً سجاتا گوتم کے واسطے وہ کهانا لا رهي هی جو اس نے حصول معرفت کے لئے اپنا آخري دهيان شروع کرنے سے پہلے تناول کيا تها - اوس کے درميان مارا ايک تخت پر بيٹها هی اور اسکے همراهي شياطين اسکے ارد گرد جمع هين - مارا کے قريب سے چند عورتين گوتم کے تخت کي طرف جا رهي هين ' - يه غالباً مارا کي بيٹيان هين جو اپنے ناز و غمزے دکها دکها کر گوتم کو اسکے مقصد سے باز رکهنے کي کوشش کر رهي هين - دوسري طرف ' يعني لوح

---

(۱) اسوقت بدهه چند مٹهي گهاس پر بيٹها تها - اس گهاس کے فرش کو تخت الماس غالباً اس لئے کها جاتا هی که اس آزمائش کے موقع پر گوتم نے نهايت ثابت قدمي اور غايت درجے کے استقلال کا ثبوت ديا (مترجم) -

لوح دوم :— ایک راجہ گاڑی مین سوار ہوکر کسی شہر کے دروازے سے باہر نکل رہا ہی اور اُسکے آگے ایک کوتل گھوڑا ہی -

یہ منظر مشرقی پھاٹک کی اُس تصویر سے بہت مشابہ ہی جسمین کپل وست سے بدّھہ کی روانگی کا نظارہ دکھایا گیا ہی - فرق صرف اسقدر ہی کہ اُس تصویر مین گاڑی نہین بنائی گئی اور اِس مرقع مین گھوڑے پر چھتر نہین دکھایا گیا جس سے بدّھہ کی موجودگی کا اظہار ہوتا - برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص پانی کا کوزہ یا بدھنا(۱) ہاتھ مین لئے گھوڑے کے قریب کھڑا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ کوئی چیز کسی شخص کو بطور عطیہ دی جارہی ہی - غالباً یہ اُسوقت کی تصویر ہی جب راجہ شُدھودن اپنے لختِ جگر گوتم بدھہ سے ملنے کے لئے کپل وست سے روانہ ہوتا ہی اور ملاقات کے بعد اُسکو ایک باغ عطا کرتا ہی -

لوح سوم - کپل وست والی کرامت کا منظر :—

اس لوح کا مطلب پوری طرح ذہن نشین کرنیکے لئے

---

(۱) سنسکرت بھرنگار - भृंगार

اس بہشت مین بدھہ کی والدہ مایا نے دوبارہ جنم لیا تھا اور بدھہ آنکو اپنے دین کي تلقین کرنے کے لئے وہان گیا تھا - کہتے ہین کہ بہشت سے زمین پر اترنے کا یہ واقعہ صوبجات متحدہ کے قصبہ سنکسیہ یا سنکیسہ (۱) مین وقوع پذیر ہوا تھا -

دیکھئے ' لوح کے وسط مین وہ کراماتي زینہ بنا ہوا ہی جسکے ذریعے سے بدھہ ' اندر اور برھما کو ساتھ لئے ہوئے ' بہشت سے زمین پر آیا - زینے کے اوپر والے سرے کے قریب بدھہ کا درخت اور تخت ہین جلکے دونون طرف چند دیوتا پرستش کي وضع مین ہاتھ باندھے کھڑے ہین - جون جون بدھہ نیچے اترتا ہی اور اور دیوتا اس کي خدمت مین حاضر ہوتے جاتے ہین - انمین جو دیوتا چوري اور کنول کا پھول ہاتھ مین لئے زینے کے دائین جانب کھڑا ہی وہ غالباً برھما ہی - زینے کے نیچے کے سرے پر تخت اور درخت دوبارہ بنائے گئے ہین اور آنکے دونون طرف تین تین پرستش کرنے والے کھڑے ہین - ان سے اس امر کا اظہار مقصود ہی کہ بدھہ زمین پر واپس آگیا -

(۱) ضلع فرخ آباد (مترجم) -

درخت(۱) اس واقعہ کي طرف اشارہ کرتا هی کہ راجہ شُدھودَن نے اپنے بیٹے کي واپسي پر اُسکو ایک باغ بطور انعام دیا تھا جس مین بڑ کے بہت سے درخت لگے هوئے تھے - اس طرح یہ درخت مذکورہ بالا کرامت کا محل وقوع بتلاتا هی - مقابل والي تصویر مین جو سامنے کے رخ پر هی ، غالباً بُدھہ کو اسي باغ کے اندر اپنے مریدون اور معتقدون کے حلقے مین بیٹھا هوا دکھایا هی -

اندروني رخ - بالائي لوح :- اس تصویر مین غالباً کسي ستوپے کے موسوم کرنیکي رسم کا منظر دکھایا گیا هی اور یہ بھي بعید از قیاس نہین کہ اس سے بُدھہ کي وفات کے واقعہ کا اظہار مقصود هو -

دیکھئے اس تقریب کے جشن مین بہت سے اشخاص رقص و سرود مین مصروف هین - انمین سے بعض گرم لباس مین ملبوس اور اونچے اونچے جوتے یا بُوٹ پہنے هوئے هین جس سے ظاهر هوتا هی کہ یہ کسي سرد ملک کے رهنے والے هین - ان لوگون کے خط و خال اور انکے حقیقت نما چہرے بالخصوص دیکھنے کے قابل هین -

---

(۱) اسکو سنسکرت مین نیگرودھہ (न्यग्रोध) کہتے هین -

برابر والي لوح کا معاينه بهي ضروري هي جو اسي ستون کے اندروني رخ پر کنده هي - واقعه يه هي که جب بدّهه حصول معرفت کے بعد اپنے وطن مالوف کپل وستو کو لوٹا اور اُسکا باپ راجه شُدهودن اپنے حشم و خدم کولے کر اُسکے استقبال کے لئے شهر سے باهر گيا تو (دونون کے روبرو هونيکے وقت) يه سوال پيدا هوا که آيا باپ بيٹے کو پہلے سلام کرے يا بيٹا باپ کو - باپ تو صاحب تاج و تخت هونے کي وجه سے بلند مرتبه تها ' اور بيٹے کو يه شرف تها که وه بدّهه يعني " عارف کامل " کا رتبه حاصل کرچکا تها بدّهه نے اس سوال کو ايک کرامت دکها کر حل کرديا يعني وه هوا مين معلّق هوکر چلنے لگا -

ديکهئے ' اندر والي لوح مين برگد کا درخت اور اُسکے سامنے تخت بنا هوا هي جو بدّهه کي علامت هي - درخت کے اوپر جو چيز هوا مين معلّق دکهائي هي وه وه چبوتره (چُنکرَم - चंक्रम) هي جسپر بدّهه چهل قدمي کيا کرتا - يهان اس چبوترے سے يه ظاهر کرنا مقصود هي که بدّهه هوا مين چل رها هي - چبوترے کے اوپر چند گندهرب هاتهون مين هار لئے اُڑ رهے هين - برگد کا

a. SOUTH GATEWAY: LEFT PILLAR: INNER FACE. WORSHIP OF THE HAIR OF BODHISATTVA.

b. NORTH GATEWAY: RIGHT PILLAR: INNER FACE. THE OFFERING OF THE MONKEY.

c. EAST GATEWAY: LEFT PILLAR: FRONT FACE. THE MIRACLE OF BUDDHA WALKING ON THE WATERS.

d. WEST GATEWAY: RIGHT PILLAR: FRONT FACE. THE MAHAKAPI JATAKA.

لوح دوم :— بندر کا بدھہ کي خدمت مين شہد کا پياله پيش کرنا -

اس لوح مين بدھہ کو پيپل اور تخت سے ظاہر کيا هی جنکے گرد بہت سے معتقد پرستش کي وضع مين کھڑے هين (ديکھو تصوير پليٹ ۲ - ب - (Plate VI, b بندر کي تصوير دو مرتبه بنائي گئي هی ' پہلے شہد کا پياله هاتھ مين لئے هوئے اور پھر خالي هاتھ جبکه وہ نذر پيش کرچکا هی - قندهاري تصاوير مين بھي اس واقعه کو قريب قريب اسي طرح دکھايا گيا هی (۱) -

لوح سوم - اس نقش کي تشريح صفحات ۱۲۱ تا ۱۲۳ پر دروازے کي تيسري لوح کے بيان مين هوچکي هی -

پشت — پشت کي جانب صرف ايک هي لوح هی - اسکے وسط مين بدھہ کا تخت اور درخت هی اور کچھ ياتري نذرانے لا رهے هين - اس تصوير کے واقعه کي شناخت نہين هوسکي -

---

(۱) اس قصے کا محل وقوع عموماً ويشالي خيال کيا جاتا هی مگر بعض مصنفين نے متھرا اور بعض نے شراوستي بھي لکھا هی (ديکھو موسيو فوشے کي تاليف " لارٹ گريکو بدھيک " صفحه ۵۱۲)

بایان ستون - رُوکار - اس رخ کی اکثر تصویرین بایان ستون شہر شراوستی سے تعلق رکھتی ھین -

بالائی لوح :- وسط مین آم کا درخت ھی جسکے سامنے بُدّھ کا تخت رکھا ھوا ھی - بدھ کے گرد اُسکے مریدون یا چیلون کا حلقہ ھی جنمین سے کچھ تو درخت پر لٹکانے کے لئے ھار لا رھے ھین اور کچھ پرستش کے انداز مین ھاتھ باندھے کھڑے ھین - بودھ مذھب کی جو کتابین پالی زبان مین لکھی ھوئی ھین اُنکے مطابق شراوستی کی وہ مشھور کرامت جبکہ بدھ ھوا پر چلا ' اُسکے پاؤن سے آگ کے شعلے نکلے اور سر سے پانی کی ندیان بہنے لگین ' آم کے ھی ایک درخت کے نیچے دکھائی گئی تھی ' لیکن مرقع مین اس کرامت کی کوئی خاص علامت نظر نہین آتی -

لوح دوم :- شراوستی کا جیتاون باغ -

اس باغ مین بدھ کی سکونت کے تین مکان ' گندھ کٹی ' کشمبہ کٹی اور کوروری کٹی ' دکھائے گئے ھین جو بدھ کو نہایت مرغوب تھے - ھر مکان کے سامنے
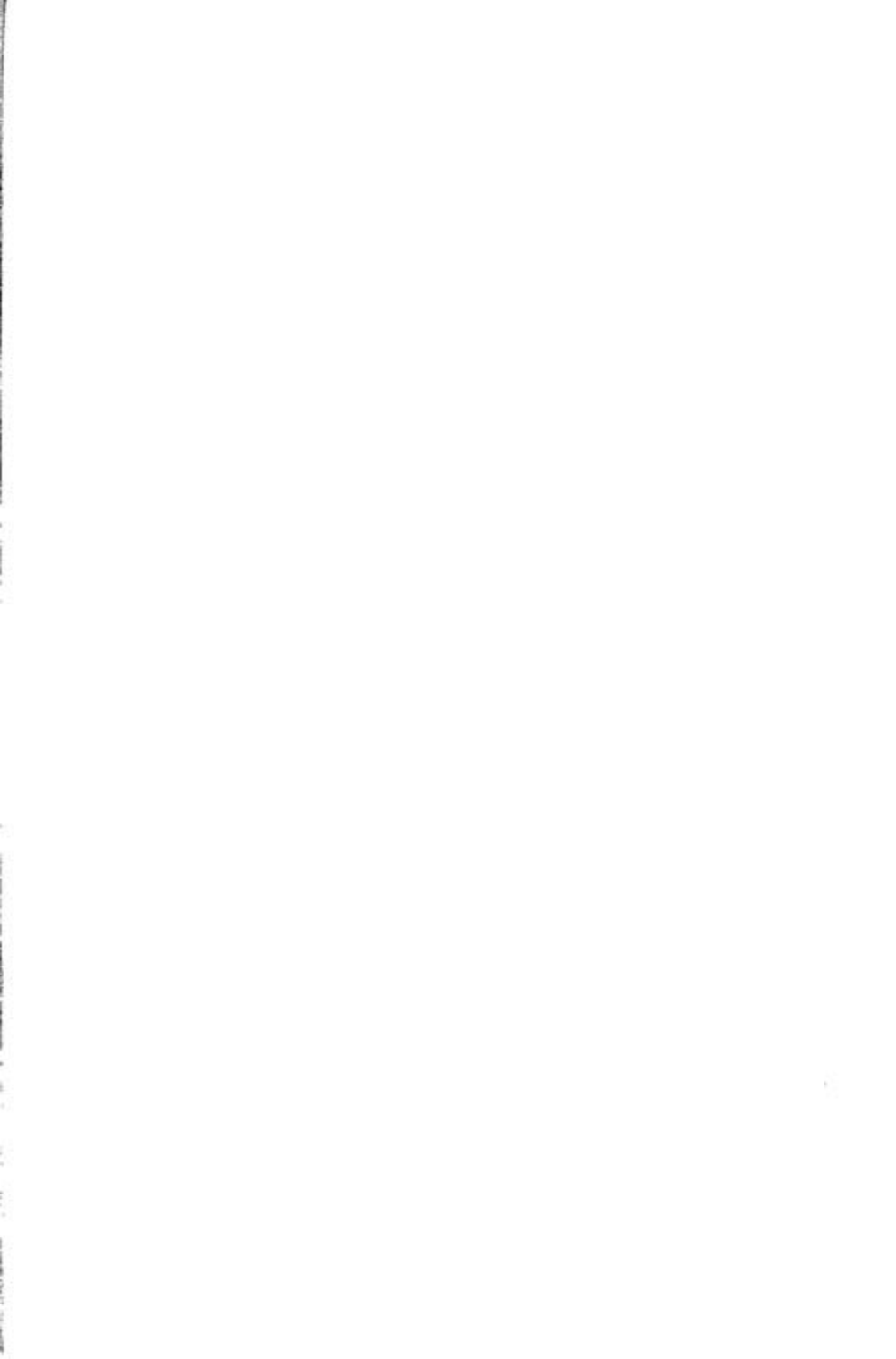
ممکن ہی کہ یہ راجہ اندر کي بہشت نندن ہو جسکي
تصریر ستوپہ نمبر ۳ کے پھاٹک پر بھي دکھائي گئی
ہی - اِس بہشت میں عیش و عشرت کي چہل پہل اور
نفساني خواہشات کي گرم بازاري ہی -

اندروني رخ — اِس رخ پر جو ابھوراں تصویرین
بني ہوئي ہیں وہ سب شہر راجگیر سے تعلق رکھتي
ہیں -

بالائي اوج :— راجگیر کے قریب غار اندر شال میں
اندر دیوتا کا بدھہ کي زیارت کو آنا :—

اوج کے بالائي حصے میں ایک مصنوعي غار ہی
جس کا رروکار بودھ مذہب کي اُن قدیم عبادتگاہوں کے
رروکار سے مشابہ ہی جو مغربي اور وسطی ہند کے پہاڑوں
میں تراشي ہوئي ہیں - غار کے دروازے کے سامنے ایک
تخت بدھہ کي موجودگي کا اظہار کر رہا ہی - اوپر
چٹانوں میں چند درندے جانور نظر آتے ہیں، انسے یہ
ظاہر کرنا مقصود ہی کہ یہ غار کسي وحشت خیز
جنگل میں واقع ہی - ذرا نیچے راجہ اندر اور اُسکے رفقاء
پرستش کي وضع میں کھڑے ہیں لیکن یہ تمیز کرنا

بدّهه کا تخت بنا هوا هی - یه باغ آنانه پنڈک نامی ایک ساهوکار نے اتني هي اشرفیون کے عوض خرید کر بدّهه کي خدمت مین پیش کیا تها جتني که باغ کي سطح زمین کو ڈهانپ سکي تهین - یهي وجه هی که لوح کے حصه زیرین پر قدیم هندي سکّے (کار شاپن - कार्षापण) بچهے هوئے دکهائے هین - اس واقعه کي ایک تصویر بهرهوت (واقعه ریاست ناگود - وسط هند) مین بهي بني هوئي هی جس مین سکون کي جزئیات زیاده واضح هین -

لوح سوم :— اس لوح مین جو طویل اور کشاده منڈپ بنا هوا هی وه شراوستي کے اس منڈپ (मण्डप) کو یاد دلاتا هی جسکي تصویر بهرهوت کي ایک لوح مین دکهائي گئي هی -

لوح چهارم :— ایک شاهي جلوس کا دروازه شهر سے نکلنا - یه غالبا راجه پرسنجیت والئي کوشله هی جو بدّهه کا استقبال کرنیکے لئے شراوستي سے باهر آ رها هی -

لوح پنجم :— یه تصویر پهاٹکون کي چند اور تصویرون سے بهت مشابه هی لیکن اسکا مطلب واضح نهین هوتا -

مشرقی پھاٹک

سنگی شہتیر

روکار – بالائی شہتیر - آخری سات بدّھہ :—

اس لوح میں پہلے اور آخری بدّھہ کو اُنکے اشجار معرفت کے سامنے تخت بناکر اور باقی پانچ کو ستوپوں کے ذریعے ' جنمیں اُنکے " آثار " دفن کئے گئے تھے ' ظاہر کیا ھی - ستوپوں اور درختوں کے گرد حسب معمول انسانی اور ملکوتی پرستش کرنے والے کھڑے ھیں -

درمیانی شہتیر :— کپل وستُ سے بدّھہ کی روانگی (بہ عزم ترک دُنیا) :—

دیکھئے ' (پلیٹ ۷ ' الف - Plate, VII, a) ' لوح کے بائیں حصے میں کپل وستُ کا شہر ھی جسکے گرد فصیل اور خندق بنی ھوئی ھی - بدّھہ کا گھوڑا کنتھک شہر کے دروازے سے باھر آرھا ھی ' اُس کے سموں کو چند دیوتا ھتھیلیوں پر سنبھالے ھوئے ھیں ' چنڈک سائیس کے ھاتھ میں چھتر ھی جس سے اُسکے آقا کی موجودگی کا اظہار ھوتا ھی ' اور بہت سے دیوتا بدّھہ کی خدمت کے لئے اُسکے ھمراہ ھیں - اس مجموعہ تصاویر کو متواتر چار دفعہ بناکر اور دائیں جانب جاتا ھوا

ناممکن هی که ان مین خود راجه اِندر کونسا هی
اور اُس کا گویا ہنچاشکهه ، جو اس موقعه پر اُسکے همراه
تها ، کونسا هی -

لوح دوم :— ایک بادشاه کا اپنے جلوس سمیت دروازه
شہر سے باهر آنا - چونکه ستون کے اس رخ کي تصویرین
راجگیر کے ساتھ بالخصوص تعلق رکهتی هین اس لئے
اغلب یه هی که یه بادشاه یا تو بمبی سارا هی یا
آجات شترو جو بدهه سے ملنے کے لئے کوہ گدهه کوٹ پر جا
رها هی اور شہر راجگیر هی -

لوح سوم :— بانس باڑي (وینو ون - वेणुवन)

واقع راجگیر :— لوح کے وسط مین بدهه کا تخت
هی جس کے گرد اُسکے معتقد دست بسته کهڑے هین -
اس مقام کي تعیین بانس کے درختون سے هوتي هی
جو لوح کے دونون طرف بنے هوئے هین -

پشت — بدهه کي وفات یا نروان :— اس واقعه
کا اظہار ایک ستوپه بناکر کیا گیا هی جسکے گرد پرستش
کرنے والے جمع هین -

ھی جسکو بودھي ستوا نے بعد ازاں اپنا مُسلک بنایا -
ناظرین کو معلوم ھوگا کہ سِدھارتھ نے اپنا پہلا دھیان
جامن کے درخت کے نیچے کیا تھا جس کا سایہ '
جبتلک کہ بودھی ستوا اُسکے نیچے بیٹھا رہا ' مطلقاً نہ
کھسکا تھا - (دیکھو پلیٹ ۷ - الف - Plate VII, a)

زیریں شہتیر — آشوک کا بودھي درخت کي زیارت
کو آنا :—

وسط میں بودھ گیا کا پیپل اور مندر ھی ' بائیں
طرف بہت سے گوّیے اور جاتري ھاتھوں میں پاني کے
برتن لئے کھڑے ھیں اور داھنی جانب ایک شاھي جلوس
ھی جس میں ایک راجہ اور راني ھاتھی سے اُتر کر
درخت کي پرستش کرتے نظر آتے ھیں (دیکھو پلیٹ
۷ ب - Plate VII, b) - یہ راجہ آشوک اور اُسکي
راني تِشیا رَکھشِیتا ھیں جو بودھي درخت کو پاني دینے
اور اُسکي قدیم سرسبزي اور خوبصورتي کو بحال کرنے
کي غرض سے آئے ھیں ' کیونکہ راني نے حسد کے جوش
میں درخت پر جادو کردیا تھا - شہتیر کے سروں پر موروں
کے جوڑے بنے ھوئے ھیں - ممکن ھی کہ ' اِلسِم آشوک

دکھاکر شہزادے کے سفر کا اظہار کیا گیا هی - تراهے پر پہنچ کر بدهہ اپنا گھوڑا اور سائیس کپل وست کو واپس بهیجدیتا هی(۱) اور بقیه سفر پا پیادہ طے کرتا هی اس پیدل سفر کو بدهہ کے متبرک نقش پا بناکر ظاهر کیا هی جن کے اوپر ایک چهتر سایه افگن هی - وہ تین غمزدہ تصویرین جو نقش کے دائین سرے پر ' زیرین گوشے مین ' گهوڑے کے پیچھے بنی هوئي هین ان یکشاؤن کي معلوم هوتي هین جو سدهارتھ کي روانگي پر افسوس کرتے هوئے شهر سے اسکے همراہ آئے تھے (قندهاري تصاویر مین شهر کي دیبي کو بهي ' جسکي طرز ساخت یوناني هی ' گوتم کي روانگي پر افسوس کرتے هوئے دکهایا هی) - لیکن ممکن هی که یه لوگ یکشا نه هون بلکه وہ قاصد هون جنکو راجه شُدّهودن نے شہزادے کو واپس لانے کي غرض سے بهیجا تها -

لوح کے بیچ مین سنگتراش نے جامن کا درخت بنایا هی جسکي علت غائي بظاهر بودهي ستوا کے پہلے مراقبے یا دهیان کو یاد دلانا اور اس طریق کا اظہار کرنا

(۱) '' ندان کتها '' کي رو سے گهوڑے نے اسي جگه دم دیدیا تها جہان گوتم نے اسکو چهوڑا تها -

a. EAST GATEWAY: FRONT: MIDDLE ARCHITRAVE. THE DEPARTURE OF BUDDHA FROM KAPILAVASTU.

b. EAST GATEWAY: FRONT: LOWEST ARCHITRAVE. THE VISIT OF ASOKA AND HIS QUEEN TO THE BODHI TREE.

کي طرف اشارہ مقصود هو کيونکه يه خوبصورت پرند(۱) خاندان موريا کا خاص نشان تها -

پُشت :- بالائي شهتير - آخري سات بدھ - ان کو حسب معمول چوکيون اور أن درختون سے ظاهر کيا گيا هی جنکے نيچے أنهين معرفت حاصل هوئي تهي - انساني اور ملکوتي هستيان درختون کي پرستش کررهي هين -

درمياني شهتير - واقعه حصول معرفت (سمبودهي - सम्बोधी) - شهتير کے وسط مين بدهه کا تخت اور أسکے پيچهے بوده گيا کا پيپل هی جسکے نيچے بدهه کو معرفت حاصل هوئي تهي - چپ و راست ' اصلي اور خيالي حيوان و طيور اور ناگا قوم کے افراد هين جن سے اس خيال کا اظهار مقصود هی که بدهه کي نئي (روحاني) بادشاهت هر قسم کي مخلوق پر حاري هی - ناگون کي موجودگي مُچلندا کے افسانے کو ياد دلاتي هی جس نے واقعه حصول معرفت کے بعد بدهه کے اوپر اپنے پهن کا سايه

(۱) پالي زبان مين مور يعني طاؤس کو مور اور سنسکرت مين مَيُور (मयूर) کهتے هين -

کرکے بارش سے اسکی حفاظت کی تھی - مُچلندا ایک جھیل کا محافظ (ناگ) دیوتا تھا جو شہر گیا کے قریب واقع تھی -

زیریں شہتیر :— وسط میں ایک ستوپہ ہے جسپر چڑھاوا چڑھانے کے لئے بہت سے ہاتھی پھولوں اور پھلوں کی پیشکش لا رہے ہیں - ممکن ہے کہ یہ ستوپہ رامگرام کا ستوپہ ہو اور اُس کے (ناگا) محافظ، جنہوں نے اشوک کو بدھ کے آثار پر قبضہ کرنے سے باز رکھا تھا، یہاں ہاتھیوں کی شکل میں دکھائے گئے ہوں (دیکھو صفحہ ۱۰۲)

دایاں ستون - روکار - دیوتاؤں کے چھ ادنیٰ بہشت(۱) جن میں نفسانی جذبات ابھی تک مغلوب نہیں ہوئے - نیچے سے شروع کرکے یہ بہشت حسب ذیل ہیں :—

داہیں جانب کا ستون

۱ — لوکپال یا چتُر مہاراجیکا(۲) یعنی چار

---

(۱) دیولوک (देवलोक یا) کاماوچار

(۲) लोकपाल: चतुर महाराजिक

دوسرے اشخاص انکے لئے پیدا کرتے ھین
مارا (یعني شیطان) ان کا بادشاہ ھی -

مذکورہ بالا بہشتون کو ایک شش منزلہ محل کي ایک ایک منزل سے ظاھر کیا گیا ھی - ھر منزل کا ررکار ستونون کے ذریعہ تین حصون مین منقسم ھی جو یا تو نقش و نگار سے بالکل معرا ھین یا جمشیدي طرز کے خوبصورت تاجون سے آراستہ ھین - ھر لوح کے وسط مین ایک دیوتا بیٹھا ھی جس کا انداز نشست ھندي راجاؤن کے انداز سے مشابہ ھی - اسکے داھین ھاتھ مین وجر (वज्र) اور بائین مین امرت (अमृत) کي صراحي ھی اور پیچھے خادمہ عورتین شاھي چھتر اور چوري لئے کھڑي ھین - دیوتا کي داھین جانب ' کسي قدر پست چوکي پر ' اس کا نائب السلطنت (उपराज - اپراجہ) بیٹھا ھی اور بائین طرف دربار کي ناچنے گانے والي عورتین مصروف رقص و سرود ھین - ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ یہي تصویرین سب بہشتون مین پائي جاتي ھین اور ان ھم شکل تصاویر کي بار بار تکرار سے اھل بودھ کي بہشتون کے سامان عیش و آسائش کي یکرنگي اور بے مزگي کا بہترین اندازہ ھوسکتا ھی -

عظيم‌الشان بادشاهون کي بهشت جو چار
گوشهٔ عالم کے مدارالمهام هين -

۲ — تريسترنشا (۱) يعني تينتيس ديوتاؤن کي
بهشت جن کا صدر شکرا هے

۳ — وہ بهشت جسپر موت کا ديوتا (ياما) حکمران
هے اور جهان دن اور رات کا تغير نهين
پايا جاتا -

۴ — تشيتا بهشت - تمام بودهي ستوا ' نوع انساني
کے نجات دهندہ بنکر روئے زمين پر آنيسے
پہلے اسي بهشت مين پيدا هوتے هين -
متيريا بودهي ستوا بهي آجکل اسي مين
اقامت گزين هے -

۵ — نرماترتيون کي بهشت جو اپنے عيش و عشرت
کے سامان خود هي پيدا کرليتے هين -

۶ — پرنرمت وشورتن ديوتاؤن کي بهشت - ان
ديوتاؤن کے عيش و عشرت اور تفريح طبع کے سامان

(۱) त्रयस्त्रिंश

لوح دوم :— اس لوح کے بالائی حصے میں بدھہ کي والدہ "مایا کا خواب" یا "بودھي ستوا کے حمل میں آنے کا واقعہ" دکھایا گیا ھی - راني مایا محل کے ایک بالاخانے میں محو خواب ھین ' - اوپر بودھي ستوا ایک چھوٹے سے سفید ھاتھي کي شکل میں آسمان سے اُتر رھا ھی (۱) - اس نظارے سے بودھ مذھب کے پیرو بہت اچھي طرح واقف تھے اور (چونکہ یہ واقعہ کپل وست کا ھی اس لئے) مرقع میں جو شہر دکھایا گیا ھی اُسکي شناخت میں اس نظارے سے بہت مدد ملتي ھی - ذرا نیچے کو ایک شاھي جلوس شہر کے بازاروں میں سے ھوتا ھوا دروازہ شہر سے باھر نکل رھا ھی یہ راجہ شُدّھودَن کا جلوس ھی - جو اپنے بیٹے کي مراجعت پر اُس سے ملنے کے لئے جارھا ھی - حصہ زیرین میں بدھہ کي ھوا میں چلنے کي کرامت دکھائي گئي ھی (دیکھو - شمالي دروازے کے بیان میں اس کرامت کي تفصیل ' صفحہ ۱۲۲) - سب سے نیچے بائین کونے میں برگد کا درخت اُس باغ کي طرف اشارہ کرتا ھی جو راجہ شُدّھودَن نے اس موقع پر بدھہ کو نذر دیا تھا - شمالي پھاٹک کی طرح اس لوح میں

---

(۱) دیکھو فٹ نوٹ (۲) صفحہ ۱۰۹ اور ضمیمہ صفحہ ۲۸۱

ستون کے اس رخ کي سب سے بالائي لوح نیچے والي بہشتون سے مختلف هی - اس مین دو شخص ایک چبوترے پر بیٹھے ہوئے ہین اور آنکے پیچھے خدام کھڑے هین - یہ شاید برهما لوک کي زیارت بہشت هی - اهل بودھ کے عقاید کے بموجب برهما لوک مذکورہ بالا ادنی بہشتون سے ارفع و اعلیٰ هی -

دایان ستون - اندروني رخ — ستون کے اس رخ پر گوتم بدھ کي جائے پیدائش یعني شہر کپل وستو کے واقعات دکھائے گئے هین :—

بالائي لوح - راجہ شدھودن کا بدھ کي تعظیم بجا لانا :—

وسط لوح مین بدھ کا شجر معرفت اور تخت هی - انکے گرد پرستش کرنے والون کا مجمع هی جس مین بدھ کا باپ راجہ شدھودن بھي تخت کے سامنے کھڑا ہوا نظر آتا هی - راجہ کے سر پر ویسا هي تاج هی جیسا اس سے نیچے والي لوح مین هی - اس مرقع مین گوتم بدھ کي مراجعت کپل وستو کے وقت راجہ شدھودن کا اپنے بیٹے کو تعظیم دینے کا واقعہ دکھایا هی -

اوپر کی لوح میں بہت سے دیوتاؤں کی دو صفیں نظر آتی ھیں جو اپنی آسمانی بہشتوں سے نیچے کی طرف دیکھ رہے ھیں (۱) -

لوح سوم :— بدھ کی پانی پر چلنے کی کرامت (پلیٹ ۲ ج - Plate VI, c) دیکھئے ' دریائے نیرنجنا طغیانیوں پر ھی اور کاشپ اپنے ایک چیلے اور ایک ملاح کو ھمراہ لئے کشتی میں سوار ھوکر بدھ کو بچانے کی غرض سے لپکا ھوا جارھا ھی - ذرا نیچے بدھ ' جسکو مجازاً اُس کے چنکرم یا چہل قدمی کرنیکے چبوترے سے ظاھر کیا ھی ' پانی پر چلتا ھوا نظر آتا ھی - اور لوح کے حصہ زیرین میں کاشپ اور اُس کا چیلہ ' جنکی تصویریں دو مرتبہ بنائی گئی ھیں ' پرستش کی وضع میں ھاتھ باندھے بدھ کے سامنے خشک زمین پر کھڑے ھیں (یا شاید قندرت کر رہے ھیں) اس موقع پر بدھ کا قائم مقام اُس کا تخت ھی جو نقش کے حصہ زیرین میں دائیں ھاتھ کو رکھا ھوا ھی -

---

(۱) اس لوح کا مفہوم واضح نہیں ھی - ممکن ھی کہ اس میں شراوستی والی کرامت کا منظر دکھایا گیا ھو -

بهي بدّهه کے هوا مین چلنے کر چنکرم (चंक्रम) یا چبوترے سے ظاهر کیا هی - راجه اور اُسکے همراهیون کا هوا مین چلتے هوے بدّهه کي طرف اوپر کو منه اُٹها اُٹها کر دیکهنا نهایت دلچسپ هی -

پشت — واقعه حصول معرفت :— وسط لوح مین پیپل کا درخت هی جسکے چارون طرف مربع کٹهره بنا هوا هی - درخت کے دونون طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملکوتي شکلین هین -

بائین جانب کا ستون

روکار — لوح اول و دوم - بدّهه کا معرفت حاصل کرنا - اوپر سے دوسري لوح مین بودهه گیا کا مندر هی جسکو راجه اشوک نے "شجر معرفت" کے گرد تعمیر کروایا تها - مندر مین بدّهه کا تخت رکها هی اور اُسکے بالائي دریچون سے مقدس درخت کي شاخین نکل کر باهر کو پهیلي هوئي هین یه درخت اور تخت بدّهه کے حصول عرفان کا اظهار کرتے هین - مندر کے دائین بائین چار شخص پرستش کي وضع مین کهڑے هین - یه غالباً لوکپال یعني چهار اطراف عالم کے محافظ بادشاه هین -

پیس رہی ہی اور ایک مرد اسکے پاس کھڑا ہی - ان کے قریب ھي دائیں طرف ایک دوسري عورت کھڑي ہوئي میز پر کچھ کام کرھي ہی تیسري مُوسل لئے ارکھلي میں دھان کوٹ رہي ہی اور چوتھي چھاج میں چاول لے کر سنوار رہي ہی - حصہ زیرین میں دریائے نیرنجنا دکھایا گیا ہی جسکے کنارے پر بہت سے مویشي جمع ہیں اور ایک عورت دریا سے ایک گھڑا پاني لے رہي ہی - یہ بات قابل توجہ ہی کہ شہر بھر میں صرف ایک شخص کے ہاتھ دعا کي حالت میں ہیں -

لوح دوم - اُرولوا کے آتشین مندر میں بدھ کا اژدھے کو مغلوب کرنا :— یہ قصہ اسطرح بیان کیا جاتا ہی کہ کاشپ کي خانقاہ کے قریب ایک آتشین مندر تھا (۱) جس میں ایک خوفناک اژدھا رہا کرتا - بدھ نے کاشپ سے اس مندر میں ایک رات بسر کرنے کي اجازت حاصل کي - رات کو اس اژدھے نے آگ اور دھوئیں کے ساتھ بدھ پر حملہ کیا مگر بُدھ نے بھي

(۱) اہل برما کي کتابوں میں کاشپ کا باورچيخانہ لکھا ہی -

لوح زیرین :— راجه بمبي سارا شہر راجگیر سے اپنے شاهي حشم و خدم کے ساتھ بدھ کي ملاقات کو جارها هي - بدھ کو اُسکے تخت سے ظاهر کیا گیا هی - یه واقعه کاشپ کے بودھ مذهب اختیار کرلینے کے بعد کا هی - کاشپ کو اپنے پیرروں میں شامل کرنے کے لئے بدھ کو بہت سي کرامتیں دکھاني پڑیں آنمین جنمیں سے ایك اوپرکي لوح میں منبت هی -

بایان ستون - اندروني رخ - ستون کے اس رخ پر آن کرامتوں کے منظر کندہ هیں جنکے ذریعے بدھ نے کاشپ برهمن اور اُسکے چیلوں کو اپنا معتقد بنایا تھا :—

بالائي لوح - اندر اور برهما کا شہر اُرولوا میں بدھ کي زیارت کو آنا ، لوح کے وسط میں تخت رکھا هی جو بدھ کي موجودگی کا اظهار کرتا هی - تخت کے اوپر چھتر هی اور پیچھے کي طرف اندر اور برهما پرستش کي وضع میں کھڑے هیں -

لوح کے بالائي حصے میں ارولوا کے مکانات نظر آتے هیں اور باشندگان شہر اپنے روزمرہ کے کام کاج میں مشغول هیں - بائیں طرف ایک عورت سل پر مصالحه

لوح سوم - لکڑي ' آگ اور قربانی والی کرامت :—

کاشپ کے تبدیل مذہب کے قصے میں مذکور ہی کہ آتشین مندر والي کرامت کے بعد برہمنون نے ایک قرباني کي طیاریان کین - لیکن نہ تو وہ آگ جلانے کیلئے لکڑیان چیر سکے ' نہ آگ جلا سکے اور نہ نذر ھي چڑھا سکے جب تک کہ ھر ایک کام کے لئے بدّھہ نے خاص طور پر منظوري نہ دي -

اس سہ گانہ کرامت کو سنگتراش نے نہایت دلنشین طریق پر دکھایا ھی - صدر مین ' دائین جانب ' ایک برہمن جوگي لکڑي چیرنے کیلئے کلھاڑي اٹھاتا ھی لیکن کلھاڑي (اوپر ھي رھتي ھی اور) اُس وقت تک نیچے نہین آتي جبتک کہ بدّھہ اجازت نہ دے - بدّھہ کي اجازت ملجانے کے بعد ھم دیکھتے ھین کہ کلھاڑي لکڑي کے جگر مین گھس گئي ھی - علیٰ ھذالقیاس ایک برہمن قربانگاہ مین پنکھے کي ھوا سے آگ جلانے کی کوشش کر رھا ھی لیکن آگ اُسوقت تک روشن نہین ھوتي جب تک کہ بدّھہ اجازت نہین دیتا - قریب ھي قربانگاہ کي تصویر دوبارہ دکھائي گئي ھی جس مین آگ کے شعلے بلند ھورھے ھین - کرامت کے

اُسکا ترکي به ترکي جواب دیا اور آخرکار اژدھے نے مغلوب ھوکر بُدّھہ کے کشکول میں پناہ لي -

دیکھئے ، لوح کے وسط میں مندر اور اُسکے سامنے قربانگاہ ھی - پیچھے بدّھہ کي موجودگي کو ظاھر کرنیکے لئے تخت بنا ھوا ھی جسکے عقب میں پانچ پھن والا سانپ ھی اور آگ کے شعلے چھت کے روشندانون میں سے نکل رھے ھیں - مندر کے دونون طرف چند برھمن جوگي ادب و احترام سے کھڑے ھیں - نیچے ، دائیں جانب ، ایک پُھونس کي جھونپڑي (पर्णशाला - پرنشالا) کے دروازے پر ایک جوگي چٹائي پر بیٹھا ھی - اسکے گھٹنے ایک پٹکے سے بندھے ھیں اور لمبے لمبے بال پگڑي کي وضع میں سر کے گرد لپٹے ھوے ھیں - ظاھرا یه کوئي برھمن یوگ کر رھا ھی - اسکے سامنے ایک اور برھمن کھڑا ھوا غالباً بُدّھہ کي اس کرامت کا حال اسکو سنا رھا ھی - قریب ھي ایک چھوٹي سي آتشیں قربانگاہ ھی اور ویدون کے مطابق قرباني کے لئے جو آلات ضروري ھیں وہ بھي قریب ھي رکھے ھیں - بائیں طرف دریاے نیرنجنا بہ رھا ھی جس میں ایک جوگي غسل کر رھا ھی اور تین نوجوان مبتدي پاني بھر رھے ھیں -

درمیانی شہتیر - سارناتھ کے مرغزار میں بدّھہ کا پہلا وعظ (دیکھو صفحہ ۹۳ گذشتہ -)

وسط لوح میں ایک تخت کے اوپر دھرم چکر بنا ہوا ہی جسکے گرد بہت سے ہرن ہیں - ہرنوں سے وعظ اول کی جائے وقوع یعنی مرغزار آہو (मृगदाव) کا اظہار مقصود ہی - چکر کے دونوں طرف چند آدمی کھڑے ہیں لیکن یقین کے ساتھ یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ ان میں کونڈنیا اور اسکے چار ساتھی (۱) بھی موجود ہیں یا نہیں - شہتیر کے سروں پر ایک ایک درخت اور تخت ہی جنکے گرد چند اشخاص پرستش کی وضع میں کھڑے ہیں - دائیں سرے کے نقش میں نذرانوں کی ٹوکریاں قابل دید ہیں -

زیرین شہتیر - چھہ دنتا جاتک - اس لوح کا اُس مرقع سے مقابلہ کرو جو جنوبی پھاٹک کے درمیانی شہتیر اور شمالی پھاٹک کے بالائی شہتیر کی پشت پر کندہ ہی - شمالی دروازے کی طرح اس لوح میں بھی سونترا شکاری کی تصویر نہیں دکھائی گئی -

(۱) بدّھہ کے سب سے پہلے پانچ مرید (دیکھو صفحہ ۲۹۳) (مترجم) -

تيسرے جزو کو ' جو نذر کے متعلق هی ' اسطرح دکھايا هی کہ قربانگاہ کے قريب ايك برهمن هاتھ مين بڑا چمچہ لئے کھڑا هی جسکو اسکے آگ کے اوپر بڑھا رکھا هی - ان دو مبتديون کي تصويرين جو بہنگيون مين ايندھن اور سامان رسد لارهے هين محض مددگاري هين - لوح کے بالائي حصے مين ايک ستوپہ هی جس کا گنبد سيپيون سے مزين هی اور اسکے گرد مربع کٹھرہ هی - اس ستوپے کي موجودگي سے تمام نظارے مين مذهبي رنگ جھلك مار گيا هی ۔

پشت — بدّھ کي نروان يا وفات کا واقعہ :—

وسط لوح مين ايك ستوپہ هی جسکے دونون طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملکوتي هستيان هين -

---

مغربي پھاٹک

روکار - بالائي شہتير :— آخري سات بدھ :— شہتير

الميں سے چار بدّھ مختلف سمبودھي درختون اور چوکيون سے اور تين بدّھ ستوپون سے تعبير کئے گئے هين - انساني اور ملکوتي هستيان انکي پرستش کر رهي هين -

a. WEST GATEWAY: FRONT: LOWEST ARCHITRAVE. THE CHHADDANTA JATAKA.

b. WEST GATEWAY: BACK: MIDDLE ARCHITRAVE. THE "WAR OF THE RELICS".

شہتیر کے دونوں سروں پر دو سٹوپے اور انکے گرد چند اشخاص پرستش کي وضع میں کھڑے ھیں (دیکھو صفحات ۱۰۵ - ۱۰۶ و ۱۱۹ گذشتہ اور پلیٹ ۸ - الف) -

پُشت - بالائي شہتیر - شہر کوشانگر (قدیم نام - کوسي نارا) میں بدّھہ کے " آثار " کا منظر :—

بدّھہ کي وفات کے بعد اسکے " آثار " (یعني راکھ اور جلي ھوئي ھڈیوں) پر کوسي‌نارا کے مَلّاؤں نے قبضہ کر لیا تھا - چنانچہ اس لوح میں ہم دیکھتے ھیں کہ قوم مَلّا کا سردار ھاتھي پر سوار ھی اور " آثار متبرکہ " کو اپنے سر پر رکھے ھوئے شہر میں داخل ھو رھا ھی - دروازۂ شہر کے سامنے ایک تخت اور اسکے پیچھے درخت ھی جو بظاھر سال کا درخت معلوم ھوتا ھی - اس سے غالباً اس حقیقت کا اظہار مقصود ھی کہ بدّھہ کي وفات سال کے درختوں ھي کے ایک جُھنڈ میں واقع ھوئي تھي -

شہتیر کے سروں پر دو اور مرقعے بنے ھیں جن میں بہت سے آدمي جھنڈیاں اور نذرانے لئے ھوئے نظر آتے ھیں - یہ بھی غالباً وسطي مرقع سے ھي تعلق رکھتے ھیں

اور ملاؤن نے " آثار " حاصل کرنے کے بعد جو جشن منائے اُنکا اظہار کرتے ھین -

درمیانی شہتیر - جنگ تبرکات - اس لوح کا مقابلہ اُس مرقع سے کرو جو جنوبی پھاٹک کے زیرین شہتیر پر کندہ ھی (دیکھو صفحہ ۱۰۷) - سات حریف دعویدار جنکے سرون پر چتر شاھی سایہ افگن ھین ' اپنی اپنی فوجین لئے شہر کوسی نارا کی جانب بڑھے چلے آرھے ھین جسکا محاصرہ ابھی شروع نہین ھوا - شہتیر کے بائین سرے پر شہر کوسی نارا دکھایا گیا ھی - اس مین جو شخص شاھانہ انداز مین بیٹھا ھوا نظر آتا ھی وہ غالباً ملاؤن کا سردار ھی - دائین سرے پر غالباً بعض حریف دعویدارون کی تصویرین دوبارہ بنائی گئی ھین - (دیکھو پلیٹ ۸ - ب - (Plate VIII, b

زیرین شہتیر - بدھ کو بہکانے کی کوشش :—

یہ منظر شہتیر کے تینون حصون پر کندہ ھی - وسط مین بودھ گیا کا مندر ھی جسکے اندر پیپل کا درخت اور بدھ کا تخت نظر آتا ھی - ' دائین جانب مارا کی فوجین شکست کھا کر بھاگی جارھی ھین - ' بائین

بدھہ کے حاسد اور بد باطن رشتہ دار دیودت نے ' کہ وہ
بھي اس جنم میں بندر اور بودھی ستوا کي رعایا میں
شامل تھا ' سوچا کہ اس وقت دشمن کو تباہ کرنے کا
اچھا موقع ھی - ' چنانچہ وہ بودھي ستوا کی پیٹھ پر
اس زور سے کودا کہ اُسکے دل پر سخت صدمہ پہنچا -
بودھي ستوا کی اس جوانمردي کو دیکھ کر راجۂ
بنارس اُسکے قتل کی کوشش پر پشیمان ھوا اور
بودھي ستوا کے آخري لمحوں میں نہایت توجہ اور
اعتناء سے اُسکي تیمار داري کي اور مرنے کے بعد
شاھي اعزاز کے ساتھ اُسکي تجہیز و تکفین کي -

دیکھئے ' لوح کے وسط میں اوپر سے نیچے کو گنگا
بہ رھي ھی - اوپر ' بائیں جانب ' آم کا درخت ھی
جسکي شاخوں میں دو بندر چھپے ہوئے ھیں - بندروں کے
بادشاہ نے ایک ھاتھ سے آم کي ایک ڈال پکڑ کر
پچھلي ٹانگیں دریا کے دوسرے پار پہنچائی ھیں
اور اس زندہ پل کے ذریعہ سے کچھ بندر دریا کو عبور
کرکے دوسري طرف جنگل اور پہاڑ کي چٹانوں
میں جا چھپے ھیں - لوح کے حصہ زیرین میں راجہ
برھمدت ' گھوڑے پر سوار ' اپنے سپاھي لئے کھڑا ھی

طرف دیوتا بدھہ کي فتح اور شیطان کی هزیمت پر
خوشیان منا رهے هین اور بدھہ کے شاندار کارنامون کے
ترانے گا رهے هین -

بودھ گیا کا مندر جو شجر معرفت (پیپل) کے
گرد بنا هوا هے ' اشوک نے تعمیر کروایا تھا اس لئے
اس تصویر مین اسکو دکھانا تاریخي لحاظ سے غلط هے -

داہان ستون

دایان ستون - سامنے کا رخ - بالائي لوح -

مہاکپي جاتک - (دیکھو تصویر پلیٹ نمبر ٦ - د -
Plate VI,d) بیان کیا جاتا هے که ایک جنم مین
بودھي ستوا بندر کي شکل مین پیدا هوا تھا - وہ اسّي هزار
(۸۰۰۰۰) بندرون کا بادشاہ تھا جو دریائے گنگا کے کنارے
رهتے اور ایک عظیم‌الشان آم کے درخت کے پھل کھایا
کرتے تھے - ایکدن راجه برهمدت والئے بنارس نے
اس درخت پر قبضه کرنے کا ارادہ کیا اور بندرون کو
مارنے کي غرض سے کچھ سپاهیون سے درخت کا
محاصرہ کرلیا ' لیکن بودھي ستوا ' یعني بندرون کے
بادشاہ ' نے اپنے جسم سے دریا کے اوپر پُل بنا دیا
اور تمام بندر صحیح و سلامت دریا پار چلے گئے -

—

لوح سوم :— بدّھ (جسکو یہان تخت سے ظاہر کیا گیا ہی) جنگل مین ایک پھولدار درخت کے نیچے بیٹھا ہی جو ممکن ہی کہ بودھ گیا کا راجایتن درخت ہو جسکے نیچے بدّھ حصول معرفت کے بعد چند روز بیٹھا تھا - نیچے ، بدّھ کے سامنے ، چند اشخاص پرستش کي وضع مین کھڑے ہین جو اپني وضع قطع سے دیوتا معلوم ہوتے ہین -

لوح زیرین :— اس لوح مین پھول پتی کا کام ہی جس پر تین آزمائي شیر ببر کھڑے ہین - پھول پتیون کي طرز ساخت رسمي ہی مگر اوپر والے پتّون کے عجیب و غریب شکل دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین - پتّون کے موڑنے کا یہ دلکش طریقہ ابتدائی ہندي صنعت کي خصوصیت ہی جو زمانۂ مابعد کي صنعت مین کہین نظر نہین آتي - لوح کے اوپر ایک کتبہ بھي کندہ ہی جسمین لکھا ہی کہ یہ ستون ایاچوڑ (آریہ کشدر) کے شاگرد بالا متر نے بنوایا تھا -

آندر کا رخ - لوح اول - واقعۂ حصول معرفت (سمبودھي) :—

لوح کے بالائي حصے مین پیپل کا درخت اور بدھ کا

جلمین سے ایک سپاهي کمان مین تیر جوڑے بودهي ستوا کو نشانه بنانا چاهتا هی - لوح کے بالائي حصے مین راجه کو دوباره آم کے نیچے بیٹھا اور قریب المرگ بودهي ستوا سے باتین کرتا هوا دکھایا گیا هی - کتب "جاتکا" مین لکھا هی که بودهي ستوا نے اس وقت راجه کو فرائض سلطنت کے متعلق مفید نصیحتین کین -

لوح دوم - تشیتا بهشت مین بودهي ستوا کا وعظ :—

لوح کے وسط مین بدهه کا درخت اور تخت هی اور تخت کے گرد بهت سے دیوتا بوضع پرستش بادلون مین کھڑے هین - اوپر کے حصے مین گندهرب پھولون کے هار لا رهے هین اور آنکے نیچے درخت کے دونون طرف اندر اور برهما کسي شیر جیسے جانور پر سوار آرهے هین - اوپر کي تصویرون مین ' اور نیز دیوتاون کے قدمون کے نیچے ' جو بادل دکھائے گئے هین آنکي رسمي طرز ساخت کو غور سے دیکھئے - معلوم هوتا هی که یه گویا پهاڑ کي چٹانین هین جن سے آگ کے شعلے نکل رهے هین -

یاد دلانا اور اُس مسلمک کا اظہار کرنا ہی جو بودھي ستوا
نے اُس دھیان کي بدولت بعد مین اختیار کیا -
ممکن ہی کہ یہان بھي یہ تین شکلین (جو مشرقي
پھاٹک والے نقش کے تین دیوتاؤن کی غمزدہ تصویرون
سے بے حد مشابہہ رکھتي ہین اور غالباً ایک ھي کاریگر
کي بنائي ہوئي ہین) ، مہا بھنش کرمن کا واقعہ
یاد دلانے کے لئے بنائی گئي ہون جس کا نتیجہ
آخرکار حصول معرفت کي صورت مین رونما ہوا - ،
اور وہ دروازہ جو ان تصویرون کے عقب مین ہی
شہر کپل وست کے دروازے کو یاد دلانے کے لئے
بنایا گیا ہو -

لوح دوم - دیوتاؤن کا بدھہ سے سلسلہ وعظ و تبلیغ
شروع کرنے کي درخواست کرنا -

بودھ مذہب کي کتابون مین لکھا ہی کہ معرفت
حاصل کرنیکے بعد بدھہ نے اُس حقیقت کي عام اشاعت
کرنیکے بارے مین تامل کیا جو اُسپر آشکار ہوئي تھي
اُسوقت برھما ، اِندر ، لوکپال (یعني چار اطراف عالم کے
مدارالمہام) ، اور ملائکہ اعلیٰ نے اُسکي خدمت مین

تخت هین جن کے گرد بہت سے مرد ، عورتین ، جانور اور دیوتا پرستش کی وضع مین کھڑے هین - یہ منظر مارا اور اسکی شیطانی فوج کی هزیمت کے بعد کا هی جبکہ " ناگ " پردار مخلوق ، فرشتے ، اور دیوتا ایکدوسرے کو آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے " شجر معرفت " کے نیچے هستی معظم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور جون جون آگے بڑھتے خوشی مین آکر یہ نعرے لگاتے تھے کہ " آخرش رشی فتحیاب هوا......اور شیطان مغلوب هوگیا " - وہ بڑے سر والا دیوتا ، جو لوح کے دائین جانب هاتھی یا شیر پر سوار هی، غالباً اندر یا شاید برهما هی -

وسط لوح مین تین شخص جنکے چہرے مغموم و متفکر معلوم ہوتے هین تخت کے تین طرف کھڑے هین - لیکن یہ سوال اب تک حل نہین هوا کہ ان تصویرون سے کیا مراد هی - اس سے قبل هم مشرقی پھاٹک پر مہا بھنش کرمن یعنی " ترک دنیا " والے نقش مین دیکھ چکے هین کہ سنگتراش نے لوح کے وسط مین ایک جامن کا درخت بنایا هی جس سے اسکا مقصد بودھی ستوا کے سب سے پہلے " دھیان " کو

بیوی ' جو اپنی تمام ضروریات کے لئے اپنے اکلوتے
بیٹے شیام کے محتاج تھے ' بنارس کے جنگلوں میں
رہا کرتے - ایکدن راجۂ بنارس جنگل میں شکار
کھیل رہا تھا کہ شیام بھی دریا پر پانی بھرنے گیا
اور اتفاقیہ راجہ کے تیر سے زخمی ہوگیا - راجہ کی
ندامت اور پشیمانی اور شیام کے والدین کی گریہ وزاری
سے متاثر ہوکر اندر دیوتا بیچ میں پڑا اور حکم دیا کہ
شیام کے زخم اچھے ہو جائیں اور اسکے والدین کی قوت
بینائی بحال ہو جائے -

دیکھئے ' اوپر لوح کے دائیں کونے میں ' دو جھونپڑیاں
بنی ہوئی ہیں - ایک کے سامنے شیام کا باپ اور
دوسرے کے دروازے پر اسکی ماں بیٹھی ہے - نیچے
شیام دریا سے پانی لینے آرہا ہے - بائیں جانب
راجۂ بنارس کی تصویر تین دفعہ بنائی گئی ہے '
پہلے وہ شیام کی طرف (جو پانی میں کھڑا ہے)
تیر چلاتا نظر آتا ہے ' اس سے ذرا نیچے کمان ہاتھ میں
لئے آرہا ہے اور تیسری جگہ تیر کمان ہاتھ سے پھینک
کر افسوس اور پشیمانی کی حالت میں کھڑا ہے -
بائیں طرف بالائی گوشے میں ' شیام اور اسکے والدین

حاضر هو کر درخواست کي که وه دهرم کے چکر کو حرکت دے - اس درخواست کے وقت بدهه برگد کے درخت کے نیچے بیٹھا هوا تھا اور غالباً یہي وجه هی که اس لوح مین اس واقعه کو صرف بڑا درخت اور اُسي کے نیچے بدهه کا تخت رکھه کر ظاهر کیا گیا هی - سامنے جو چار شخص پہلو به پہلو کھڑے هین وه چار لوکپال معلوم هوتے هین -

پُشت :- بدهه کي وفات کا واقعه حسب معمول ایک ستوپے اور اُسکے گرد چند خدام کي تصویرین بنا کر ظاهر کیا گیا هی -

بایان ستون

بایان ستون - سامنے کا رخ - بالائي لوح :-

اس لوح مین غالباً اِندر کي بهشت دکھالی گئي هی جسکے سامنے دریائے منداکني بہ رها هی - شمالی پھاٹک پر اور ستوپه نمبر ۳ کے منقش پھاٹک پر بھی اس سے ملتي جلتي تصویرین بنی هوئی هین (دیکھو صفحات ۱۲۷ و ۱۷۴) -

اَندر کا رخ - بالائي لوح - شیام جاتک :-

کہتے هین که ایک نابینا زاهد اور اُسکي اندهي

کي تکمیل کے لئے کثیرالتعداد کاریگر بیسیون برس تک کام کرتے رہے ہونگے - اِن مین بہترین مرقعے وہ ہین جو جنوبي پھاٹک کو مزین کرتے ہیں ' اور سب سے ادنی درجے کے وہ جو شمالي پھاٹک پر بنے ہوئے ہین ' لیکن عملي دستکاري کے لحاظ سے شاید سب سے زیادہ فرق جنوبي اور مغربي پھاٹکون کي منبت‌کاري مین پایا جاتا ہی - مثال کے طور پر جنوبي پھاٹک کے درمیاني شہتیر کے اندر والے رخ پر چھہ دنتا ہاتھي کي جو تصویر ہی (پلیٹ نمبر ۵ - الف - Plate V, a) ' اُس کا مقابلہ مغربي پھاٹک کے زیرین شہتیر کے روکار والے مرقع (پلیٹ نمبر ۸ - الف - Plate VIII, a) سے کرو جس پر یہي منظر دکھایا گیا ہی :—

جنوبي پھاٹک کے نقش مین تمام تصویرین نہایت پابندي کے ساتھ ایک ہي سطح مین رکھي گئي ہین کہ دیکھنے والون کو سب یکسان نظر آئین ' اور زیادہ اونچي یا ابھري ہوئي نہین بنائي گئین کہ اُنکے لمبے لمبے سایے منظر کي خوبیون کو چھپا نہ لین - نتیجہ یہ ہی کہ اس مرقع کو دیکھنے سے سنگتراشي کي بجائے زردوزي کے کام کا خیال پیدا ہوتا ہی - اور دیکھئے ' ہاتھیون کي تصویرین عریض اور مسطح

بالکل تندرست اور صحیح و سلامت موجود هین اور آنکے پہلو مین راجهٔ بنارس اور اندر دیوتا کھڑے هین -

لوح دوم - واقعه حصول معرفت (سمبودهي) :—

وسط لوح مین پیپل کے درخت کے نیچے بدهه کا تخت رکھا هی - درخت پر گندهرب پھولون کے هار چڑھا رهے هین - اور گرد ناگا قوم کے مرد و زن شیطان پر بدهه کی فتحیابی کي خوشي مین جشن منا رهے هین (دیکھو صفحه ۱۵۲) -

لوح سوم :— اس لوح کا صرف بالائی حصه رہ گیا هی لیکن معلوم هوتا هی که اس مین بدهه کے (راجگیر سے شهر ویشالي کو جاتے هوئے) دریائے گنگا کو عبور کرنے کي کرامت دکھائي گئي هی (۱) -

مرقعون کي طرز ساخت اور صنعت

مرقعون کي طرز ساخت اور صنعت

ان مرقعون کي بے شمار تصاویر اور پرتکلف جزئیات

(۱) معلوم هوتا هی که اس لوح کے نیچے کا حصه اُسوقت کاٹ دیا گیا جب میجر کول نے سنه ۱۸۸۲ع مین پھاٹک کو دوباره نصب کیا - میسي کي کتاب مین (پلیٹ ۲۱ پر) یه لوح مکمل دکھائي گئي هی ۔

مُو قلم کے کام میں (یعنی رنگین تصاویر کے بنانے میں)
زیادہ مہارت تھی ' لیکن ساتھ ھی پیکروں کے خط و خال
کی نفیس ساخت اور مرقعوں کی موزون اور خوشنما
ترتیب کا نازک احساس بھی قدرت کی طرف سے
اُسکو ودیعت ہوا تھا -

برخلاف اسکے مغربی پھاٹک والا مرقع دستکاری کے
لحاظ سے بڑھا ہوا ھی اور اگر اسکی تصویروں کو فرداً فرداً
دیکھا جائے تو یقیناً زیادہ موثر اور دلکش پائی جائینگی '
لیکن بحیثیت مجموعی یہ مرقع کچھ بھلا نہیں معلوم
ہوتا اسلئے کہ تصویریں اس کثرت کے ساتھ بنی ہوئی
ہیں کہ واقعہ کی تفصیل کے سمجھنے میں الجھن سی
ہوتی ھی اور دوسرے اُن کی ترتیب میں حد سے
زیادہ تصنع اور باقاعدگی ھی -

اب اگر جنوبی اور مغربی دروازوں کے اُن مرقعوں کا
آپس میں مقابلہ کیا جائے جن میں " جنگ تبرکات "
کا منظر دکھایا گیا ھی تو بھی اسی خیال کی تائید ہوگی
(دیکھو پلیٹ ۵ ب اور پلیٹ ۸ ب - Plate V, b اور
(Plate VIII, b - دونوں مرقعوں میں تخیل کی افراط
ھی اور واقعیت کا اظہار ' - لیکن دونوں کے تخیل اور
اظہار واقعیت میں باہم اختلاف ھی -

K

بنائي هين که انکے غير معمولي ڈيل ڈول کي حقيقت بخوبي ذهن نشين هو جائے ' - درختون کو حسب قاعده ابهرا هوا بنانے کي بجائے انکا صرف خاکا سا بنا ديا گيا هي ' - اور تالاب مين کنول کے پهول ' جنکي طرز ساخت رسمي هي ' ان هاتهيون کے قد و قامت سے بالکل غير متناسب هين جو تالاب مين چل رهے هين -

ثاني الذکر ' يعني مغربي پهاٹک کے ' نقش مين پهول پتيون کي جسامت اصلي معلوم هوتي هي ' - پاني کو لهردار لکيرون سے ظاهر کيا گيا هي ' - بڑ کا درخت سراسر مطابق اصل هي ' - هاتهيون کي ساخت زياده زوردار اور مکمل هي ' - اور اگرچه تمام تصويرين ايک هي سطح پر بني هوئي هين ليکن کهين کهين پتهر کو گهرا کهود کر عمق اور سايے اور روشني کے اختلاف کا منظر دکهايا گيا هي -

اپني اپني جگه دونون مرقع قابل تعريف هين ' ليکن اس بارے مين هرگز اختلاف رائے نهين هو سکتا که دونون مين زياده استادانه کونسا هي -

جنوبي پهاٹک والا مرقع کسي ايسے ذهين کاريگر کا بنايا هوا معلوم هوتا هي جس کو سنگتراشي کي نسبت

مختلف جہات میں حرکت کرتی نظر آتی ہیں جس سے ترتیب میں ایک خاص خوبصورتی پیدا ہوگئی ہی - دوسرے مرقع میں اگرچہ تصویروں کے انداز مختلف ہیں لیکن حرکت بحیثیت مجموعی یکساں ہی -

اس میں شک نہیں کہ ان تصویروں کی طرز ساخت کا یہ اختلاف ایک حد تک مختلف صناعوں کی انفرادی مہارت اور قابلیت، کا نتیجہ ہی لیکن علاوہ اسکے وہ تغیرات بھی اسکے اسباب میں ضرور شامل ہیں جو اس وقت نہایت سرعت کے ساتھ ہندوستان کے فن سنگتراشی میں پیدا ہو رہے تھے ' یعنی غیر ملکی صنعت کا ملکی صنعت پر اثر اور اُسکا استقرار ' عملی دستکاری کی ترقی اور اصول مقررہ کی پابندی کی طرف روز افزوں میلان —

بیرونی اثر جسکی طرف مینے ابھی اشارہ کیا ہی اُسکی شہادت ایرانی طرز کے جرس نما پرکالوں ' آشوری گلکاریوں ' اور مغربی ایشیا کے خیالی پردار جانوروں یا اسی طرح کی دیگر غیر ملکی تصویروں سے ملتی ہی جو دروازوں پر جابجا نظر آتی اور بآسانی تمیز

جنوبی پھاٹک والے منظر میں زندگی اور واقعیت کا رنگ پایا جاتا ہے اسلئے کہ سنگتراش نے پہلے اپنے ذہن میں تمام واقعہ کا تصور نہایت اچھی طرح جما لیا ہے اور پھر اپنے خیال کو دلکش سادگی کے ساتھ ادا کردیا ہے - دوسرے یعنی مغربی پھاٹک والے مرقع میں مکانات اور نیز وہ تصویریں جو جھروکوں میں بنی ہوئی ہیں محض رسمی اور بے جان معلوم ہوتی ہیں ' اور حملہ آور افواج جو سیلاب کی طرح شہر کی جانب بڑھی چلی آ رہی ہیں ' اُنکی حرکت اور ہَل چَل بھی نسبتاً کم موثر ہے - وجہ یہ ہے کہ سنگتراش نے اپنے تخیل اور ذاتی استعداد سے کام لینے کی بجائے اس قسم کے مناظر کی رسمی طرز ساخت پر زیادہ بھروسہ کیا ہے - پہلے نقش میں جسموں کے ابھار اور تصویروں کے درمیانی فاصلے یکساں نہیں ہیں ' اسلئے اُن کے سایے بھی کہیں ہلکے اور کہیں گہرے ہیں - دوسرے مرقع میں پیکروں کے درمیانی فاصلے بہت کم ہیں ' اور تھوڑی جگہ میں بہت سی تصویریں بنادی گئی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ درمیانی سایے زیادہ گہرے ہو گئے ہیں اور نقش میں " رنگین تصویر " کی سی مشابہت پیدا ہوگئی ہے - پہلے نقش میں تصویریں

کیا گیا ہی (دیکھو صفحہ ۷۹) - چارون مرقعون
مین بدھہ کو دھیان مُدرا یعني حالت استغراق مین
بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہی - بدھہ کے دونون طرف ایک ایک
خادم کھڑا ہی اور سر کے پیچھے ایک منقش ہالہ سا
بنا ہی جسکے اندر دونون طرف دو گندھرب آڑ رہے
ہین (۱) - تصویرون کي ترتیب اور خصوصاً خدام کي
وضع و ہیئت مین جزوي اختلافات پائے جاتے ہین
اور شمالي مجسمے کي کرسي پر تین چھوٹي چھوٹي
مورتین بني ہوئي ہین لیکن یہ اختلافات ایسے نہین
کہ انکي مدد سے ہم اس امر کا فیصلہ کرسکین کہ آیا
یہ مورتین خاص خاص دھیاني (۲) بدھون کي قائم

---

(۱) برجس (Burgess) صاحب کا یہ بیان کہ جنوبي مرقع
مین بدھہ کي کھڑي مورت دکھائي گئي ہی بالکل بے بنیاد ہی -
جس تصویر کا برجس صاحب نے حوالہ دیا ہی وہ ساتوین صدي
عیسوي کي بني ہوئي ہی اور کو جنوبي دروازے کے قریب ہي
دستیاب ہوئي تھي لیکن جنوبي دروازے والے مجسمے کي کرسي سے
اسکو ہرگز کوئي تعلق نہین - اس تصویر مین بدھہ کا شہر راجگیر
مین مست ہاتھي کو مطیع کرنے کا واقعہ دکھایا گیا ہی - (دیکھو
میسي کي تالیف - سانچي اینڈ اٹس ریمنیز ؛ پلیٹ ۱۴ شکل اول)

(۲) بودھ مذہب کے شمالي یا مہایاني فریق کا عقیدہ ہی
کہ ہر دنیاوي بدھہ کا ایک مخفي ہمزاد (- دھیاني بدھہ) بھي
ہوتا ہی جو کسي دھیاني بہشت مین رہتا ہی - اس طرح کاشیپ

هوسکتي هين - اس قسم کي تصويرين عموماً سلجوقي اور زمانۂ مابعد کي مغربي سلطنتون کي اس عالمگير صنعت مين پائي جاتي هين جو بہت سے تمدنون کے مختلف عناصر کے اختلاط سے پیدا هوئی تهی - علاوہ ازین بہت سے پیکرون (مثلاً مشرقي پھاٹک کے کوهستاني سوارون) کي عجيب و غريب وضع ' کہين کہين کيفيت مکاني کے اظهار کي کوشش ' جيسي که عاج کاران ودیشا والي لوح مين نظر آتي هی (۱) ' نيز بعض مجموعون کا خوشنما توازن ' اور سايے اور روشني کے اختلاف سے مصورانه رنگ پيدا کرنا ' جو اس زمانے مين يوناني شامي صنعت کي ممتاز خصوصيت تهی ' ان سب باتون سے بهی بيروني اثر کي زبردست شهادت ملتي هی -

بدهه کے چار مجسمے جو پردکهنا مين دروازون کے سامنے رکھے هين

ستوپۂ کلان کے چارون دروازون کے سامنے ' چبوترے کے سهارے ' بدهه کي چار مورتين رکھی هين جنکے اوپر کسي زمانے مين (پتھر کے) منقش سائبان بهی قائم تهے - یه وهي چار مورتين هين جنکا ذکر عهد گپتا کے سنه ۱۳۱ (مطابق سنه ۴۵۰ - ۴۵۱ ع) والے کتبے مين

(۱) ديکھو صفحه ۱۱۱

انکے طرز نشست سے ہو سکتی ہی نہ کسي اور علامت سے (۱) -

صنعتي نکتۂ خیال سے جنوبي دروازے والي مورت سب سے عمدہ ہی اور اس کے خادمون کي خوبصورت تصویرین بالخصوص بھلي معلوم ہوتی ہین - جنوبي دروازہ چونکہ سب سے اہم دروازہ تھا اس لئے اسطرف کي مورت بھی سب سے قابل اور ہوشیار صناع کے سپرد کي گئي ہوگي - اس مورت کي طرز ساخت اور صنعت کي خوبی کو دیکھ کر اسي زمانے کي وہ تصاویر یاد آتی ہین جو سانچي سے چار میل کے فصل پر کوہ اودے گري کے غارون کے سائبانون مین منقبت ہین -

ستوپۂ کلان کي مرمت

ستوپۂ کلان کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہی کہ اسکي عمارت پہاڑي کي برہنہ چوٹي پر واقع ہونے کے باوجود دو ہزار سال تک امتداد ایام اور تغیرات موسم کے تباہ کن اثر کا ایسي کامیابي کے ساتھ مقابلہ کرتي رہي ہی - عمارت مذکور اسوقت بھي بہت اچھي حالت مین ہی - پھاٹکون اور کٹہرون کے مرقعے اور

(۱) میسي (Maisey) کا خیال تھا کہ پتھر کا وہ سر جسکے اوپر ایک بلند مکٹ یا تاج ہی اور تاج مین ایک بدھ بیٹھا ہی ، شمالي دروازے والي مورت سے تعلق رکھتا ہی - لیکن یہ خیال درست نہین ہی ،

مقام مین یا نہین - عہد وسطی مین ستوپون کی
کرسیون کے گرد دھیانی بدھون کی تصویرین رکھنے کا
عام رواج تھا - یہ مورتین ستوپون کے چارون طرف
طاقچون مین رکھی جاتی تھین اور عام ترتیب یہ
ہوا کرتی کہ آکشوبھیا کی مورت مشرق مین '
رتن سمبھو کی جنوب مین ' امی تابھہ کی مغرب اور
اموگھ سدھہ کی شمال مین رکھتے تھے - ممکن ہے کہ
یہ چارون مورتین بھی انہین چار دھیانی بدھون کی
ہون لیکن ان کی صحیح صحیح شناخت نہ تو

[فوٹ نوٹ بسلسلہ صفحہ گذشتہ]

بدھہ کا دھیانی رتن سمبھو ہی ' گوتم کا امی تابھہ اور آنے والے بدھہ
یعنی میتریا کا دھیانی اموگھ سدھہ ہی - یہ عقیدہ بظاہر زرتشتی
عقیدہ "فروشی" پر مبنی معلوم ہوتا ہی جسکے مطابق ہر شخص
کا ایک فروشی یا ہمزاد ہوتا ہی جو پیدائش کے وقت انسان
کے جسم مین داخل ہو جاتا ہی اور موت کے بعد اُسکی شفاعت
کرتا ہی - اصل مین ان دھیانی بدھون کو بدھہ کہنا خلاف قاعدہ
ہی کیونکہ یہ کبھی بودھی ستوا نہین رہے -

پھاٹک اور فرشي کٹہرے کے وہ حصے جو ان پھاٹکون کے قریب تھے کمزور ہو کر گرپڑے تو کچھ تعجب کي بات نہین ' بلکہ تعجب تو اس بات کا ھی کہ ایسے کمزور اصول کے مطابق بنے ہوئے پھاٹک اب تلک صحیح و سالم کھڑے رہے -

جنوبي اور مغربي پھاٹک میجر کول نے سنہ ۱۸۸۲ع مین دوبارہ قائم کئے تھے - اور اس کام کے دوران مین جو گذشتہ چند سال مین مصنف کے زیر نگراني ہوا ھی ' ستوپے کے گرد و پیش سے تمام ملبہ صاف کرکے قدیم سنگي فرش کے بقیہ حصون کو از سرنو' قدرے ڈھلوان لگا دیا ھی جس سے عمارت مذکور کرد و نواح کي زمین سے کسي قدر بلند ہوگئی ھی اور اسکے قریب پاني جمع نہین ہوسکتا - علاوہ برین گنبد کا جنوب مغربي حصہ (جسکي مرمت سنہ ۱۸۸۳ع مین محض گارے اور چھوٹے چھوٹے پتھرون سے کي گئي تھي اور جو بوجہ کمزوري کے کھسلک کر گرا آتا تھا) از سرنو بنایا جارہا ھی - اس ترمیم کے بعد جب یہ عمارت دوبارہ مستحکم ہوجائیگي تو چبوترے ' زینے اور چوٹي کے کٹہرے اور اور اجزاء جو اپني اصلي جگہ سے گر گئے ہین ' دوبارہ قائم کردئے جائینگے

خصوصاً وہ نقش جو مغربی پھاٹک پر بنے ہوئے ہین ۔
اُن مین آج بھی وہی تازگی ہی جو تکمیل تعمیر کے
وقت تھی اور بعض تصاویر کو جو تھوڑا بہت نقصان پہنچا
ہی وہ زیادہ تر موجودہ زمانے مین بعض بُت شکنون کے
ہاتھون پہنچا ہی اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی
کہ اب بھی بعض جاہل اشخاص ان عمارتون کے
خوبصورت نقش و نگار کو خراب کرنے مین ایک قسم
کی مسرّت محسوس کرتے ہین - لیکن ستوپے کی
اصل عمارت کی خستگی کے دو بڑے سبب ہین
ایک تو اسکے گرد آب باران کا اجتماع اور دوسرے وہ شدید
نقصان جو سنہ ۱۸۲۲ع مین بعض ناتجربہ کار شائقین
حفریات نے گنبد کے جنوب مغربی حصے مین کھدائی
کرکے پہنچایا - ستوپے کی بنیاد کا اکثر حصہ چٹان پر
قائم ہی اسلئے اسکے گرد آب باران کا اجتماع اسکی
بنیاد کے دھس جانے سے نہین ہوا بلکہ اُس ملبہ کی
وجہ سے ہوا جو عہد وسطی سے (لے کر موجودہ زمانے تک)
ستوپے کے گرد جمع ہوتا رہا تھا - رفتہ رفتہ یہ ملبہ کئی
فیٹ اونچا ہو گیا اور ہر سال برسات مین ستوپے کے
گرد پانی جمع رہنے لگا (کیونکہ اسکے نکلنے کا کوئی
رستہ نتھا) - پس ان حالات مین اگر جنوبی اور مغربی

نیچے سولہ فیٹ گہرائي پر نہایت اچھي حالت مین موجود ھی -

سطح مرتفع کے مشرقي حصے مین جون جون قدیم عمارتین شکستہ ہوکر گرتي گئین ، نئي عمارتین آنکے افتادہ ملبے پر تعمیر ہوتي گئین اور تباھي اور تعمیر کا یہ سلسلہ صدھا سال تک اسي طرح جاري رھا یہان تک کہ عہد وسطي مین اس حصے کي سطح خاصی بلند ہوگئي اور ایک پختہ سڑک اُسکے وسط مین بنائي گئي جس کا ایک سرا عمارت نمبر ۱۹ (دیکھو سطحي نقشہ پلیٹ ۱۵ - Plate XV) کے شمال مین اسوقت بھي نظر آتا ھی - اسکے بعد بارھوین صدي عیسوي کے قریب جبکہ ان عمارتون کا ملبہ جمع ھو ھو کر قریباً چودہ فیٹ بلند ہوگیا تو اُسکے سامنے شمالاً جنوباً ایک بڑي دیوار (۱) تعمیر کر دي گئي کہ وہ اس مجتمع ملبے کو اُسی حالت پر قائم رکھ سکے -

---

(۱) دیکھو صفحات ۲۲۰ - ۲۲۱

که یه بے نظیر عمارت اپنے تمام ضروری خط و خال کے
لحاظ سے مکمل هوجائے (۱) -

ستوپے کے گرد سنگی فرش اور مشرقی محافظ دیوار

جس سنگی فرش کا ذکر اوپر آیا هی وہ ستوپۂ کلان کے سنگی غلاف اور فرشی کٹھرے کا هم عصر یعنی سنه ۱۵۰ تا سنه ۱۰۰ قبل مسیح کا بنا هوا هی - ابتداءً اسمین پتھر کی چھه سے آٹھ فیت تک لمبی اور تین سے چار فیت تک چوڑی سلین لگی هوئی تھین مگر اسوقت یه فرش بہت شکسته حالت مین هی - اسکے نیچے چار اور فرش چونے اور کنکر کے یا اور مصالح کے بنے هوے ملتے هین - سب سے قدیم فرش جو سنگی فرش کی سطح سے قریباً چار فیت نیچے هی شہنشاہ اشوک کے زمانے کا هی اور اسکی مفصل کیفیت اشوک کی لاٹھ کے حال مین لکھی جائیگی جو جنوبی پھاٹک کے قریب استادہ هی - بالائی فرش ' جو اسوقت ستوپے کے گرد نظر آتا هی ' ابتداءً تمام وسطی رقبے پر ' بلکه مشرقی جانب جو محافظ دیوار هی اس سے بھی بہت پرے تک لگا هوا تھا - چنانچه اس کا ایک حصه عمارت نمبر ۴۳ کے

---

(۱) اب یه کٹھرے وغیرہ دوبارہ نصب کئے جاچکے هین اور عمارت هر لحاظ سے مکمل هوگئی هی (مترجم)

تحریر تھا (۱) - صندوقچیاں ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ مکعب
تھیں اور انکے ڈھکنے چھ چھ انچ موٹے تھے - ساری پترا
والی صندوقچی میں سفید سنگ صابون کی ایک گول
مسطح ڈبیا تھی جسپر مٹی کی ایک نازک سی سیاہ
رنگ کی طشتری ڈھکی ہوئی تھی - اور صندل کی
لکڑی کے دو ٹکڑے ڈبیا کے پہلو میں رکھے ہوے تھے (۲) -
ڈبیا کے اندر ہڈی کے ایک ذرا سے ٹکڑے کے علاوہ
موتی ' یاقوت ' بلور ' لاجورد اور نیلم کے چند سوراخدار
دانے بھی تھے - مہاموگلانہ والی صندوقچی میں بھی
سنگ صابون کی ایک ڈبیا تھی جس میں ہڈی کے
دو ذرا سے ٹکڑے محفوظ تھے -

جساحت کے علاوہ جن باتوں میں یہ ستوپہ بڑے
ستوپے سے اختلاف رکھتا تھا وہ یہ ہیں :— اس کے
فرشی کٹھرے پر ابھرے ہوئے نقش تھے ' بجاے
چار کے صرف ایک منقش پھاٹک تھا اور گنبد (جو

(۱) ان الفاظ کے معنی یہ ہیں :— ساری پترا کے (تبرکات)
اور مہاموگلانہ کے (تبرکات) - سہ حرف اضافہ ہی -

(۲) کننگھم صاحب کا خیال ہی کہ صندل کی لکڑی کے یہ
ٹکڑے ساری پترا کی چتا سے لئے گئے ہونگے -

باب ۵

وسطي رقبے کے اور ستوپے

ستوپہ نمبر ۳

ستوپہ کلاں سے قریباً پچاس گز جانب شمالمشرق اُس سے چھوٹا مگر اُسي نمونے اور نقشے کا ایک اور ستوپہ هی (دیکھو تصویر پلیٹ ۹ - Plate IX) (۱) - اس مین جنرل کننگھم کو ساري پتّرا اور مہا موگلانہ نامي بُدّھہ کے دو مشہور چیلون کے " تبرکات " دستیاب هوئے تھے ' جس سے معلوم هوتا هی کہ قدیم زمانے مین یہ ستوپہ نہایت متبرک سمجھا جاتا تھا - " آثار " یا " تبرکات " کا خانہ عمارت کے عین وسط مین کرسي کي سطح کے برابر تھا - اُسکے اوپر پتھر کي پانچ فیٹ لمبي سل ڈھکي هوئی تھي اور اندر پتھر کي دو صندوقچیان تھین جنکے ڈھکنون پر مختصر کتبے بھی کندہ تھے یعني جو صندوقچي جنوب کي طرف رکھی هوئي تھي اُسپر ساري پتّرا سہ اور شمال والي پر مہاموگلانہ سہ

---

(۱) اس ستوپے کا قطر انچاس فیٹ چھہ انچ اور بلندي تخمیناً ۲۷ فیٹ تھي -

PLATE IX.
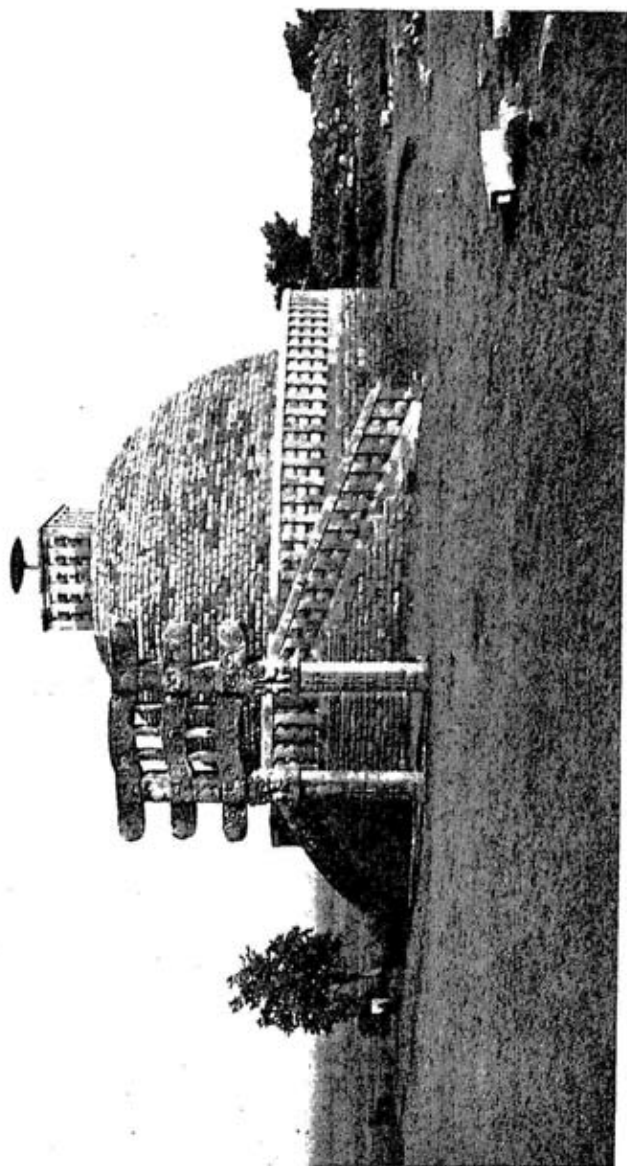
STUPA 3 FROM S.S.-E.

ستوپہ کلاں کے گنبد سے کچھ زمانہ بعد تعمیر ہوا تھا)
زیادہ ترقی یافتہ نمونے کا اور قریباً نیم کروی شکل کا تھا -

فرشی کٹہرے کو قدیم زمانے میں ہی توڑ پھوڑ کر دوسری عمارات میں استعمال کر لیا گیا تھا اور بجز چند شکستہ ستونوں کے جو اس وقت اپنی اصلی جگہ پر قائم ہیں یا باستثنا اُن چند ٹکڑوں کے جو مندر نمبر ۴۵ کی بنیادوں کے قریب دستیاب ہوئے ہیں باقی تمام کٹہرہ ضائع ہوچکا ہی - تاہم ان شکستہ ستونوں سے اتنا تو صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ کٹہرہ قریباً آٹھ فیٹ بلند اور کنول کی خوبصورت ابھری ہوئی گلکاریوں سے مزین تھا - ان گلکاریوں کی طرز ساخت رسمی مگر زوردار ہی اور پھول پتوں کے نقشے ، سنگتراش کے تخیل کے مطابق ہر ستون پر مختلف ہیں -

چبوترے اور زینے کے کٹہرے بھی اپنے عام نقشے اور طرز ساخت کے لحاظ سے بڑے ستوپے کے کٹہروں سے مشابہ ہیں - زینے کی چوٹی پر ، جہاں دونوں طرف کی سیڑھیاں آکر ختم ہوتی ہیں ، منقش پھاٹک کے مقابل ، ایک کشادہ جگہ (یعنی چاندا) ہی - اسکے کونے والے ستون پر ایک نہایت دلچسپ تصویر منبت ہی جس میں غالباً اس ستوپے کا ارتفاعی

نقشہ دکھایا گیا ھی - اس تصویر سے ستوپے کے بالائی کٹہرے اور چھتري کا نقشہ اور اُنکي ترتیب بخوبي معلوم ھوسکتي ھی -

یہ ستوپہ اور اسکے کٹہرے غالباً پہلي صدي قبل مسیح مین تعمیر ھوے تھے مگر منقش پھاٹک ' جو سانچي کے پھاٹکون مین سب سے آخري معلوم ھوتا ھی ' غالباً پہلي صدي عیسوي کے نصف اول مین اضافہ کیا گیا تھا - اس دروازے کے نصب ھونے سے پیشتر پردکھنا کے اوپر اور اُسکے چارونطرف کچھ ملبہ جمع ھوگیا تھا جس سے اُس کي سطح ڈیڑھ فٹ کے قریب بلند ھوگئي تھي اور طواف‌گاہ کا اصلي فرش اور زینے کي زیرین سیڑھیان ملبہ مین چھپ گئي تھین - سیڑھیون کو آشکار کرنے کے لئے ملبے کو صاف کیا گیا مگر اُنکے حصہ پائین تک پہنچنے کے بعد کھدائي بند کردي گئي کہ پھاٹک کي بنیاد کو کسي طرح کا نقصان نہ پہنچے -

ستوپہ نمبر ۳ کا منقش پھاٹک

یہ پھاٹک ۱۷ فیٹ بلند ھی اور اسکے منبت نقوش کي صنعت بڑے پھاٹکون کے کام سے ملتي جلتي ھی انمین سے اکثر نقش اُنھین مضامین و مناظر کا اعادہ کرتے ھین جو بڑے پھاٹکون پر دکھائے گئے ھین ' اس

ستوپہ نمبر ۳

ستوپہ نمبر ۳ کے پس پشت ' جانب شمالمشرق '
ایک اور ستوپہ هی جو پیمائش مین اُس سے کسي
قدر چھوٹا هی - یہ ستوپہ اب قریب قریب منہدم
هو چکا هی لیکن جو حصہ تباهي سے بچ گیا هی اُسکي
طرز تعمیر سراسر ستوپہ نمبر ۳ سے مشابہ هی اور اس
مین شک نہین کہ یہ دونون ستوپے قریب قریب
ایک هي زمانے کے بنے هوئے هین - پردکھنا یعني
طواف کے رستے پر پتھر کي سلون کا فرش لگا هوا تھا
جسکے بعض حصے اسوقت بھي موجود هین - فرشي
کٹھرے یا چبوترے اور زینے کے کٹھرون کا کوئي نشان
نہین ملا جس سے خیال هوتا هی کہ شاید اس ستوپے
مین یہ کٹھرے بنائے هي نہین گئے تھے - مگر برخلاف
اسکے بالائي کٹھرے کي منڈیر کا ایک پتھر جسپر نہایت
خوبصورت نقش و نگار بنے هوئے هین ' اس ستوپے کے
قریب هي (جانب جنوب) دستیاب هوا هی اور عجب
نہین کہ اسي ستوپے سے تعلق رکھتا هو - یہ پتھر
پانچ فیٹ سات انچ لمبا هی (مگر اس کا ایک سرا ٹوٹا
هوا هی) ' اور اس کا بیروني رُخ کنول کے پھول پتون
کي لہردار آرائش سے مزین هی جن کے درمیان جابجا
پرند بیٹھے هوئے نظر آتے هین -

لئے اُنکا مفصل حال قلمبند کرنا محض تحصیل حاصل هی - لیکن ایک مرقع ' جو اس پهاٹک کے نیچے والے شہتیر کے ررکار پر کندہ هی ' بڑے پهاٹکوں کے مرقعوں سے مختلف هی - اس میں غالباً اِندر دیوتا کي بہشت نندن دکهائي گئي هی - وسط میں ایک شامیانے کے نیچے اِندر دیوتا تخت پر جلوہ افروز هی ' چاروں طرف پریوں کا جهرمٹ هی ' سامنے دریاے منداکنی بہ رها هی جو نندن کو گهیرے هوے هی ' - شامیانے کے دائیں بائیں پهاڑ اور جنگل دیوتاؤں کي تفرج گاہ کا اظهار کرتے هیں جو اسمیں آرام کر رهے هیں - تاج ستون کے اوپر والی مربع تهونیوں کے قریب ' کونوں میں ' دو ناگ راجہ اور آنکے خادم سات پهنوں والے سانپوں کے اوپر بیٹهے هیں - سنگتراش نے ان سانپوں کے پیچ و خم دریا کے پاني کے ساتھ ملاکر شہتیر کے سروں تک پهنچاے هیں اور وهاں آن چکروں میں ملا دئے هیں جو سروں پر بنے هوے هیں - مربع تهونیوں پر پہلوان اور گهڑیال کشتي لڑ رهے هیں ' - یہ تصویریں نہایت هي مناسب موقع اور موثر معلوم هوتي هیں خصوصاً اسلئے کہ گهڑیالوں اور سانپوں کي دُموں کے پیچ وخم باهم بہت خوبي کے ساتھ ملائے گئے هیں -

یہ حصے عہد گپتا کے چھوٹے سے مندر نمبر ۱۷ کے فرش سے (جو قریب ہی واقع ہی) کئي فیٹ نیچے جاتے ھین اور انکي تعمیر مین بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے ھین - عہد وسطي مین ان دیوارون کے وہ حصے جو موجودہ سطح زمین سے اوپر تھے ' چھوٹے چھوٹے صاف ترشے ہوئے پتھرون سے دوبارہ بنائے گئے تھے -

ستوپہ ھائے ۵ نمبر و ۷ وغیرہ

مذکورہ بالا ستوپون کو چھوڑ کر اور جس قدر ستوپے اس میدان پر واقع ھین وہ سب عہد وسطي کے بنے ہوئے ھین - ان مین سب سے بڑا ستوپہ نمبر ۵ ھی جو غالباً چھٹي صدي عیسوي کے قریب کي تعمیر ھی - اسکے جنوب مین اودے کري کے پتھر کي بني ھوئي کسي مجسمے کي ایک کُرسي رکھي ھی جو اپني ظاھري وضع قطع اور طرز ساخت سے ساتوین صدي کي بني ہوئي معلوم ہوتي ھی بُدّھہ کے اُس مجسمے کے متعلق جو اس کرسي پر رکھا ھی وثوق کے ساتھ نہین کہہ سکتے کہ آیا اصل مین اسي کرسي پر رکھا گیا تھا یا نہین -

ستوپہ نمبر ۷ ' جو میدان کے جنوب مغربي گوشے مین ھی اور نیز ستوپہائے نشان ۱۲ تا ۱۶ جو مندر

ستوپه نمبر ۶

اس رقبے میں زمانۂ قدیم کا بنا هوا صرف ایک اور ستوپه هی جو مندر نمبر ۱۸ کے مشرق میں واقع هی - اس کے بھراؤ میں مذکورہ بالا ستوپون کي طرح بڑے بڑے پتھر لیے هوئے هیں جنکے درمیاني فاصلون میں چھوٹي چھوٹي کیلیں بھر دي گئي هیں- یه بھرتي یقیناً مذکورہ بالا ستوپون کي هم عصر هی مگر ردکار کي موجودہ چنائی مابعد کي هی اور بظاهر ساتوین یا آٹھوین صدي عیسوي میں اُسوقت اضافه کي گئي تھي جبکه قدیم ردکار بوسیدہ هوکر گرچکا تھا - موجودہ چنائي میں چھوٹے چھوٹے صاف ترشے هوئے پتھر لگے هوئے هیں اور مزید استحکام کي غرض سے کرسي اور بالائي عمارت کي تعمیر میں حاشیے بھي چھوڑے هوئے هیں جو قدیم عمارات میں کہیں نظر نہیں آتے - عہد وسطي کے اکثر ستوپون کي طرح اسکي کرسي بھي مربع هی اور کچھ زیادہ بلند نہین هی - ستوپے کے بھراؤ کے قدیم هونے کا ایک ثبوت یه بھي هی که جس چوک میں یه ستوپه واقع هی اُسکي شمالي اور مغربي دیوارون کے زیرین حصے (۱) بھي بہت قدیم زمانے کے هیں -

---

(۱) اب یه حصے نظر نہین آتے کیونکه کھدائي کو دوبارہ بھر دیا گیا هی -

کرسي دستیاب هوئي جو عهد کشان کي ساخت هی - اسکے روکار پر ایک تین سطر کا کتبہ اور کچھ ابھروان نقش کندہ هین مگر افسوس که یه کرسي توٹي هوئي هی اور کتبہ اور تصویرون کا قریباً نصف حصه ضائع هوچکا هی (۱) - نقش کے موجودہ حصے مین بدّهه کي ایک تصویر بني هوئي هی جو چار زانو بیٹھا هی اور اسکے بائین طرف دو عورتین هاتهون مین هار لئے کهڑي هین - کتبے کا موجودہ حصه حسب ذیل هی (۲) :—

سطر ۱ — [بودهي] ستواسیا میتریاسیا پرتما پرتشٹت [پتا]

سطر ۲ — سیا کتبنیے رش کلاسیے بهتو رشي

سطر ۳ — تنمهت سکهارتهم بهواتو

---

(۱) اس کرسي کي عکسي تصویر محکمه آرکیالوجیکل سروے کي سالانه رپورٹ بابت سنه ۱۳ - ۱۹۱۲ع حصه اول (پلیٹ ۸ شکل ب) مین شائع هوچکي هی -

(۲)
1. [भौधी] सत्वस्य मैत्रेयस्य प्रतिमा प्रतिष्ठ [पिता].
2. स्य कुटुम्बिनिये रिषकुलसे भितु रिष-
3. तन्म [त्] सि [स] सुख [।] र्थं [म्] भवतु।

نمبر ۱۷ کے قریب دو قطارون مین واقع هین سب قریب قریب ستوپه نمبر ۵ هي کے هم عصر هین ' سب کي کرسیان مربع شکل کي هین اور انکے بهراؤ مین مٹي اور ناتراشیده پتھر بھرے هوئے هین - مگر روکار پر صاف ترشے هوئے پتهر لگے هین اور استحکام کي غرض سے چارون طرف کسکے چھوڑے گئے هین - انمین سے اکثر ستوپے تو بالکل ٹھوس هین مگر بعض کے اندر " تبرکات " رکھنے کے چوکور خانے بھي بنے هوئے هین - ستوپه نمبر ۷ مین کننگھم صاحب نے کھدائي کروائي تھی مگر اسمین " تبرکات " نہین ملے - اس وقت یه ستوپه پانچ فیٹ بلند هی اور اسکے چارون طرف ایک شکسته چبوتره هي جسکو شامل کرنیسے ستوپے کي کرسی ۲۹ فیٹ مربع هو جاتي هی - یه چبوتره مابعد کا اضافه معلوم هوتا هی اور اسکے شمالي پہلو پر ایک " چلکرم " یا روش کے اثار نظر آتے هین جو غالباً چبوترے هي کي هم عصر هی - " چلکرم " کے مغربي سرے پر دو گول ستوپے تھے *

ستوپه نمبر ۱۲

اس ستوپے کا " تبرکات کا خانه " کھدائي سے قبل هي تباه هوچکا تها ' لیکن اسکي دیوارون کے ملبے مین متھرا کے سرخ پتھر سے بنے هوئے ایک مجسمے کي

بنا پر بهي کہا جاسکتا هی که یه ستوپه ساتوین صدی عیسوی کے قریب طیار هوا هوگا - اس ستوپے کی تعمیر کے وقت اوائل عهد گپتا کے کثیرالتعداد ستوپے شکست و ریخت کي حالت مین تھے اور معلوم هوتا هی که مجسمه مذکور کو آنهین مین سے کسی ایک ستوپے سے لے کر اور قابل احترام سمجهکر اس ستوپے مین رکھ دیا گیا - عهد وسطی مین قدیم مذهبي مجسمون کو (خواه وه سالم هون یا شکسته) نئے ستوپون مین دفن کرنے کا عام رواج تها کیونکه سانچي کے علاوه سارناته سهیت مهیت اور اور قدیم مقامات مین بهي اس قسم کي مثالین ملتي هین -

کسي زمانے مین اهل بودھ کے دیگر مشهور ستوپون کي طرح سانچي کے ستوپۂ کلان کے گرد بهي مختلف جسامت کے بے شمار ستوپے بنے هوئے تھے مگر معلوم هوتا هی که سنه ۸۳ - ۱۸۸۱ع مین جب ستوپه کلان کي ملحقه زمین فرشي کٹهرے کے چاروںطرف قریبا ساٹھ ساٹھ فیٹ صاف کی گئي اُس وقت بہت سے ستوپے تلف هوگئے ' - چنانچه جن ستوپون کا مفصل حال اوپر بیان هوچکا هی اُن کے علاوه صرف

ستوپہ نمبر ۱۴

اس کتبے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کرسی میتریا بودھی ستوا کے کسی مجسمے کی ہے - ستوپہ نمبر ۱۴ کے اندر ایک مجسمہ ملا جو (مذکورہ بالا کرسی کی طرح ملبے میں پڑا ہوا نہیں بلکہ) "تبرکات" کے خانے کی مغربی دیوار سے لگا ہوا رکھا تھا اور اُسکے سامنے ایک اور دیوار حفاظت کی غرض سے بنی ہوئی تھی - یہ مجسمہ بدھہ کا ہے جسکو دھیان (استغراق) کی حالت میں بیٹھا ہوا دکھایا ہے - مذکورہ بالا کرسی کی طرح یہ مجسمہ بھی سرخ پتھر کا بنا ہوا اور متھرا کی صنعت کا نمونہ ہے مگر چہرے کے خط و خال خصوصاً لب اور آنکھوں کی ساخت ' بالوں کے بنانے کا رسمی طریقہ اور لباس کی ترتیب اور اُسکے شکن وغیرہ دکھانے میں جو قواعد ترسیم کی حد سے زیادہ پابندی کی گئی ہے ' یہ سب باتیں صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ یہ مجسمہ عہد کشان کا بنا ہوا نہیں بلکہ اوائل عہد گپتا کی یادگار ہے - ستوپہ نمبر ۱۴ میں رکھے جانیسے پیشتر ہی یہ مجسمہ زمانے کی دستبرد سے بہت کچھ خستہ ہو چکا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ستوپۂ مذکور نسبتۂ بعد کے زمانے کی تعمیر ہے اور بعض دیگر وجوہ کی

تھی - پیالیوں کی اس سادہ ڈبیا میں ذرا سی یادگاری
ھڈی اور مٹی کے برتن کے چند شکستہ ٹکڑے ملے جن
کی مجلی سطح اور عمدہ اور سبک ساخت عہد موریا اور
عہد شنگا کے برتنوں سے ملتی جلتی ھی - اس قدیم
اور شکستہ برتن کا ایک ایسی ڈبیا میں ملنا جو خود بالکل
صحیح و سالم ھی ' نیز اُن اینٹوں کی کُھنگی جن سے
ستوپے کا وسطی حصہ تعمیر ہوا ھی ' اس خیال میں شک
و شبہ کی مطلقاً گنجائش نہیں چھوڑتے کہ یہ یادگاری
ھڈی ابتداءً کسی اور قدیم ستوپے میں رکھی گئی تھی
اور اوائل عہد گپتا میں ' جب وہ ستوپہ خراب و خستہ
ہوگیا ' تو اس چھوٹے ستوپے میں منتقل کردی گئی
جسکے اندر سے راقم الحروف کو دستیاب ہوئی - تبرکات
(یعنی ھڈی کے ٹکڑوں) کو اس چھوٹے ستوپے میں
رکھتے وقت اُس شکستہ برتن کے چند ٹکڑے جس
میں وہ پہلے محفوظ تھے اور نیز قدیم عمارت کی چند
اینٹیں بھی اس ستوپے میں رکھ دی گئیں - ان
اینٹوں کی جسامت اور طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ھی
کہ قدیم ستوپہ عہد موریا میں تعمیر ہوا تھا اگرچہ اب
اُس کی صحیح جائے وقوع معلوم نہیں ہوسکتی -

چند اور ستوپے اس وقت موجود هين - انمين سے کچھ تو ستوپه نمبر ۷ کے قریب واقع هين اور کچھ مندر نمبر ۳۱ کے سامنے ' جہان ملبے کے وسیع انبارون نے ' جو انکے اوپر جمع هو گئے تھے ' انکو محفوظ و مصون رکھا -

ستوپه هائے نمبر ۲۸ و ۲۹

مندر نمبر ۳۱ کے قریب جو ستوپے هين انمين دو چھوٹے چھوٹے ستوپے (نمبر ۲۸ و ۲۹) ' جو اس مندر کي سیڑھیون کے دونون طرف واقع هين ' بالخصوص قابل ذکر هين - یه دونون ستوپے عهد گپتا کے بنے هوے هين ' - ان کي کرسیان بلند اور مربع شکل کي هين اور چنائي مين کسکے اور کارنس بنائے گئے هين جو اوائل عهد گپتا کي خصوصیات هين - دونون ستوپون کي ظاهري وضع قطع ایک سي هي مگر اندروني بناوٹ مختلف هي - جو ستوپه زینے کے مغرب کي طرف واقع هي وه سراسر پتھر کا بنا هوا هي مگر مشرقي ستوپے کي اندروني بھرائي مين بڑي بڑي اینٹین دبي هوئي هين جو یقیناً کسي قدیم عمارت سے لي گئي تھين - اینٹون کي اس بھرتي کے وسط مين ' سطح زمین سے تین فیٹ بالند " تبرکات " رکھنے کا خانه تھا جس مين مٹي کي ایک معمولي سي پیالي نیچے رکھي تھي اور ویسي هي ایک اور پیالي اس کے اوپر ڈھکي هوئي

غرض سے ' اسکے عمود کو کاٹنا چاھا تھا - مگر لاٹھ کا زیرین حصہ ابھي تک اپني اصلي جگہ پر قائم ھی ' عمود کے بڑے بڑے ٹکڑے اس کے قریب ھي پڑے ھین ' اور شیرون کي تصویر جو لاٹھ کے اوپر قائم تھي مندر نمبر ۱۷ کے سامنے رکھي ھی (۱) - مکمل حالت مین یہ لاٹھ بیالیس فیٹ بلند تھي - عمود شکل مین گول اسطوانہ نما ' کسي قدر مخروطي اور ایک ڈال پتھر کا بنا ھوا تھا - تاج ستون یا پرکالہ شکل مین جرس نما تھا ' اسکے اوپر ایک گول کرسي تھي جسپر چار شیر ببر پشت بہ پشت کھڑے تھے ' - اور اوپر سے نیچے تک تمام ستون کو نہایت عمدگي اور صفائي سے مکمل و مجلّی کیا گیا تھا - تاج کي کرسي پر ھني سکل (۲) کے چار پھول بنے ھوے ھین اور پھولون کے درمیان ایک ایک جوڑا راج ھنس کا بنا ھوا ھی جن سے شاید اھل بودھ کي جماعت مُراد ھی -

شیرون کي تصویرین بہت کچھ خستہ ھوگئي ھین مگر اس حالت مین بھي فن پیکر سازي کي بہترین

---

(۱) اب یہ شیر عجائب خانے مین رکھ دئے گئے ھین (مترجم)

(۲) Honey-suckle (زھر العسل)

باب ٦

وسطی رقبہ کے ستون اور لاٹھین

ستوپون کے علاوہ جو اور آثار ستوپہ کلان کے آس پاس ملتے ھین وہ ستونون اور مندرون کی شکل مین ھین - ستونون کی تعداد کسی زمانے مین بہت زیادہ ہوگئی کیونکہ ستونون کے تاج اور عمودون کے بہت سے شکستہ ٹکڑے ملبے مین دستیاب ہوے ھین - لیکن ان مین سے اکثر ستون عہد گپتا کے بنے ہوے، چھوٹے چھوٹے اور نہایت معمولی حیثیت کے ھین اور صرف پانچ ستون ایسے ھین جو قابل ذکر ھین :—

اشوک کی لاٹھ

ان ستونون مین سب سے قدیم اشوک کی وہ لاٹھ ھی جو ستوپہ کلان کے جنوبی پھاٹک کے قریب استادہ ھی - یہ خاصکر اس لئے دلچسپ ھی کہ اول تو اسکی ساخت نہایت اعلی ھی، (۲) اسکے عمود پر چند شاھی منادات کندہ ھین اور (۳) یہ کہ ستوپۂ کلان کے زمانہ تعمیر کے تعین پر قابل قدر روشنی ڈالتی ھی - کہتے ھین کہ زمانہ ھوا ایک مقامی زمیندار نے اس لاٹھ کو گرا کر، ایکھ کے کولھو مین استعمال کرنے کی

PLATE X.

a. LIONS FROM THE SUMMIT OF ASOKA'S PILLAR.
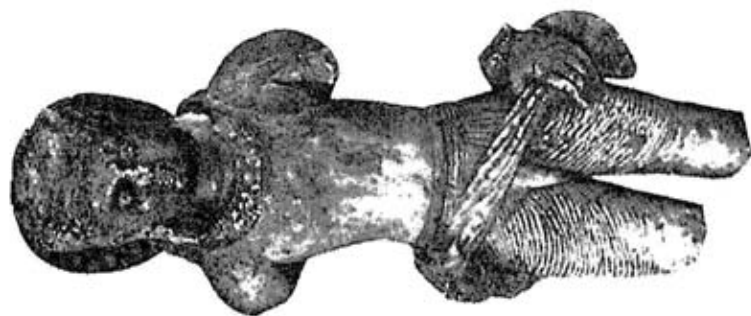
b. STATUE FROM THE SUMMIT OF PILLAR 35.

مثال هين (پليٹ ۱۰ - الف — Plate X, a)
ديكهئے ' ان کے جوش قوت كا اظهار كس خوبي سے
كيا هي اور آرائشي جزئيات كي ساخت مين ايک حد
تک قواعد تعمير كي پابندي كي هي كه ستون كي
عمارتي حيثيت کے ساته ايک قسم كي مناسبت پيدا
هوجائے - علاوه برين شيرون کے پٹهون كي مضبوط
نشو و نما اور انكي ابهري هوئي ركون ' فولادي پنجون '
اور چهوٹي چهوٹي گهونگريالي ايالون كا پرزور طريق ساخت
بهي كچه كم دلچسپ نهين هي -

اب اگر ان شيرون كا ستوپهٔ كلان کے جنوبي پهاٹک
کے شيرون سے مقابله كيا جائے تو زمين آسمان كا فرق
نظر آئيگا اور ايک هي نگاه مين ان كي فوقيت ظاهر
هو جائيگي - يهان يه سوال پيدا هوتا هي كه باوجوديكه
اس دو سو سال کے عرصے مين ' جو ان شيرون اور جنوبي
دروازے کے شيرون كي ساخت کے مابين حائل هي '
هندي صنعت نے نهايت سرعت کے ساته ترقي كي
هي پهر بهي لاٹه کے شيرون كو اس قدر فوقيت كيون
حاصل هي - اس كا جواب يه هي كه جنوبي پهاٹک
تو خالص هندي صنعت كي يادگار هي جس نے ابهي
بمشكل ابتدائي منازلين هي طے كي تهين اور اشوک

اِی لاٹھ ایرانی یونانی صناعون کی دستکاری کا نمونہ
ھی جنکی بے شمار نسلین صنعتی جد و جہد مین
سرگرم رھی تھین - فی الحقیقت لاٹھ کے ھر خط و خال
مین یہان تک کہ اُس کتبہ مین بھی جو اُسپر کندہ
ھی ' یونانی یا ایرانی اثر صاف عیان ھی -

یہ بات تو زمانہ دراز سے معلوم ھی کہ اشوک کے
منادات مین ایران کے اخمینی بادشاھون کے اُن منادات
کو پیش نظر رکھا گیا ھی جو کوہ بیستون کی چٹانون
پریا دیگر مقامات پر کندہ ھین - لیکن ایران ھی مین
جرس نما تاج بھی ایجاد ھوا - ایرانی نمونون ھی سے
جو مرغاب کے میدانون ' اصطخر ' نقش رستم اور
پرسی پولیس وغیرہ مین اب تک موجود ھین ' موریائی
ستونون کے صاف اور سادہ عمود بھی نقل کئے گئے - اور
ایران ھی سے ' جہان اس فن کی بہت سی مثالین
پرسی پولیس وغیرہ مین پائی جاتی ھین ' اشوک کے
کاریگرون نے پتھر کو ایسی نفیس جلا دینا بھی سیکھا -
علاوہ برین سانچی کے اس ستون پر ' اور نیز اشوک کی
دوسری لاٹھ (واقع سارناتھ) پرجو اس سے بھی زیادہ
شاندار اور خوبصورت ھی ' بعض حیوانی تصویرین بنی
ھوئی ھین جنکا ذمہ دار تاریخ عالم کے اُس زمانے مین
صرف یونانی صنعت کا اثر ھوسکتا تھا اور یہ معلوم کرنا

بظاہر اس مین بهی رهي احکام لکهے هوے معلوم هوتے هین جو سارناتھ اور کوشامبهي کے منادات مین هین - یه فرمان مذهب مین تفرقه اندازي کي سزا کے متعلق هی اور اس کا ترجمه حسب ذیل هی -

" بهکشوؤن اور بهکشنیون کے لئے ایک طریق عمل مقرر کر دیا گیا هی - جب تک میرے بیٹے اور میرے بیٹون کے پوتے بر سر حکومت هین اور جب تک چاند اور سورج قائم هین ، هر اس راهب اور راهبة کو جو سنگها مین تفرقه ڈالے مجبور کیا جائیگا که وہ سفید لباس پہنے اور سنگها سے علیحدہ رهے - کیونکه میري خواهش کیا هی ؟ بس یهي که سنگها مین اتفاق رهے اور وہ زمانهٔ دراز تک قائم رهے " -

جس ریتیلے پتھر کا یه ستون بنا هوا هی وہ چنار (۱) کے پہاڑ سے لایا گیا تھا جو سانچي سے کئي سو میل کے فاصلے پر واقع هی - اور اشوک کے انجنیرون کي قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا هی جو چالیس فیٹ سے زیادہ طویل پتھر کو ، جس کا وزن قریباً اننے هي ٹن (یعني ۱۱۰۰ من کے قریب) هوگا ، اسقدر دور و دراز فاصلے سے یہان تک صحیح و سالم لے آے - اس مین شک نہین که انهون

(۱) ضلع اعظم گڑھ - صوبجات متحدہ (E. I. Ry) - مترجم

خالي از دلچسپي نه هوگا که یه یوناني اثر بهي ایران هی کي راه سے ' یا شاید یه کہنا زیادہ مناسب هی که ایران کے اُس حصہ سے هندوستان پہنچا جو کسی زمانے مین صوبۂ باختر کہلاتا تها اور اُسوقت شاهان سلجوق کي حکومت سے آزاد هونے کي کوشش کر رها تها (۱) -

وہ شاهي فرمان جو اس ستون پر براهمي رسم خط مین کندہ هی اُس کا بیشتر حصہ ضایع هوچکا هی - لیکن

---

(۱) ان ستونون کي تعمیر کے وقت یونانیون کي اوس طاقتور نو آبادي کو قائم هوئے ' جو سکندر اعظم نے باختر مین آباد کي تهي ' دو نسل سے کچھ هي زیادہ عرصہ گزرا هوگا - یه یوناني ایک ایسے حصہ ملک مین آباد تهے جو سلطنت موریا کي مین دهلیز پر واقع تها اور جهان هندوستان ' ایران ' اور وسط ایشیا کي تجارتي شاهراهین آکر ملتي تهین - اور چونکہ یه لوگ مغربي ایشیا کي تہذیب کے بڑے بڑے مرکزون سے باخبر اور خلط ملط رهتے تهے اسلئے ضرور هی که یوناني صنعت اور تہذیب کو هندوستان تک پہنچانے مین انهون نے معتدبه حصہ لیا هو - في الحقیقت تمام شهادتون سے ' خواہ وہ جغرافیائي حالات پر مبني هون ' یا اُن سیاسي اور تجارتي تعلقات پر جو هندوستان اور مغربي ایشیا کے درمیان قائم تهے ' یا ایراني اور یوناني صنعتون کي خوش آیند آمیزش پر جو ان آثار مین نظر آتي هی ' غرض سب سے یهي ثابت هوتا هی که جن صناعون نے یه یادگارین تعمیر کي تهین وہ غالباً باختر هي سے مستفیض هوے تهے -

گرد اُس مقام پر بنا ہوا ہی جہان عمود کا مصفی حصہ ختم اور کھردرا حصہ شروع ہوتا ہی - ستون کے قیام کے وقت یہ فرش سطح زمین کے برابر تھا لیکن آجکل پتھر کے اُس شکستہ فرش سے ' جو موجودہ سطح زمین پر لاٹھ کے آس پاس نظر آتا ہی ' قریباً چار فیٹ نیچے ہی - ان دونون فرشون کے درمیان تین اور فرش ملے ہین جنکے درمیانی فاصلون مین ملبے کی مختلف مقدار ملتی ہی - اب جو شخص ہندوستان کے قدیم مقامات کی کھدائی سے کماحقہ ' واقفیت رکھتا ہی وہ بخوبی سمجھ سکتا ہی کہ ملبے کا یہ انبار (جو چار فیٹ گہرا ہی اور جسمین تین فرش بھی بنے ہوے ہین) ایک صدی سے کم عرصے مین جمع نہین ہوا ہوگا بلکہ اغلب یہ ہی کہ اس عمل کی تکمیل مین اس سے بھی زیادہ وقت صرف ہوا ہو - پس پتھر کا فرش (جو موجودہ سطح زمین پر نظر آتا ہی کسی طرح بھی) دوسری صدی قبل مسیح کے نصف ثانی سے پیشتر کا نہین ہوسکتا اور چونکہ یہ فرش ستوپہ کلان کے سنگی روکار اور فرشی کٹہرے کا ہم عصر ہی اسلئے ظاہر ہی کہ اس روکار کی چنائی بھی دوسری صدی قبل مسیح کے نصف ثانی ہی مین عمل پذیر ہوئی ہوگی -

نے دریائي رسائل بار برداري سے فائدہ اٹھایا هوگا اور برسات میں دریاے گنگا ' جمنا ' اور بیتوا میں ستون کو کشتیوں پر لاے هونگے - پھر بھی اسقدر وزني پتھر کو کشتیوں پر منتقل کرنا ' اور پھر سانچي کي بلند اور ڈھلوان پہاڑي کي چوٹي پر پہنچانا ' ایسا دشوار کام هی که قابل سے قابل انجنیر بھي اسکي تکمیل پر بڑا فخر کر سکتا هی -

اب رهی وہ شہادت جو یه لاٹھ ستوپه کلاں کے سنگي روکار اور اُسکے فرشي کٹھرے کي تاریخ تعمیر کے متعلق مہیا کرتي هی ' سو وہ اُن قدیم فرشوں پر مبني هی جو دوران حفریات میں اس لاٹھ کے اور ستوپه کلاں کے گرد آشکار هوے تھے - خود لاٹھ کي بنیاد موجودہ سطح زمین سے بارہ فیٹ نیچے چٹان پر قائم هی - پہلے آٹھ فیٹ تک اسکا عمود قریباً مدور اور نیم تراشیدہ اور بڑے بڑے پتھروں کي مضبوط بھرتي میں جمایا هوا هی - ان پتھروں کو اپني جگه پر قائم رکھنے کي غرض سے بنیاد کے چاروں طرف بھاري بھاري دیواریں بنائي گئي تھیں جنکا سادهي نقشه قریب قریب مستطیل شکل کا هی اور دیواروں اور بھرائي کے پتھروں کے اوپر " بجري " اور چونے کا چھه انچ موٹا فرش ستون کے

تاج کو شامل کرکے ستون کي اونچائي پندرہ فیٹ ایک انچ (۱) اور بنیاد کے قریب اس کا قطر ایک فٹ چار انچ هی - نیچے سے ساڑھے چار فیٹ تک ستون هشت پہلو شکل کا هی اور اس سے اوپر سولہ پہل - هشت پہلو حصے کے تمام ضلع مسطح هین لیکن بالائي حصے کے زائد آٹھ پہلو مڈھون کے کونون کو مجوف تراش کر بنائے گئے هین جس سے هر تیسرا پہلو مقعّر یعني کسي قدر گہرا هوگیا هی - ستون کے پہلوؤن کي یہ مقعّر ساخت ' اور دو مختلف الشکل حصون کے مقام اتصال پر گوشون کي مخصوص تراش ' اور آنکي تکمیل کا دلنشین طریق ' دوسري اور پہلي صدي قبل مسیح کے طرز کي خصوصیات سے هین اور جہان تک همین علم هی بعد کي سنگتراشي مین نہین پائي جاتین -

ستون کے عمود کا مغربي حصہ ضائع هو چکا هی مگر اسکي چوٹي پر وہ چول اب تک موجود هی جس پر تاج یا پرکالہ قائم کیا گیا تھا - یہ پرکالہ حسب معمول جمشیدي طرز کا بنا هوا هی ' - اسکے " دوش " سے کنول کي پتیان لٹک رهي هین ' - " گردن " پر پہلے " ڈوري نما "

(۱) یعني اگر قدیم سطح زمین سے ناپا جائے -

ستون نمبر ۲۵

تاریخي ترتیب کے لحاظ سے اب هم اُس ستون کا تذکرہ کرتے هیں جس کو نقشے میں نشان (25) سے ظاهر کیا گیا هی - یہ ستون دوسري صدي قبل مسیح میں اُس زمانے کے قریب طیار هوا تھا جس وقت بیس نگر کا ستون " کھام بابا " نصب کیا گیا اور میسي اور دیگر مصنفین کا یہ خیال محض غلط هی کہ یہ عہد گپتا کي یادگار هی -

ستون کے جنوبي پہلو پر ' سطح زمین سے چھہ فیٹ بلند ' عہد وسطي کے ایک کتبے کے چند حروف نظر آتے هیں اور جنوب مغربي پہلو پر ' کرسي کے قریب ' سنکھ (۱) کے نمونے کي کچھ مٹي هوئي سي عبارت کندہ هی - یہ دونو کتبے ستون کے نصب هونے سے بہت بعد اُس پر لکھے گئے تھے ' اسلئے ان سے اُسکے زمانۂ تعمیر کا کچھ پتہ نہیں چلتا - لیکن ستون کی طرز ساخت اور اُسکي سطح کی تراش و تکمیل وغیرہ سے صاف پایا جاتا هی کہ وہ عہد شُنگا کے قریب طیار هوا تھا -

---

(۱) Shell characters - ایک قسم کا رسم خط جو آج تک کسي سے پڑھا نہیں گیا - اسکے حروف بہت پیچ در پیچ اور کسي قدر سنکھ سے مشابہ هوتے هیں - ان کتبوں کي زبان غالباً سنسکرت هی اور کننگھم صاحب کا خیال هی کہ یہ خط غالباً ساتویں یا آٹھویں صدي عیسوي کے قریب رائج تھا ' (مترجم)

اور یہ ٹکڑے ایسی بری طرح ٹوٹے ہیں کہ انکے جوڑ ملا کر ستون کو پھر سے درست کرنا ممکن نہیں - عمود کے حصۂ زیرین پر، جو ابھی تک اپنی اصلی جگہ قائم ہے، شمالمغربی جانب ایک شکستہ سی تحریر عہد گپتا کے حروف میں کندہ ہے جس میں لکھا ہے کہ یہ ستون کسی "وِہار سُوامی" (یعنی خانقاہ کے سردار) نے بنوایا تھا جو "کرشور سِنہابَل" کا بیٹا تھا - عہد گپتا کے دوسرے ستونوں کی طرح اس ستون کی کرسی بھی شکل میں مربع اور سطح زمین سے ایک فٹ دو انچ اوپر نکلی ہوئی تھی اور اسکے گرد ایک چھوٹا سا چوکور چبوترہ بنا ہوا تھا -

اس ستون کا شیر والا تاج، اُس تاج کی کمزور اور بھدی سی نقل ہے جو اشوک کی لاٹھ پر قائم تھا - صرف جزئیات میں کسی قدر اختلاف ہے اور شیرونکے اوپر ایک چکر بڑھا دیا گیا ہے - جزئیات کا اختلاف ایک تو "ڈوری" کی اُس آرائش میں نظر آتا ہے جو "گردنہ" پر بنی ہوئی ہے اور جس کو خلاف معمول چند اکہری رسیوں کے گرد ایک چوڑا فیتہ لپیٹ کر ظاہر کیا گیا ہے - اور دوسرے اُن تصویروں

آرائش اور اوپر "دانه ولوز" کي کنده کاری هی ' - گردن کے اوپر ایک مربع کرسي هی جسکے چارون طرف کٹهرے کا نقشه منبت هی ' - اور کرسي پر غالباً شیر کا مجسمه قائم تها جو اب ضائع هو چکا هی -

ستون نمبر ۲٦

تیسرا ستون (نشان 26) مذکوره بالا ستون سے کسي قدر شمال کو واقع هی اور آغاز عهد گپتا کا بنا هوا هی - یه ستون طرز ساخت کے علاوه اچهے پتهر کي غیر معمولي نفاست اور رنگ کے باعث بهي اس مقام کے دوسرے ستونون سے امتیاز رکهتا هی - اودے گری کے پهاڑ سے جو پتهر عموماً نکلتا هی اس کي به نسبت یه زیاده سخت هی اور رنگ بهي قدرے بهورا زردي مائل هی جس مین کهین کهین فالسئی رنگ کے دهبے اور دهاریان بهي هین - سانچي مین اس قسم کا پتهر صرف عهد گپتا کے آثار مین پایا جاتا هی -

یه ستون بائیس فیت چه انچ بلند اور صرف دو پتهرون کا بنا هوا تها ' - ایک سے مربع کرسي اور اسطوانه نما عمود تراشا گیا تها اور دوسرے سے گهنٹه نما تاج ستون ' گردنه ' اور ' شیر اور انکے اوپر کا چکر - لیکن افسوس هی که ستون کا عمود ٹوٹ کر تین ٹکڑے هوگیا

طریق تکمیل ' الغرض تمام خط و خال عہد گپتا کي صنعت کا صحیح نمونہ پیش کرتے ھین -

ستون کے عمود کا اکثر حصہ ضائع ھوچکا ھی مگر حصہ زیرین ابھي تک اپني اصلي جگہ پر قائم ھی ' - بنیاد بالکل صحیح و سالم ھی ' ستون کے گرد جو چبوترہ بنا ھوا تھا اُسکا نقشہ صاف نظر آتا ھی ' اور تاج اور وہ مجسمہ جو اسکے اوپر قائم تھا درلون نسبتاً اچھي حالت مین محفوظ ھین - عمود کا موجودہ حصہ نَو فیٹ بلند ھی جس مین سے اوپر کا تین فیٹ دس انچ کا ٹکڑا مدوّر اور صاف سُتھرا بنا ھوا ھی - باقي حصہ جو اصل مین ستون کي کرسي کا کام دیتا تھا شکل مین مربع ھی اور نیم تراشیدہ سا ھی - عہد گپتا مین دستور تھا کہ ایسے ایک ڈال پتھر کے ستونون کي کرسیان مربّع رکھتے تھے اور عہد موریا مین ' (جہان تک مجھے علم ھی) ' همیشہ گول بنایا کرتے - علاوہ برین عہد موریا کے جتنے ستون اسوقت تک دریافت ھوئے ھین آنکي امتیازي خصوصیت یہ ھی کہ آنکي سطح نہایت صاف اور ھموار اور اُسپر نہایت چمکدار جلا ھوتي ھی ' حالانکہ ستون زیر بحث کي سطح اس قسم کی جلا سے بالکل معرا ھی -

مین جو تاج کي مدور کرسي کے رُخ پر بني هوئي هين - ان تصويرون مين مختلف قد و قامت کے پرند اور کنول کے پھول نهايت بے ترتيبي کے ساتھ بنے هوئے هين اور ان کي ساخت مين اس توازن اور تناسب کا لحاظ نهين کيا گيا جو قديم هندي صنعت کي خصوصيت تھي - جنوبي پھاٹک کے بھدّے مضحکه انگيز شيرون کي مانند ان شيرون کے بھي هر پنجے مين پانچ پانچ ناخن بنے هوئے هين اور ديگر امور مين بھي ان کي بناوٹ مين مشابهت بالاصل اور صنعتي مراعات کا بهت هي کم لحاظ رکھا گيا هے -

ستون نمبر ٣٥

ستوپۂ کلان کے شمالي پھاٹک کے قريب جو ستون استاده هے ' وه بھی عهد گپتا هی مين تعمير هوا تھا - اس ستون کي نسبت (زمانۂ حال کی تصنيفات مين) اکثر بيان کيا گيا هے که اشوک کي لاٹھ کا جواب اور اسکا هم عصر هے - ليکن اسکے سرسري معاينے سے هي واضح هو جائيگا که اسکو عهد موريا سے منسوب کرنا سخت غلطي هے - حقيقت يه هے که اس ستون کي طرز ساخت ' اسکے اجزاء کي ترتيب ' اور اُن کا اصطلاحي

ستون کا جمشیدي تاج اور اُسکے اُوپر کي مربع کرسي جو کٹھرے کے ابھروان نقش سے آراستہ هی ‘ دونون ایک پتھر سے تراش کر بنائے گئے هین - یہي کیفیت اُس مجسمے کي هی جو کننگهم اور میسي کو اس تاج کے قریب پڑا هوا ملا تھا اور اصل مین غالباً اس ستون کے اوپر قائم تھا (دیکھو پلیٹ ۱۰ - ب - (Plate X,b - یہ مجسمہ (وجرا پاني) بودھي ستوا کا هی جو ایک سادہ دھوتي باندھے کھڑا هی - اسکے هاتھون مین کنگن ‘ کانون مین مرکیان ‘ گلے مین جڑاؤ هیکل اور سرپر مرصع پگڑي هی - پُشت اور شانون پر گھونگریالے بال اور بالون کے نیچے پیٹھ پر دو فیتون کے سرے لٹک رهے هین - تصویر کي ایک دلچسپ خصوصیت وہ هالہ هی جس کے کنارے کے گرد مساوي فاصلون پر بارہ چوٹے چھوٹے

[فوٹ نوٹ بسلسلہ صفحہ گذشتہ]

ان اعداد کے ساتھ چندرا کي لوھے کي لاٹھ (واقع قطب ‘ دهلي) کے تجزیہ کا مقابلہ کرنا خالي از دلچسپي نہ هوگا جو ذیل مین درج هی :—

کاربن	سلفر	سلیکن	فاسفورس	مینگنیز	لوھا
.08	.006	.046	.111	ندارد	99.72

اب رهي اس ستون كي بنياد (جو ايک مضبوط چار ديواري كے بيچ مين بهاري بهاري پتهر جماكر بنائي گئي هى) ' سو همارے پاس ابهي اور مقامات سے اتنا كافي مصالحه جمع نهين هوا هى كه اسكو زمانهٔ تعمير كے تعين كا صحيح اور معتبر معيار قرار دے سكين ' تاهم اتنا ضرور هى كه اشوك كى لاٹهه كي نسبت اس ستون كى بنياد كا نقشه زياده صاف اور باقاعده هى - علاوه برين اس ستون كي كرسي كے گرد جو پتهر كا چبوتره بنا هوا تها اُس كا نقشه اور طرز تعمير عهد گپتا كے مخصوص طرز كے مطابق هى اور وه لوهے كے فانے جو ستون مذكور كو صحيح عمودي حالت مين قائم ركهنے كي غرض سے اسكے نيچے دئے هوئے هين اُن كے كيميادي امتحان سے بجنسه وهي اجزاء برآمد هوئے هين جو عهد گپتا كي ديگر آهني اشياء كے تجزيه سے (۱) -

---

(۱) اس تجزيه كے لئے مين سر رابرٹ هيڈ فيلڈ (Sir Robert Hadfield.) كا ممنون هون - اسكے اعداد حسب ذيل هين :—

كاربن	سلفر	سليكن	فاسفورس	مينگنيز
.05	.09	.009	.303	.09

المبین سے ایک ٹکڑے مین جرس نما تاج بنا ہوا هی جسکے اوپر (گردن پر) ڈوری نما آرائش اور نیچے عمود کا ایک قلیل حصہ هی - دوسرے ٹکڑے مین ایک گول کرسي بني ہوئی هی جسکے اوپر شیر کا مجسمہ قائم هی - ان چیزون کی صنعت سے صاف ظاہر هی کہ وہ عہد گپتا کی بني هوئي مین لیکن اگر ان کا اسي زمانے کي اور یادگارون سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انکي ساخت بہت بهدي اور ناتراشیدہ هی اور دوهرا تاج تو بالکل هي ناموزون اور نہایت هي ادنی درجے کي صنعت کا نمونہ هی -

سوراخ بنے ہوئے ہیں ۔ ظاہر ہی کہ اپنی موجودہ حالت میں یہ ہالہ مجسمے کے قد و قامت کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہی ' - اور معلوم ہوتا ہی کہ کنارے کے سوراخ ' ہالے کے گرد شعاعیں لگانے کے لئے بنائے گئے تھے جو غالباً ملمّع شدہ تانبے کی تھیں اور باقی تمام تصویر پر شاید سنہری یا کوئی دوسرا رنگ کیا گیا تھا - کننگھم اور میسی کے اس بیان میں کہ یہ مجسمہ اس ستون کے اوپر استادہ تھا ' مجھے شک و شبہ کی قطعی گنجائش نظر نہیں آتی اور جو شخص ہندی سنگتراشی کی تاریخ سے واقفیت رکھتا ہی وہ بغیر کسی مزید دلیل کے تسلیم کریگا کہ مجسمۂ مذکور عہد گپتا کی یادگار ہی -

ستون نمبر ۳۴

پانچواں اور آخری ستون نمبر ۳۴ ہی جو کسی وقت ستوپہ کلاں کے مشرقی پھاٹک کے (جنوبی) پہلو میں قائم تھا - جنرل میسی نے اپنی کتاب میں اس ستون کی ایک تصویر اُس وقت کی دی ہی جب وہ سنہ ۱۸۵۱ع میں بالکل صحیح و سالم کھڑا تھا - اب اسوقت اصلی جگہ پر تو اس ستون کا کوئی نشان نہیں ملتا مگر اُس ملبے میں جو ستوپۂ کلاں کے گرد جمع ہو گیا تھا اسکے دو ٹکڑے دستیاب ہوئے ہیں -

اب ہمارے پاس اس امر کی تحقیق کا کوئی ذریعہ نہیں کہ کھڑکیاں کس طرح ترتیب دی گئی تھیں، آنکی پیمائش کیا تھی اور وہ تعداد میں کتنی تھیں۔ لیکن یہ قیاس کچھ زیادہ غلط نہ ہوگا کہ پہلو کی ہر دیوار میں آٹھ آٹھ اور پشت کی دیوار میں شاید چار کھڑکیاں تھیں جو ایک دوسرے سے مساوی فاصلوں پر بنی ہوئی تھیں۔ قوس کی اندرونی اور بیرونی دیواریں حسب معمول پتھر کی ہیں، آنکی چنائی خشک اور عہد وسطی کے ان ستونوں سے ملتی جلتی ہی جن کا ذکر پہلے آچکا ہی۔ وسطی کمرے کے قدیم ستون اور نیم ستون سب سترہ سترہ فیٹ لمبے اور چوکور مگر اوپر کی جانب ذرا گاؤدم ہیں اور ہر ستون ایک ثابت پتھر کا بنا ہوا ہی۔ انکے زیریں حصے زمین میں گڑے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اوپر ہی پتھر کی سلوں پر قائم کئے گئے ہیں جو خود بھی کچھ ایسی مضبوط اور پائدار نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہی کہ اس عمارت کے مہندس کو اعتماد تھا کہ چھت کے چوبی شہتیر ان ستونوں کو ایک دوسریکے ساتھ اسطرح مربوط کر دینگے کہ یہ اپنی جگہ پر بخوبی قائم رہ سکینگے۔ اسمیں شک نہیں کہ جب تک

باب ۷

وسطی رقبے کے مندر

مندر نمبر ۱۸

وسطی رقبہ پر جو چند مندر بنے ہوئے ہیں انمیں دلچسپی اور شان و شوکت کے لحاظ سے مندر نمبر ۱۸ ' جو ستوپہ کلاں کے جنوبی پھاٹک کے سامنے ایک پست سی کرسی پر واقع ہی ' سب سے اہم ہی (دیکھو پلیٹ ۱۱ - الف - (Plate XI,a) - اس مندر کا سطحی نقشہ ' جو کھدائی کرنیسے آشکار ہوا ہی ' ان چیتیا مندروں کے نقشے سے مشابہ ہی جو کارلی اور دیگر مقامات کے پہاڑوں میں چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے تھے - فرق صرف یہ ہی کہ پہاڑوں میں ترشے ہوئے مندروں کے قوسی ضلع کے گرد ستون ہوتے ہیں اور اس مندر میں ستونوں کی بجائے ایک دیوار بنی ہوئی ہی - اس اختلاف کی وجہ یہ ہی کہ یہ عمارت چاروں طرف سے کھلی تھی اور اس لئے اس کے اندر روشنی پہنچانے کا انتظام بیرونی دیوار میں کھڑکیاں بنا کر کیا جاسکتا تھا - اس دیوار کا موجودہ حصہ اندرونی فرش کی سطح سے کچھ کم دو فیٹ بلند ہی اس لئے

کئے گئے نیز اُن قدیم عمارات کے کھنڈروں سے جو موجودہ مندر سے قبل اس مقام پر تعمیر ہوئی تھیں ' اس تاریخ کی بخوبی تائید و تصدیق ہوتی ہی - ما بعد کے اضافوں مین ایک تو پتھرونکی وہ بھرائي ہی جو گول کمرے کے اندر ملی ہی اور دوسرے اندروني دروازے کي سنگي چوکھٹ جس کا شرقي بازو چند سال قبل تک اپني جگہ قائم تھا مگر اب زمین پر پڑا ہوا ہی - چوکھٹ کے اس بازو کي ساخت مین جو پتھر استعمال ہوا ہی وہ اندروني ستونون کے پتھر سے بالکل مختلف ہی اور اسپر کچھ ابھران تصویرین بني ہوئي ہین جنکي طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ بازو دسوین یا گیارھوین صدي عیسوي مین طیار ہوا تھا -

کسي زمانے مین گول کمرے کے اندر ایک ستوپہ بنا ہوا تھا جس کے کھنڈر سنہ ۱۸۵۱ع مین جنرل میسي نے دریافت کئے تھے - اس کھنڈر مین سنگ صابون کي ایک شکستہ ڈبیا ملي تھي اور قیاس یہ ہی کہ اس ڈبیا مین کبھي تبرکات رکھے ہوئے تھے - معلوم ہوتا ہی کہ یہ ستوپہ گول کمرے مین عقبي دیوار کے بالکل قریب بنا ہوا تھا اور مندر کي دیوارون کي طرح

شہتیر موجود رہے یہ ستون بھي اپني جگہ پر قائم رہے لیکن شہتیروں کي شکست و ریخت کے بعد مغربي جانب کا نیم ستون اور شمالمغربي کونے کے تین ستون تو بالکل گرگئے اور باقي خطرناک طور پر مختلف اطراف میں جھک گئے اور اگر ان کے اوپر پتھر کي بھاري بھاري سردلیں نہ ہوتیں تو کب کے گرگئے ہوتے -

وہ دلچسپ اور عجیب و غریب نقش جو ان ستونوں کے چاروں پہلوؤں پر کندہ ہی اور بظاہر نامکمل حالت میں چھوڑا ہوا معلوم ہوتا ہی ساتویں صدي عیسوي میں سانچی کے صناعوں کا منظور نظر تھا اور اس زمانے کی اور عمارات میں بھی پایا جاتا ہی جو سانچي سے نہایت دور دراز مسافت پر واقع ہیں ، مثلاً دکن میں بمقام الورا اور احاطہ بمبئي میں بمقام آیہولی (ضلع دھاروار) ، لیکن جہاںتک مجھے علم ہی ساتویں صدي سے بعد کی کسي عمارت میں یہ نقش نظر نہیں آتا - پس ان ستونوں سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مندر تخمیناً سنہ ۶۵۰ع کے قریب تعمیر ہوا تھا ، - اور بعض دیگر شواہد سے بھي ، خصوصاً دیواروں کي طرز تعمیر سے ، اور اُن اضافوں سے جو اس عمارت پر بعد میں

ساتوین یا آٹھوین صدي عیسوي کے حروف مین بودھ
مذھب کا کلمہ منقوش ھی - اوپر والي مہر یا تو گول ھی
یا بیضوي شکل کي ھی اور اس مین بھي یہ کلمہ
لکھا ھوا ھی -

اس مقام کی قدیم عمارات

اس مندر یا چیتیا ھال کي تاریخ تعمیر کا ذکر
کرتے ھوئے مین نے اشارہ کیا تھا کہ اسکي تعمیر سے قبل
اس مقام پر کچھ قدیم عمارات بنی ھوئي تھین -
ان عمارات کے بقیہ آثار مین حسب ذیل چیزین
ملتي ھین :— (۱) گول کمرے کے موجودہ فرش کے
نیچے چند اور قدیم فرش جنکو ملبہ کي تہین ایک
دوسرے سے جدا کرتي ھین (۲) ان دیوارون کے نیچے
جو گول کمرے اور بغلي رستون کے عقب مین ھین
چند قدیم دیوارون کي بنیادین اور (۳) چار دیواري کے
گرد مضبوط پشتے کي دیوارین جو عہد موریا کي بني
ھوئی ھین -

قدیم فرش تعداد مین تین ھین اور اگر سانچی
کے دیگر آثار کے حالات سے اندازہ کیا جائے تو سب سے
اوپر والا فرش (جو چونے اور کنکر کا بنا ھوا ھی ‘)

N

اسکي بنیاد بھي کچھ ایسي گہري نہ تھي کیونکہ اب اس کا کہیں نشان بھي نہیں ملتا -

چھوٹي چھوٹی قدیم اشیاء جو اس چیتیا مندر سے برآمد ہوئیں آنمیں صرف (پختہ) مٹي کي چند چھوٹي چھوٹي تختیاں قابل ذکر ہیں جو ساتوین یا آٹھویں صدي عیسوي کي بني ہوئي ہیں اور گول کمرے کے مشرق میں جو بغلي رستہ ہی اُسکے فرش پر اکٹھي ایک ہي جگہ پڑي ہوئي ملي تھیں - یہ تختیاں مختلف ناپ کي ہیں مگر نمونہ قریب قریب ایک ہي ہی یعني ہر تختي پر دو مُہریں ثبت ہیں اور کنارے صدف نما آرائش سے مزین ہیں - نیچے والي مہر ذرا بڑي اور شکل میں پیپل کے پتّے سے مشابہ ہی اس میں بدھہ کی ایک تصویر بني ہوئي ہی جو بُھومي سپَرسَا (۱) وضع میں کنول کے تخت پر بیٹھا ہی - بدھہ کے سر کے قریب دونوں طرف دو ستوپے ہیں اور نیچے جسم کے دونوں طرف

(۱) یعني بدھہ چار زانو بیٹھا ہی اور (भूमि स्पर्श मुद्रा) دائیں ہاتھ سے زمین کي طرف اشارہ کر رہا ہی (مترجم)

دور تک بنی ہوئی ہے - بات یہ ہے کہ میدان مرتفع کے اس پہلو پر پہاڑی کی سطح یکایک جنوب کی طرف ڈھالو ہو گئی ہے اسلئے عہد موریا کے معماروں کو اپنی عمارتوں کے لئے ایک ہموار کرسی حاصل کرنے کی غرض سے بھاری بھاری پشتے کی دیواریں بنانی پڑیں جنکے درمیانی خلا کو بعد میں مٹی اور بڑے بڑے پتھر بھر کر مسطح کرلیا گیا - یہ دیواریں دو اور تین فیٹ کے درمیان موٹی ' بارہ تیرہ فیٹ اونچی اور اسی قسم کے نیم تراشیدہ پتھروں کی بنی ہوئی ہیں جیسے بعد کے زمانے میں ستوپۂ کلاں کی توسیع کے وقت استعمال کئے گئے - معلوم ہوتا ہے کہ پشتے کی وہ دیوار ' جو اس ہال کے پاس جنوب میں واقع ہے ' دباؤ کے مقابلے کے لئے ناکافی ثابت ہوئی کیونکہ اسکی بیرونی جانب تھوڑے ہی زمانے کے بعد ایک اور دیوار تعمیر کی گئی اور دونوں کے درمیانی خلا کو انگھڑ پتھروں سے بھر دیا گیا - اس دوسری دیوار کی بنیاد بھی چٹان ہی پر رکھی گئی ہے ' موٹائی چار فیٹ سے کچھ زیادہ ہے اور بیرونی جانب کگر چھوڑے ہوئے ہیں - اس دیوار کا بالائی حصہ ضائع ہوچکا ہے اس لئے

پانچوین یا شاید چھٹي صدي عیسوي سے تعلق رکھتا هی ؛ اس سے نیچے والا پہلي یا دوسري صدي قبل مسیح سے اور تیسرا یعني سب سے نیچے والا فرش عہد موریا سے منسوب کیا جاسکتا هی (۱) - بجري کے اُس قدیم فرش کي مانند جو اَشوک کي لاٹھ کے گرد بنا هوا هی ، اس زیرین فرش کے نیچے بھي پہلے چٹان کي سطح تک گول گول پتھر جمائے گئے هین جو گویا اسکي بنیاد کا کام دیتے هین ' - لیکن چونکہ یہ فرش ایک مسقف عمارت کے اندروني حصے مین بنایا گیا تھا اس لئے ان پتھرون کے اوپر موتي موٹي بجري بچھانے کي بجائے صرف تھوڑي سي مٹي ڈال کر خوب کوٹ دي گئي اور اسکے اوپر چونے کا صندلہ کردیا گیا - جس زمانے سے اس زیرین فرش کا تعلق هی اُسي زمانے کي وہ پشتے کي دیوارین بھي هین جو اس چیتیا کے مشرق ، جنوب ، اور مغرب مین نظر آتي هین اور نیز وہ دیوار جو اسکے مغرب مین وسطي سطح مرتفع کے جنوبي کنارے کے ساتھ ساتھ

---

(۱) جس کھدائي مین یہ فرش آشکار هوئے تھے اُس کو دوبارہ بھردیا دیا گیا هی -

اگلے حصے کے نیچے واقع ھی ' لیکن اصل مین مصنف
ھذا سے پہلے کسی اور محقق نے اسکو آشکار کیا تھا
اور چونکہ اسکے متعلق کوئی تحریر نہین ملتی
اس لئے اس کا تصفیہ مشکل ھی کہ جس جگہ یہ چوکا
ھمین ملا وھي اسکي اصلي جگہ بھي تھي یا نہین ۔
علاوہ برین اسکي ظاھري وضع قطع سے یہ پتا لگانا بھي
دشوار ھی کہ اس سے کیا کام لیا جاتا تھا ' لیکن
پتھر کي خاص قسم اور چوکے کي طرز ساخت سے
ایسا پایا جاتا ھی کہ وہ غالباً عہد وسطي کا بنا ہوا ھی ۔

مندر نمبر ۱۷

دوسرے باب مین ' جہان ھندي صنعت کے
ارتقاء کا ذکر کیا گیا ھی ' یہ بیان ھوچکا ھی کہ
گپتائي صنعت کي اصلي خصوصیت اسکا ذوق
سلیم کے موافق ھونا ھی جسکو دیکھ کر یونان کي
بہترین صنعت کا نقشہ آنکھون مین پھر جاتا ھی - اس
خصوصیت کے اظہار کي عمدہ مثال وہ چھوٹا سا مندر
ھی جو چیتیا ھال نمبر ۱۸ سے چند قدم مشرق کو
واقع اور پانچوین صدي عیسوي کے آغاز کا تعمیر
شدہ ھی -

یہ مندر نہایت سادہ ھی اور اس مین صرف

اب یہ اندازہ نہین هو سکتا کہ آیا اونچائي مین پہلی دیوار کے برابر هي تهي یا کچھ کم و بیش -

جس مقام پر میدان مرتفع کے جنوبي ضلع کی پشتے کي دیوار اُس محافظ دیوار سے ' جو هال کے مغربي پہلو مین واقع هی ' زاویۂ قائمہ بناتي هوئی کر ملي هی ' وهان ملبہ کا ایک عظیم انبار جمع تها جس کا اکثر حصہ ضرور اُس اوپر والے چبوترے سے گرا هوگا جسپر موجودہ هال واقع هی - اس ملبہ کے اندر سے ' تہ کے قریب ' پخته مٹي کے بہت سے کهپرون کے علاوہ پتهر کا ایک شکستہ پیالہ بهي دستیاب هوا جو قدیم صنعت کی ایک نفیس یادگار هی - یہ کهپرے غالباً موریائي عمارت کي چهت سے گرے هونگے جسکي بنائے فوقاني ' اُس زمانے کي دیگر عمارات کي طرح ' غالباً لکڑي کي تهي -

هال یا مندر کے مدور حصے کے سامنے ایک بڑا چوکور پتهر رکھا هی جو چار فیٹ مربع اور بیچ مین (اوکهلي کي طرح) مجوف بنا هوا هی - یہ چوکا کهدائي کے زمانے مین عهد موریا کی اُس سنگي دیوار کي کرسي پر رکھا هوا ملا تها جو گول کمرے کے

a. TEMPLE 18.

b. TEMPLE 17.

Photo-engraved & printed at the Offices of the Survey of India, Calcutta, 1925.

ایک کمرہ اور اُسکے سامنے ستونوں پر ایک سائبان هی - دونوں کي چھتین مسطح هین - مگر باوجودیکہ یہ عمارت مختصر سي هی اور اُس نفاست اور وضاحت سے ' جو یوناني فن تعمیر کي امتیازي خصوصیات هین ' معرّا بھي هی ' تاهم اس سے انکار نہین هو سکتا کہ اس عمارت کی طرز ساخت مین ' آرائش کي موزونیت مین ' اور جزئیات کے صحیح تناسب مین یوناني تعمیرات کي سي مشابہت ضرور پائي جاتی هی (دیکھو پلیت ۱۱ ب - (Plate XI, b -

ایک لمحہ کے لئے اس عمارت کا ستوپۂ کلاں کے پھاٹکوں سے مقابلہ کیجئے جو عہد اندھرا کے بنے هوئے هین اور دیکھئے کہ پھاٹکوں کي چوبي طرز تعمیر کي بجائے ' جو بالکل غیر معقول اور ناموزون بلکہ مضحکہ انگیز هی ' اس مندر مین پتھر کي سب چیزین سنگي طرز تعمیر پر بني هوئي هین جو بہت معقول هی ' - عمارت کا هر جزؤ خواہ کرسي یا ستون ' پرکالہ یا چھجہ ' ایک معقول فرض ادا کر رها هی جو بالکل واضح اور سنگی تعمیر کي ضروریات کے عین مطابق هی ' - اور آرائش و زیبائش مین بھي نسبتہً اعتدال اور سادگي آگئي هی -

دوسری طرف اس مندر کا ونگ لس وکٹری (۱) کے مندر واقع قلعہ ایتھنز جیسی کسی یونانی عمارت سے مقابلہ کیجئے - دونوں عمارتیں ایک دوسرے سے اسقدر مشابہ ہیں کہ خواہ مخواہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ یہ مندر اور اس زمانے کی دیگر هندی تعمیرات کہیں مغربی نمونوں سے تو نقل نہیں کی گئیں ؟ اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں ہی - گو اس میں کلام نہیں کہ عہد گپتا کی صنعت بعض مضامین اور خیالات کے لئے مغربی دنیا ' بالخصوص ایشیائے کوچک اور مصر ' کی شرمندۂ احسان ہی ' تاهم اس مندر کی اور اس زمانے کی دیگر عمارات کی مستند وضع کسی اندھا دھند تقلید کا نتیجہ نہیں ہی بلکہ اس کے اسباب کچھ اور هي ہیں اور ' جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہی ' اس واقعہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ عہد گپتا میں اهل هند کی ذکاوت اور خیالات میں قریب قریب ویسی هي همہ گیر اور فوری نشو و نما ظاهر ہوئی جیسی پانچویں اور چوتھی صدی قبل مسیح

---

(۱) "(Wingless Victory)" - بے پر کی فتح (کی دیبی) - مترجم

جگہ پر قائم ھی بلکہ اُسکے بھي روکار کے پتھر ضایع ھوچکے ھین اور صرف اندروني ناتراشیدہ پتھرون کي چنائي باقي رہ گئي ھی - لیکن کرسي کے اُوپر جو ملبہ پڑا تھا اُس مین ، اور بہت سے عمارتي اجزا کے علاوہ ، پتھر کے دو بڑے اور دو چھوٹے نیم ستون برآمد ھوئے ھین جنکي وضع قطع سے پایا جاتا ھی کہ یہ عمارت بھی اوائل عہد گپتا کي یادگار ھی - ان ستونون کے عمود ، نیچے مربع ، وسط مین ھشت پہلو اور اوپر شانزدہ پہلو ھین ، - گردنون پر "توروي" کے نمونے کي آرائش اور سرون پر " کمرکی گلدان " بنے ھوئے ھین -

مندر نمبر ۳۱

اس رقبے مین چوتھا مندر نمبر ۳۱ ھی جو ستوپہ نشان ہ کے عین پس پشت ، شمالمشرقي گوشے مین ، واقع ھی - اس مین صرف ایک سادہ ، مسطح چھت کا ، ستون‌دار کمرہ ھی جو ایک بہت چوڑے چبوترے پر بنا ھوا ھی - کمرے کے اندر ، دروازے کے بالکل سامنے ، بدھہ کا ایک مجسمہ کرسي پر رکھا ھی جو کنول کي گلکاریون سے آراستہ ھی -

مندر کا یہ چبوترہ اصل مین کسي اور قدیم مندر کے لئے تعمیر ھوا تھا جو اسي مقام پر بنایا گیا تھا

مين يوناني دل و دماغ مين رونما هوئي تهي -
پس اگر، هندي تخييل كي طرح، هندي صنعت
مين بهي رهي عقل سليم كا اتباع، حسن كا صحيح
امتياز، اور اظهار و اتمام مقصد كا احساس نظر آئے
جو يوناني صنعت مين پايا جاتا هي تو كچهه تعجب
كا مقام نهين هي - حقيقت يه هي كه جس زمانے
مين يه مندر تعمير هوا وه زمانه تقليد كا نهين بلكه
ايجاد و اختراع كا زمانه تها اور اس چهوٹي سي عمارت
كے ايك ايك پتهر مين اُس زمانے كے مذاق اور
اُسكے بنانے والون كے ميلان طبع كا سچّا عكس نظر آتا
هي اور اگر هم اس عمارت كو عهد اندهرا كي عمارات سے
مقابله كرنے كي تكليف گوارا كرين تو معلوم هو جائيگا
كه يه مندر اُس انقلاب كي بهي مكمل فهرست هي
جو سنه عيسوي كي پهلي چار صديون كے دوران مين
هندوستان كے تمدن و تهذيب مين رونما هوا -

مندر نمبر ۹

جس مندر (نمبر ۱۷) كا ابهي ذكر هوچكا هي
اُس سے كسي قدر بڑا اور قريباً اُسي زمانے كا ايك
اور مندر، چيتيا هال نمبر ۱۸ كے شمالمغرب مين بنا هوا
تها - اس وقت اس مندر كي صرف كرسي اپني

اس تصویر کے هاتھ کہنیون تک ضائع هوچکے هین ' مگر چونکه سینے پر شکستگي کے دو نشان موجود هین اسلئے ظاهر هوتا هی که دونون هاتھ سینے کے سامنے اٹھے هوئے تھے اور اس تصویر مین بدّهه کو دهرم چکر مُدرا یعني تلقین کي وضع مین دکھایا گیا تھا - یه مجسمه جس قدیم چوکی پر رکھا هوا هی اُسي کا هم عصر یعني چھٹی ساتوین صدي عیسوي کا بنا هوا معلوم هوتا هی لیکن چونکه یه اس چوکي پر ٹھیک نهین بیٹھتا اس لئے ماننا پڑیگا که مندر کے بعض ستونون کي طرح یه بت بھي کسي دوسرے مندر سے لے کر اس چوکي پر رکھدیا گیا هی -

ناگي کا مجسمه

ایک دلچسپ یادگار جو کھدائي کے دوران مین اس مندر کے چبوترے کے قریب هي برآمد هوئي وه ناگي کا وه مجسمه هی جو زینے کي مغربي جانب ' چبوترے اور زینے کے درمیاني گوشے مین قائم هی - یه مجسمه ' نیچے کي چُول سمیت ' سات فیٹ چھ، انچ بلند هی اور چوتھي یا پانچوین صدي عیسوي کا بنا هوا هی ' اور چونکه ابھروان نهین بلکه چارون طرف سے مکمل هی اسلئے اصل مین ضرور کسي ایسي کھلي

اور وہ چوکي بھي جسپر بُدھہ کا کنول والا تخت رکھا ہوا ہی سابقہ مندر ھي سے تعلق رکھتي ہی اور موجودہ مندر کي سطح فرش سے کسي قدر نيچے اب تلک اپني اصلي جگہ پر موجود ہی -

قديم مندر کي تعمير ضرور چھٹي يا ساتوين صدي عيسوي مين عمل پذير ہوئي ہوگي اس لئے گمان غالب ہی کہ موجودہ عمارت کے ستونون مين سے وہ دو نيم ستون جو وضع قطع مين چيتيا ہال نمبر ۱۸ کے ستونون سے مشابہ اور بوجہ مشابہت اُسي زمانے کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہين، سابقہ مندر سے تعلق رکھتے تھے - باقي ستونون مين سے دو ستون اوائل عہد گپتا کے بنے ہوئے ہين - يہ ضرور کسي دوسري عمارت سے لئے گئے ہونگے اور ممکن ہی کہ جن منہدم شدہ عمارتون کي کرسيان حال ھي مين مشرقي جانب والي پُشتے کي ديوار کے نيچے آشکار ہوئي ہين اُنھي عمارتون مين سے کسي کے يہ ستون ہون - بدھہ کا وہ مجسمہ جو اس مندر مين رکھا ہی سرخي مائل بھورے رنگ کے ريتلے پتھر کا بنا ہوا ہی اور اس مين بُدھہ کو کنول کے شگفتہ پھول پر چار زانو بيٹھا ہوا دکھايا ہی - سوء اتفاق سے

اُن عمارات کا جنکے آثار اس دیوار کے نیچے برآمد ہوئے ہیں ، کچھ ذکر کردیا جائے -

اُس کشادہ رقبے کے تذکرے میں جو ستوپۂ کلاں کے گرد واقع ہی اور جس میں پتھر کی سلوں کا فرش لگا ہوا ہی ، میں بیان کرچکا ہوں کہ یہ سنگی فرش ابتداءً اِس محافظ دیوار کے مشرق میں بہت دور تک پھیلا ہوا تھا - یہ کیفیت پہلی صدی قبل مسیح میں تھی اور غالباً اُسکے بعد بھی تین سو سال یا اس سے کچھ زیادہ زمانے تک اس فرش پر کسی قسم کا ملبہ جمع نہیں ہوا ، - لیکن جب مشرقی حصے کی عمارتیں بوسیدہ ہوکر گرنی شروع ہوئیں تو رفتہ رفتہ اُن کا ملبہ اس فرش پر جمع ہونے لگا - ان قدیم منہدمہ) عمارات کے آثار پر اور نئی عمارتیں بنیں اور مرور ایام تباہ ہوگئیں - غرض ساتویں صدی عیسوی کے قریب تک شکست و ریخت کا یہی عالم برابر رہا ہر آخر اس ملبے کے اجتماع سے ایک پانچ فیٹ اونچا ٹیلہ سا بن گیا جس کا طول محافظ دیوار کے موجودہ طول کے برابر تھا -

عمارات نمبر ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ اور سڑک نمبر ۲۰

عمارات نشان ۱۹ ، ۲۱ و ۲۳ اور نیز سڑک نمبر ۲۰ جو عمارت ۱۹ کے شمال کی طرف واقع ہی سب کی سب

جگه قائم کیا گیا هوگا که هر طرف سے بخوبي دیکھا جاسکے - اس کے نیچے کي جانب ایک بڑي چول هی جو ابتداءً کسي سنگي چوکي میں بٹھائي هوئي تھي - ایکن عهد وسطي کے اواخر میں جب مجسمے کو اس جگه منتقل کیا گیا جہاں وہ اسوقت قائم هی تو چوکي کو غیر ضروري سمجھکر وهیں چھوڑ دیا گیا اور مجسمه کي بنیادي کرسي کو پتھر کي خشک چنائي میں چُن دیا گیا - بعد میں کسي وقت یه مجسمه ٹخنوں کے اوپر سے توٹ کر دو ٹکڑے هو گیا چنانچه اس کا زیریں حصه تو اپني اصلي جگه اور بالائي حصه اسکے قریب هي ذرا فاصلے پر پڑا هوا ملا هی - مندر کے چبوترے کي چنائي میں بعض نشان ایسے پائے جاتے هیں جن سے گمان هوتا هی که غالباً اس تصویر کے جواب میں زینے کي مشرقي جانب ناگا یا ناگي کا ایک اور بھي مجسمه قائم تھا -

وسطي اور مشرقي رقبوں کے درمیان پشتے کي دیوار

وسطي رقبه کا بیان ختم کرنیسے قبل مناسب معلوم هوتا هی که اُس طویل پُشتے کي دیوار کا جو وسطي میدان کے مشرقي پهلو پر بني هوئي هی ' اور نیز

بلند ہو گیا تھا اور گیارھویں صدي عیسوي سے پہلے کي بني ہوئي نہیں بلکہ اغلب تو یہ ہی کہ مندر نمبر ۴۵ کي ہم عصر ہو - اس کی تعمیر کے وقت ضرور کچھ ملبہ اسکي مغربي جانب بھي جمع ہوگا کیونکہ اسکي بنیاد مشرقي میدان کي سطح سے نیچے نو فیت سے زیادہ نہیں جاتي - دیوار کے وسط میں ایک پختہ زینہ ہی جس کے ذریعہ سے وسطي رقبے سے مشرقي میدان پر چڑھتے ہیں - کچھ زمانے کے بعد جب اس دیوار کي مرمت کي گئي تو اس کے اُس حصے کے نیچے ، جو موجودہ زینے کے شمالي جانب ہی ، پتھروںکي خشک چنائي کرکے ، اسکے ساتھ متي کا پُشتہ بنا دینا کافي سمجھا گیا لیکن باقي دیوار کو توڑ کر ، اور اُسکي بنیاد کو اور سات فیت نیچے لے جاکر ، از سرنو بنایا گیا -

---

غالباً ساتوین صدي عیسوي کي بني هوئي هین - سڑک صرف نو فیت چوڑي هی اور قریباً ½ کي نسبت (رفتار) سے مشرق کي جانب بلند هوتي چلي گئي هی - اس کے فرش مین گول گول پتھر لگے هوئے هین جنکي فرسودگي سے اندازہ کیا جاتا هی که یه سڑک مدتون تک مستعمل رهي هوگي -

عمارت نمبر ۲۳ کا صرف دروازہ برآمد هوا هی جسکي دهلیز کے سامنے نصف دائرے کي شکل کا ایک بڑا پتھر جمایا هوا هی - عمارت نشان ۱۹ کي موجودہ دیوارین صرف ایک اور دو فیت کے درمیان بلند هین اور آنکي خشک اور بهدي چنائي مین معمولي نیم تراشیدہ سے پتھر لگے هوئے هین - بخلاف اسکے عمارت ۲۱ کي تعمیر مین کوہ اودے گري کے بهاري بهاري پتھر استعمال کئے گئے هین اور کرسي کے دامن پر بطور آرائش چارون طرف "زناري گولہ" بنا هوا هی جس سے ظاهر هوتا هی که عمارت مذکور عهد گپتا کي تعمیر هی -

پشتے کي دیوار جو ان عمارات کے اوپر سے گذرتي هی اس وقت بنائي گئي تهي جب مشرقي رقبه ملبے کے اجتماع کے باعث) چودہ فیت کے قریب

اور اندروني ديوار آسي کي هم شکل تهي - ان ديوارون کي چنائي محض بهدي تهي اور ان سے صرف بنيادون کا کام ليا جاتا تها مگر ان بنيادون کے نقشے سے صاف ظاهر هوتا تها که انکے اوپر ضرور ايک چيتيا هال بنا هوا تها جو اپني وضع قطع مين بهاجا اور مغربي هند کے ديگر مقامات کے اُن بڑے بڑے چيتياؤن سے ملتا جلتا تها جو پهاڑ کاٹ کر بنائے گئے هين - اگر کوئي نمايان فرق تها تو صرف يه که ان پهاڑي چيتياؤن مين قوسي حصے کے سامنے ايک يا زياده دروازے هوتے هين اور سانچي کے اس عمارتي چيتيا مين صرف پهلوون کي لمبي ديوارون مين ايک ايک دروازه تها - اسکي اس خصوصيت کو ديکهکر غار سداما اور عهد موريا کے ديگر غاري مندر ياد آتے هين جو کوه برابر مين واقع هين -

اس عمارت کا بالائي حصه زياده تر لکڑي کا بنا هوا تها اور ايام قديم هي مين آگ کي نذر هوگيا تها کيونکه لکڑيون کے چند سوخته اجزا کے سوا جو اس عمارت کے قديم کچے فرش پر دستياب هوے اور کوئي نشان بالائي عمارت کے ملبے کا نهين ملا -

اس آتشزدگي کے زمانے کا کچھ پته اُن ستونون سے چلتا هے جو بعد مين اس کرسي پر قائم کئے گئے - يه

باب ۸

جنوبي رقبه

مندر نمبر ۴۰

جنوبي سلسلهٔ عمارات کے آثار میں وہ بڑا مندر سب سے اہم هی جو نقشے میں نشان ۴۰ سے تعبیر کیا گیا هی اور اس حصے کي اور عمارات کي طرح کچھ دنوں قبل تک ملبے میں چھپا ہوا تھا - اصل ابتدا میں یہ مندر ایک قوسي چیتیا هال (Chaitya-hall) تھا اور اس نمونے کا یہ قدیم ترین چیتیا هی جسکے کچھ آثار اب تک باقي هیں -

قدیم عمارت کي اب صرف ایک مستطیل سنگي کرسي رهگئي هی جس کے مشرقي اور مغربي پہلوؤں پر ایک ایک زینه هی - اس کرسي کي ظاهري وضع قطع سے یہ معلوم نہیں هوتا کہ بالائي عمارت مدور شکل کي تھي یا کیا - مگر اسکے وسطي حصے میں ' جو بظاهر ٹھوس معلوم هوتا تھا ' کھدائي کرنیسے اسکے اندر دو جداگانہ دیواریں ملیں جنکے درمیاني خلا میں ملبہ بھرا ہوا تھا - بیروني دیوار کے جنوبي سرے کا اندروني رخ ذرا قوسي شکل کي گولائي لئے ہوے تھا

بڑے منبت کار اور سادہ پتھر بھر دئے گئے جو غالباً قدیم عمارت ھي سے لئے گئے تھے - (ان بھرائي کے پتھروں مین ھاتھي کا ایک شکستہ مجسمہ بھي برآمد ھوا جسکي صنعت نہایت اعلیٰ ھی) - ان توسیع سے کرسي کا طول ۱۳۷ فیٹ اور عرض ۹۱ فیٹ ھوگیا - اسکے ساتھ ھي عمارت کا فرش بھی ایک فٹ چار انچ اونچا کرکے اسپر چھہ سے آٹھ فیٹ تک لمبي اور ساڑھے تین تین فیٹ چوڑي سلوں کا فرش لگا دیا گیا -

اس جدید کرسي کے تین جانب یعني شمالي ' جنوبي اور مغربي پہلوؤں مین مختلف جسامت کے تین برج ھین اور خیال ھی کہ مشرقي جانب بھي غالباً اس قسم کا برج تھا لیکن اسطرف کھدائي نہین کی گئي - ان مین سے شمالي اور مغربي برج تو پشتے کی دیوار کے ھم عصر ھین مگر جنوبي پہلو کا برج بعد کا بنا ھوا معلوم ھوتا ھی اس لئے کہ اس کا سطحي نقشہ بے ترتیب ھی اور چنائي بھي پشتے کي دیوار کي چنائي کے ساتھ وصل نہین بلکہ اُس سے علیحدہ ھی - وہ دیوارین جو اس برج کے مشرقي اور جنوبي پہلوؤں پر بیروني جانب بني ھوئي ھین اس سے بھي بعد کي تعمیر معلوم ھوتي ھین -

ستون ' دس دس ستونون کي ' پانچ قطارون مين مرتب
هين ليکن انکي ترتيب مين قديم عمارت کي بنيادون کے
نقشے کا مطلق لحاظ نهين رکها گيا - اس سے ظاهر هوتا
هی که جسوقت ان ستونون کي تعمير عمل مين آئي
اس وقت قديم عمارت کا سطحي نقشه کسي کو ياد
نهين رها تها - مگر چونکه ستونون پر قديم براهمي رسم‌خط
مين کچه کتبے کنده هين (۱) اس لئے وه پهلي
صدي قبل مسيح سے بعد کے نهين هوسکتے بلکه ممکن
هی که اس سے بهي بهت پہلے کے بنے هوے هون - ان
رجوه سے يه نتيجه نکلتا هی که قديم (چيتيا کي)
عمارت غالباً عهد موريا مين تعمير هوئي تهي ' - چنانچه
عمارت کي طرز ساخت اور نيز اسکي بنيادون اور اصل
چٹان کے مابين کسي ملبے وغيره کي عدم موجودگي سے
همارے اس خيال کي پوري تائيد و تصديق هوتي هی -

ان ستونون کو قائم کرتے وقت پراني کرسي کو
بڑهاکر بڑا کر ليا گيا ' - وه اسطرح که کرسي کے چارون
طرف ' اس سے کچه فاصلے پر' ايک مستحکم
پشتے کي ديوار بنا کر دونون کے درمياني خلا مين بڑے

(۱) يه تحريرين ابتدائي نمونے کے رسم خط مين کنده هين -

ملبے میں جو عمارت کے چاروں طرف جمع تھا ، بہت سے
شکستہ ستون دستیاب ہوے ہیں جو وضع قطع میں
سراسر اُن ستونوں سے مشابہ ہیں جو ابتک اپنی جگہ پر
قائم ہیں - پس یہ قیاس قرین عقل معلوم ہوتا ہی
کہ شاید اصل میں یہ شکستہ ستون بھی توسیع یافتہ
کُرسي کے اوپر قائم تھے اور جب بعد کے زمانے کي محافظ
دیوار کا بالائي حصہ گرا اور اپنے ساتھ چھہ سات فیٹ
پیچھے تک کي پتھروں کي بھرتي کو ، جو اس کے عقب
میں بھري ہوئي تھي ، لے کر نیچے آرھا تو یہ ستون بھي
اُسکے ساتھ ھي گر گئے - لیکن اس قیاس میں اعتراض
کي بھي گنجائش ھی اور وہ یہ ھی کہ ملبے سے ستونوں
کے جسقدر عمود برآمد ہوے ہیں وہ سب کے سب
بلا استثناء ٹوٹے ہوے ہیں اور اکثر ٹکڑے لمبائي میں
تین چار فیٹ سے زیادہ نہیں - پس عجب نہیں کہ یہ
ٹکڑے در اصل اُن ستونوں کے اوپر کے حصے ہوں جو
اسوقت اپني جگہ پر قائم ہیں اور انکے جن نا تراشیدہ
حصوں کو ہم نیچے کے سرے خیال کرتے ہیں وہ اصل
میں ستونوں کے نامکمل اوپر کے سرے ہوں - اس
دوسري صورت کا ذکر مینے اسلئے نہیں کیا کہ میں اسکو
یقیني یا کم از کم اغلب خیال کرتا ہوں ، بلکہ صرف

قديم کرسي کي توسيع سے وہ دونون زينے جو اُسکے مشرقي اور مغربي پہلوون مين بنے هوے تھے جديد تعمير مين چھپ گئے اور اُنکي بجاے پشتے کي شمالي ديوار کے عرض کو المضاعف کرکے اُسکے ساتھ ايک دوهرا زينه بنا ديا گيا - موضع سُناري (رياست بھوپال) کے مندر مين بھي ' جو اسي توسيع کا هم عصر هی ' سرے والي ديوار کے ساتھ اسي قسم کا دوهرا زينه بنا هوا هی -

هم پہلے بتا چکے هين که اس هال کے هشت پہلو ستون ' جو سب کے سب پتھر کے بنے هوے هين ' دس دس کي پانچ قطارون مين مرتب تھے اور يہي ترتيب هم نے نقشے مين بھي دکھائي هی - جہان تک ان پچاس ستونون کا تعلق هی انکي ترتيب مين کلام نہين هوسکتا ' کيونکه اکثر ستونون کے شکسته عمود اپني اصلي جگه پر موجود هين - مگر يه بھي ممکن هی که اصل مين ان ستونون کي تعداد پچاس سے بہت زياده هو اور ستونون کي ايک يا زياده قطارين موجوده سلسلے کے پہلوون يا سرون پر ترتيب دي گئي هون - في الحقيقت بادي النظر مين ايسا هي معلوم هوتا هی (که انکي تعداد پچاس سے زياده تھي) کيونکه اُس

اسلئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان چھوٹے ستونوں کي تعمير اور انکي موجودہ ترتيب بڑے ستونوں کي شکست و ريخت کے بعد عمل مين آئي تھي - باقي رھي ان ستونوں کي اصلي جائے قيام ' تو اسکي نسبت محض قياس سے کام ليا جاسکتا ھے - ممکن ھے کہ ستون دار ھال کے گرد کوئي برآمدہ بنا ھو جسکي چھت ان ستونوں پر قائم کي گئي ھو - اور يہ بھي ممکن ھے کہ ھال کے جنوبي پہلو پر کسي حاشيے کي عمارت مين استعمال کئے گئے ھون - بہر حال کہين بھي لگائے گئے ھون اتنا تو ان کے حصص زيرين کي ناھموار تراش سے صاف ظاھر ھے کہ وہ کسي زيرين منزل کے فرش پر قائم تھے ' بالائي منزل پر نہين تھے -

ايک اور سوال ' جسکي نسبت يقيني طور پر کچھ نہين کہا جاسکتا ' يہ ھے کہ يہ ستون دار ھال کبھي مکمل بھي ھوا تھا يا نہين ؟ - بڑے ھشت پہلو ستون ايک دوسرے سے سات سات فيٹ کے فاصلے پر قائم ھين اور اگر اس فاصلے سے اندازہ کيا جائے تو خيال ھوتا ھے کہ غالباً ان ستونوں کے اوپر لکڑي کي بجائے پتھر کے شہتير رکھنے مقصود تھے - ليکن سوائے ان ستونوں کے نہ تو شہتيروں يا پرکالوں ھي کا کوئي

اسلئے که جو شهادت همارے پاس موجود هی اس سے ستونوں کے پچاس سے زیاده هونے کا یقیني ثبوت نهین ملتا ' - اور بین ثبوت کي عدم موجودگي مین نقشے مین صرف وهي ستون دکهانے مناسب سمجهے گئے جو في الواقع اپني جگه پر قائم اور موجود هین -

ان بڑے هشت پهلو ستونوں کے علاوه (هال مین) اور بهت سے چهوٹے ستون بهي برآمد هوے هین جو قریب قریب الهي کے هم عصر هین - یه ستون نیچے مربع اور اوپر هشت پهلو هین اور بعض پر براهمي رسم خط مین مختصر نذري (۱) کتبے بهي کنده هین - انمین سے کچھ ستون قدیم کوسي کے مشرقي پهلو پر ایک قطار مین مرتب هین لیکن یه جگه وه نهین هی جهان یه اصل مین قائم کئے گئے تهے کیونکه کهدائي کرنیسے معلوم هوا هی که ان کے عمودوں کے صاف حصے عمارت کے قدیم ترین (نچلے) فرش سے بهي کسي قدر نیچے جاتے هین اور بڑے ستونوں کے شکسته ٹکڑے انکي بنیادوں مین استعمال کئے گئے هین - آخرالذکر واقعه نهایت اهم هی

---

(۱) Donatory inscriptions - ان کتبوں مین صرف نذر گذرانے والے کا نام اور بعض اوقات نذر کا ذکر هوتا هی (مترجم)

نقشے میں نشان 8 دیا گیا هی - اب اس عمارت کي صرف کرسي رہ گئی هی جو شکل میں مربع ' سراسر ٹھوس بني هوئي اور شمالي پہلو پر اسوقت بھي چٹان سے بارہ فیت بلند هی - کرسي کے سامنے ' مشرقي پہلو کے وسط میں ' ایک پُشتہ یا دمدمہ سا باهر کو نکلا هوا هی جس کے نیچے کے سرے پر صرف چند سیڑھیاں موجود هیں اور باقي سیڑھیاں اور اُنکے نیچے کي چنائي چیتیا هال نمبر ۴۰ کي چُنائي سے ملتي جلتي هی مگر فرق یہ هی کہ اس کرسي کا تمام اندروني حصہ سراسر ٹھوس اور ناتراشیدہ پتھروں سے بھرا هوا هی اور اس کے اندر بنیادي دیواریں نہیں هیں -

جنرل کننگھم نے اس کرسي کے وسط میں ایک عمیق گڑھا کھدوایا تھا اور اسمیں انگھڑ پتھروں کي بھرائي دیکھ کر ' عمارت کا نقشہ دریافت کئے بغیر هي ' خیال کرلیا تھا کہ یہ بھي کوئي قدیم ستوپہ هوگا - لیکن جس زمانے کي یہ عمارت بني هوئي هی اُس زمانے میں ستوپوں کي کرسیاں مربع نہیں هوتي تھیں اور کوئي وجہ نہیں کہ عمارت زیر بحث اس عام رواج سے مستثني هو - میرے خیال میں اس کرسي پر

نشان ملا ، نہ کوئی اور عمارتی اجزا دستیاب ہوئے اور نہ بالائی فرش پر چھت کی جلی ہوئی لکڑیوں ہی کے نشانات پائے گئے - یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں کہ اس دوسری عمارت کی تعمیر ستونوں کے قائم کرنے کے بعد موقوف کردی گئی تھی - کچھ دنوں کے بعد یعنی ساتویں یا آٹھویں صدی عیسوی کے قریب کرسی کے مشرقی جانب ایک اور مندر تعمیر ہوا جس کا دروازہ اور ڈیوڑھی مغرب کو تھے اور غالباً اسی وقت وہ چھوٹے چوکور ستون بھی ، جن کا ذکر اوپر آیا ہے ، اپنی موجودہ جگہ پر نصب کئے گئے - اس نئے مندر کی ڈیوڑھی کے سامنے تین سیڑھیوں کا زینہ بنایا گیا جو قدیم چیتیا کے مشرق میں ، بغلی رستے کے اوپر ، واقع ہے - زینے کے سامنے چند ستونوں کے حصص زیریں قائم تھے جنکو کاٹ کر فرش کے برابر کردیا گیا کہ آمد و رفت میں مزاحم نہ ہوں - خود ڈیوڑھی کی اندرونی پیمائش شمالاً جنوباً ۲۴ فیٹ اور شرقاً غرباً ۹ فیٹ ہے - اسکے عقب میں مندر کی دیواروں کے کچھ نشانات ملے تھے -

عمارت نمبر ۸ اس رقبے میں ایک اور قدیم عمارت وہ ہے جسپر

ایک زائد کمرہ بھی ھی - آمد و رفت کا رستہ خانقاہ کے کسی پہلو کے درمیانی حجرے مین سے گذرتا ھی اور اسکے دونون پہلوؤن پر بیرونی جانب ایک ایک بُرج بنا ھوا ھی - نیچے کی منزل مین پتھر کی خشک چنائی ھی مگر بالائی منزل کا اکثر حصہ غالباً لکڑی کا بنا ھوا تھا - سب سے پہلے خانقاہ نمبر ۳۶ بنی تھی جو اس رقبے کے وسط سے قریب تر ھی - اسکے بعد نمبر ۳۸ اور اخیر مین نمبر ۳۷ -

خانقاہ نمبر ۳۶

اس خانقاہ کی چنائی ناھموار ھی اور بہت بے اعتنائی سے کی گئی ھی - صحن کے وسط مین جو مربع چبوترہ ھی اس پر اینٹ کی روڑی اور چونے کی کوٹی تین انچ موٹی تہ جمائی گئی ھی - چبوترے کے بیرونی کنارون کے گرد ایک پست سی دیوار تھی جس پر برآمدے کے ستون قائم تھے - بالائی منزل پر جانیکے لئے شمال مغربی گوشے مین ایک زینہ بنا ھوا تھا جسکی صرف ایک سیڑھی رہ گئی ھی اور وہ بھی کثرت استعمال سے بہت فرسودہ ھو گئی ھی - بارش کا پانی صحن مین جمع ھو کر ایک زمین دوز نالی کے ذریعے سے باھر جاتا تھا ' جسپر پتھر کی

ایک مربع (شکل کا) مندر بنا ہوا تھا جس کی بالائی عمارت غالباً لکڑی کی تھی - اس قسم کی عمارتیں ستوپۂ کلاں کے منقش پھاٹکوں پر کئی مرقعوں میں نظر آتی ہیں -

جس مقام پر زینے والے دمدمے کا جنوبی پہلو اور کرسی کا مشرقی پہلو آکر ملتے ہیں اس جگہ زمانۂ مابعد میں ایک مستطیل قطعۂ زمین دیوار بناکر گھیر لیا گیا تھا - معلوم ہوتا ہی کہ یہ محاط کی دیوار عہد وسطی میں تعمیر ہوئی ہوگی -

خانقاہیں نمبر ۳۶ - ۳۷ - ۳۸

جنوبی رقبے میں جو اور عمارتیں برآمد ہوئی ہیں وہ تین خانقاہیں نمبر ۳۶ ، ۳۷ و ۳۸ ہیں - یہ تینوں خانقاہیں قریب قریب ایک ہی نقشے کے مطابق بنی ہوئی ہیں اور یہ وہی نقشہ ہی جس سے ہم پہلے بھی ہندوستان کے دیگر مقامات میں آشنا ہوچکے ہیں ، - یعنی ہر خانقاہ کے وسط میں ایک مربع صحن ہی جس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے حجرے ، اور حجروں کے سامنے صحن کے گرد ایک ستون‌دار برآمدہ ہی اور صحن کے وسط میں ایک چبوترہ ہی - کسی کسی خانقاہ میں باہر کی جانب

خانقاہ نمبر ۳۸

یہ خانقاہ ، نمبر ۳۶ سے تھوڑے ھی دنون کے بعد تعمیر ھوئي تھي - اور اسکي چنائي بھي نمبر ۳۶ کي چنائي کي طرح نہایت بھدي اور ناھموار ھی - معلوم ھوتا ھی کہ اس جگہ پہلے کوئي اور عمارت بني ھوئي تھي جسکي پختہ بنیادون کے کچھ حصے ابتک موجود ھین - علاوہ ازین شمالي پہلو کے درمیاني حجرے مین ایک خشتي دیوار بھي بني ھوئي ھی جو بعد مین اضافہ کیگئي تھي ، - لیکن جو اینٹین اسکي تعمیر مین لگائي گئین وہ کسي قدیم عمارت سے لي گئي تھین - اس مربع چبوترے کي بجائے جو دوسري خانقاھون مین عموماً ملتا ھی ، اس خانقاہ کے صحن مین ایک مربع نشیب ھی جیسا کہ اکثر قدیم رومي مکانات مین پایا جاتا ھی اور نشیب کے گرد چارون طرف برآمدہ ھی جو کسي قدر بلند کرسي پر قائم ھی - بالائي منزل پر جانے کا زینہ جنوب مغربي گوشے مین بنا ھوا ھی -

اس عمارت کے آس پاس کھدائي نہین کي گئي لیکن خیال ھی کہ نمبر ۳۶ و ۳۷ کي طرح غالباً اسکے سامنے بھي رَمنا یا احاطہ بنا ھوا ھوگا اور چونکہ

سليں پٹي هوئي تهيں - يه نالي اُس تنگ رستے کے نيچے سے گذرتي تهي جو عمارت کے جنوب مغربي گوشے ميں بنا هوا هی - خانقاه کا دروازه مشرقي پہلو ميں هی اور دروازے کے سامنے ايک بد قطع سا احاطه تها جسکي ديواروں کے آثار ابتک موجود هيں -

خانقاه نمبر ۳۷

سطحي نقشے کے لحاظ سے يه خانقاه مذکوره بالا خانقاه کي نسبت زياده وسيع اور مکمل هی اور اسکي چنائي بهي نسبتهً صاف اور بہتر هی - ساتويں صدي عيسوي کے بنے هوئے مربع ستونوں کي طرح اس خانقاه کي ديواروں ميں بهي بيروني جانب دسکے چهوڑے هوئے هيں جن سے ظاهر هوتا هی که يه عمارت بهي ساتويں صدي عيسوی ميں تعمير هوئي هوگي - صحن کے وسط ميں جو چبوتره هی اُس کے چاروں گوشوں پر پتهر کے چار مربع چوکے لگے هوئے هيں جو چنائي کو مستحکم کرنے کے علاوه برآمدے کے ستونوں کي کرسيوں کا بهي کام ديتے تهے - حجروں کي جنوبي اور مغربي قطاروں کے عقب ميں بهي چند کمرے بنے هوئے هيں جو ذرا غير معمولي سي بات هی - مگر کچهه صاف پته نهيں چلتا که ان کمروں سے خاص کام کيا ليا جاتا تها ۔

خانقاہ کا دروازہ مغربي جانب هی اسلئے یه رمنا بهی غالباً مغربي جانب هي هوگا -

عمارت نمبر ۴۲

یه عمارت مندر نمبر ۴۰ کے شمال میں واقع اور اسوقت تقریباً چهه فیت بلند هی - اسکے جو حصے کهدائي کرنیسے آشکار هوئے هیں اُن سے ظاهر هوتا هی که یه بهی کسي مندر کي عمارت هی جو شاید مندر نمبر ۴۴ سے مشابه هوگا -

---

باب ۹

مشرقي رقبه

مندر و خانقاه
نمبر ۴۵

اب هم مشرقي رقبه کي جانب متوجه هوتے هين جسکے سب سے بلند حصے پر مندر اور خانقاه نمبر ۴۵ واقع هين (ديکهو پليٹ ۱۲ - Plate XII) - مندر مذکور دسوين يا گيارهوين صدي عيسوي کا بنا هوا هے اس لئے سانچي کي اُن عمارات مين سے ايک هے جو سب کے بعد تعمير هوئين - اس سے دو يا تين صدي قبل اسي مقام پر ايک اور مندر بنا تها جس کے سامنے ايک کشاده چوکور صحن ، صحن کے گرد بهکشوؤن کے رهنے کے لئے حجرون کے سلسلے اور بيچ مين چند ستوپے تهے - اس قديم مندر کے آثار مابعد کي عمارات سے کسي قدر پست سطح پر واقع هين اور بآساني پہچانے جا سکتے هين -

بعد کے زمانے کي تعمير ايک تو وه (دو منزله) مندر هے جو صحن کے مشرقي پہلو مين ايک بلند چبوترے کے پچهلے حصے پر واقع هے اور دوسرے وه حجرے
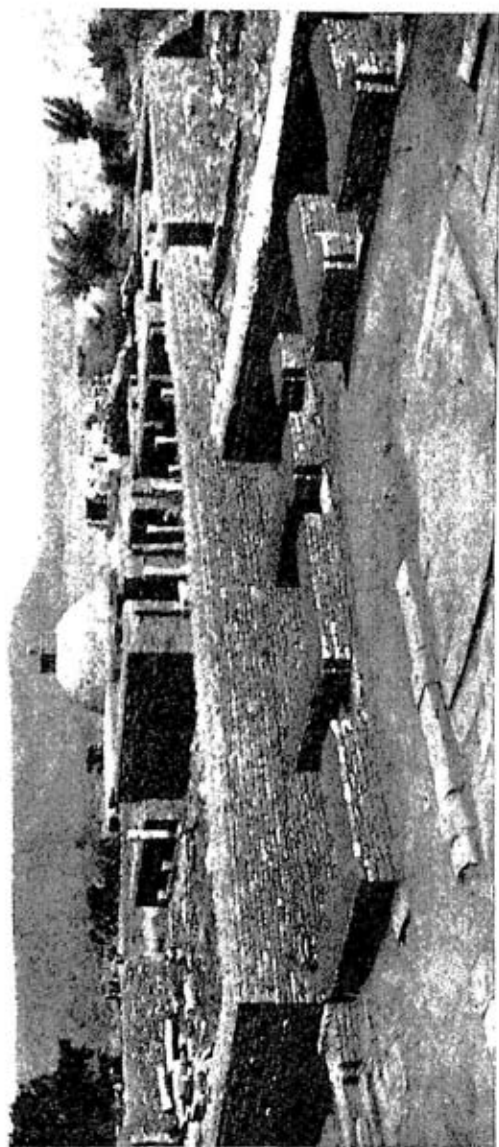
GENERAL VIEW OF MONASTERIES 45, 47, AND OF STUPA 3, FROM S.E.

سامنے جو برآمدہ تھا وہ آٹھ فیٹ سے کچھ زیادہ چوڑا اور سطح صحن سے آٹھ انچ کے قریب اونچا تھا اور ایک سنگي حاشیہ اُسکو صحن سے جدا کرتا تھا - اس حاشیے میں برابر برابر فاصلے پر پتھر کے مربع چوکے لگے ہوئے ہیں جنپر برآمدے کے ستون قائم تھے - انمیں سے ایک ستون صحن کے جنوب مشرقي گوشے میں نمونے کے طور پر دوبارہ اپني اصلي جگہ پر قائم کیا گیا ہی - یہ چھہ فیٹ نو انچ بلند ہی اور اس کے گوشے کسي قدر ترشے ہوئے ہیں جس سے عمود ہشت پہلو سا(۱) ہو گیا ہی - ستون کے عریض پہلوؤں کو آرائشي کندہ کاري سے مزین کرنا مقصود تھا -

قدیم صحن کے سنگي فرش میں پتھر کي مختلف شکل اور پیمائش کي بھاري بھاري بے ڈول سلیں لگي ہوئي ہیں - اُن تین ستوپوں میں سے جو صحن میں اس فرش کے اوپر بنے ہوئے تھے دو تو موجودہ مندر کي تعمیر سے پیشتر منہدم ہوچکے تھے اور بجز کرسیوں کے اُن کا کوئي نشان باقي نہ رہا تھا اور تیسرے ستوپے کا کچھ حصہ معلوم ہوتا ہی کہ نئے مندر کے فرش کي خاطر

(۱) یعني آٹھوں پہلو یکسان نہیں - کونے والے چار پہلو نسبةً تنگ ہیں اور سامنے والے چار پہلو ذرا چوڑے ہیں (مترجم) -

اور برآمدے جو اس مندر کے شمالي اور جنوبي پہلوؤں پر بنے ہوئے هیں -

باقي رها حجروں کا وہ سلسلہ جو صحن زیرین کے شمالي ' جنوبي اور مغربي پہلوؤں پر بنا هوا هی ' نیز اُن تین ستونوں کي کرسیاں جو اسي صحن میں الگ الگ واقع هیں اور پتھر کا وہ حاشیہ جو حجروں کے سامنے والے برآمدے کي حد بندي کرتا هی ' تو یہ سب قدیم زمانے سے تعلق رکھتے هیں -

قدیم مندر اور خانقاہ

پراني خانقاہ کے حجروں میں چھوٹے چھوٹے پتھروں کي خشک اور صاف ستھري چنائي هی جو اُس زمانے میں رائج تھي اور ان کي بنیادیں پورے نو فیت نیچے لے جاکر خاص چٹان پر رکھي گئی هیں - کونے کے حجرے میں داخل هونیکے لئے عموماً متصلہ حجرے کے اندر سے هوکر جانا پڑتا تھا لیکن اس خانقاہ میں ایسا نہیں کیا گیا بلکہ (متصل سلسلوں کے سروں والے) دو حجروں کے درمیان ایک گلي چھوڑ کر کونے والے حجرے کا دروازہ گلي کي جانب بنا دیا گیا هی - اسي طرح خانقاہ کے دروازے سے صحن میں داخل هونے کے لئے بھي مغربي پہلو کے بیچ میں ایک اور گلي بنا دي گئي هی - حجروں کے

موٹي ته سے جو اسکے اوپر جمع هوگئي تهي ' اس خيال کي بخوبي تائيد و تصديق هوتي هی -

بظاهر تو يه خيال هوتا هی که جب اهل بودھ نے اس عمارت کي دوبارہ تعمير شروع کي تو اُن کا پہلا کام يه هونا چاهئے تها که تمام پرانے ملبے کو ايک طرف کرکے جہاں تک هوتا قديم عمارت کا مصالحه هي استعمال کرتے - ليکن مذهبي يا ديگر وجوہ کي بنا پر اُنہوں نے اس ملبے کو هموار کرکے قديم فرش سے ڈهائي فيٹ اوپر ايک نيا فرش لگانا اور صحن کے مشرق ميں از سرنو ايک بالکل جديد مندر بناکر اُسکے دونوں طرف حجرے تعمير کرنا زيادہ مناسب خيال کيا - اس کے ساتھ هي اُنہوں نے صحن کے باقي ماندہ تين پہلوؤں کے پرانے حجروں کي مرمت بهي نئے سرے سے کردي اور اُنکي ديواروں اور چهتوں کو پانچ چھ فيٹ اونچا کرکے اُنکے سامنے اُتنا هي بلند برآمدہ بنا ديا جو نئے صحن کے فرش سے قريباً تين فيٹ اونچا هو گيا -

موجودہ مندر

نئے مندر ميں صرف ايک عبادتگاہ هی جسکے اندر ايک پيش دالان هوکر داخل هوتے هيں - عبادتگاہ کے اوپر ايک خالي شکهر (शिखर) يعني مخروطي شکل

قصداً گرا دیا گیا تھا - اس ستوپے کا نقشہ صلیبي شکل کا هی اور صلیب کے چارون سرون کے رزکارون پر چلند طاق بنے هوئے هین جن مین بلا شبہ کسي زمانے مین بت رکھے هوئے تھے - قدیم مندر اور ملحقہ حجرون کے آثار جو صحن کے مشرقي پہلو پر واقع تھے سراسر عمارات متاخرہ کے نیچے دب چکے هین مگر قدیم مندر کے سامنے جو چبوترہ تھا اُس کا کچھ حصہ موجودہ مندر کے چبوترے کے نیچے ملبہ وغیرہ هٹا کر برآمد کیا گیا هی - یہ قدیم چبوترہ اگرچہ اوپر والے چبوترے سے کسي قدر چھوتا هی لیکن بظاهر دونون ایک هي طرز پر بنے هوئے تھے(۱) اور قیاس کیا جاتا هی کہ غالباً سابقہ مندر کا نقشہ بھي جدید عمارت کے نقشے سے بہت کچھ مشابہ تھا -

---

معلوم هوتا هی کہ سانچي کي اور بہت سي عمارات کي طرح یہ قدیم مندر بھي آگ کي نذر هو گیا تھا اور زمانۂ دراز تک اسي بربادي کي حالت مین پڑا رها - چنانچہ اُس سوختہ ملبے سے جس کي کثیر مقدار صحن کے فرش پر ملي هی ' اور نیز مٹي کي اُس

---

(۱) قدیم چبوترے کے حصہ پائین پر " غلطہ اور گولا " کي آرائش هی جسپر " کنول اور تیر " کي کندہ کاري هی-

عبادت‌گاه کے چارون کونون مین ایک ایک مربع نیم ستون هی جس کے بالائی نصف حصے کے دونون رخ " گلدستے " کے نمونے کي نهایت خوبصورت کندہ کاري سے مزین هین - " گلدستے " کے نیچے ایک ایک کیرتی مُکھ اور اوپر پھول پتي کي منبت کاري اور سب سے اوپر " پامٹ(۱) " کي سنجافي آرایش هی - تاجون پر ابھرواں دھاریان بني هوئي هین اور آنکي تنگ گردنون پر " بدّھی " کے نمونے کي رسمي آرائش هی - تاجون کے اوپر هندوانی وضع کي سادہ بریکتین (brackets) هین - ان نیم ستونون کے نقش و نگار کي طرز ' سنگتراشي کے بعض آن قدیم نمونون سے بہت مشابہ هی جو بارو (واقع ریاست گوالیار) کے مندر مین پائے جاتے هین - اس سے ظاهر هوتا هی که یه نیم ستون آتھوین یا نوین صدي عیسوي سے تعلق رکھتے هین اور اصل مین اس مندر کے لئے نہین بنائے گئے تھے - اس خیال کي تائید خود ان نیم ستونون کي کورون کي ناهموار تراش سے بھي هوتي هی کیونکه اس سے ثابت هوتا هی که اصل مین انکے کچھ حصے دیوارون کي چنائي مین دبے هوئے تھے -

(۱) Palmette - کھجور کے چھوٹے درخت کے مشابہ ایک آرائش جو یوناني اور دیگر قدیم عمارات مین پائي جاتي هی (مترجم) -

کا گنبد هی جس کا بالائی حصہ ضائع هو چکا هی - مندر ایک بلند چبوترے کے پچھلے یا شرقی حصے پر قائم هی - چبوترے پر چڑھنے کے لئے مغربی پہلو مین پختہ زینہ هی - مندر کے تین جانب طواف‌گاہ یا پردکھنا اور اسکے گرد ایک بلند دیوار بنی هوئی هی -

اس زمانے کے دوسرے مندرون کی طرح اس مندر کی تعمیر مین بهی بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے هین - یہ پتھر ایک دوسرے کے ساتھ اچھی طرح پیوست نہین هین اور گو اُن کے بیرونی رخ صاف هین مگر باقی رخ ناهموار هین - مندر کے عمارتی مسالے کا اکثر حصہ بلا شبہ کچھ تو اُس مندر سے لیا گیا تھا جو اس سے پہلے اس جگہ قائم تھا اور کچھ اور قدیم عمارات سے - لیکن منبت کاری اور آرائشی تصاویر زیادہ تر عہد وسطی کے اواخر کی بنی هوئی هین اور غالباً اسی مندر کی خاطر بنائی گئی تھین - اسطرح دروازے کے منقش بازو، عبادتگاہ کی منقش چھت اور اسکے بیرونی طاقچون کی مورتین، نیز چبوترے اور شکھر کی آرائشی کندہ کاری سب کی سب مندر کی هم عصر هین - لیکن کونون کے نیم ستون (اور غالباً بدھہ کا وہ مجسمہ بھی جو عبادتگاہ مین رکھا هوا هی) قدیم زمانے سے تعلق رکھتے هین -

پہلے کسي اونچي کرسي پر قائم ہو' یا کوئي اور بڑا مجسمه تھا جسکي بجائے بعد میں موجودہ صورت کو یہاں رکھ دیا گیا - موجودہ مجسمه جس کرسي پر رکھا ہوا ہی اُس پر ٹھیک نہیں بیٹھتا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی که اصل میں یه مجسمه اس کرسي کے لئے نہیں بنایا گیا تھا - علاوہ بریں عبادتگاہ کي عقبي دیوار اور منقش ستونوں کے ایک حصے کو اس چنائي میں پوشیدہ کرنا بھي مقصود نه تھا جو مجسمے کو قائم رکھنے کي غرض سے اسکے اور دیوار کے درمیاني فاصلے میں کرني پڑي - مگر اس مجسمے کي طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہی که مندر سے بہت پہلے کا بنا ہوا ہی اس لئے ممکن ہی که اصل میں موجودہ کرسي کے اوپر ایک اور تین چار فیت اونچي کرسي رکھ کر اُسکے اوپر مجسمے کو رکھا گیا ہو اور بعد میں کسي وقت اسکي اونچائي کم کر دي گئي ہو -

اس تصویر میں بدّھه کنول کے تخت پر' جس کے نیچے ایک اور شیروں والا سنگھاسن ہی' بھومي سپرشا وضع میں بیٹھا ہی - کنول کے پتوں کي زیریں قطار پر

عبادتگاہ کي چھت حسب معمول بتدریج چھوٹے ہونے والے مربع کے نمونے کے مطابق بني ہوئي ھی (۱) اور چار شہتیروں پر قائم ھی جنکے سرے ستونوں کے اوپر والي بریکٹوں پر رکھے ہوئے ہیں - شہتیروں کو زیادہ مستحکم کرنے کي غرض سے اُن کے نیچے ہر دیوار کے وسط میں اسي طرح کي اور بریکٹیں لگادي گئي ہیں -

ان بریکٹوں اور شہتیروں کے متعلق دو باتیں بالخصوص قابل ذکر ہیں - ایک تو یہ کہ عقبي دیوار والي بریکٹ نامکمل حالت میں ھی دوسرے یہ کہ اُسکے اوپر والے شہتیر کي نچلي کور، غالباً شہتیر کے سامنے کسي اور چیز کے لئے جگہ بنانے کي غرض سے، قریباً دو فیٹ تک تھوڑي کٹي ہوئي ھی - اب یہ قیاس کچھ بےجا نہیں معلوم ہوتا کہ جس چیز کي خاطر اس شہتیر کو کاٹا گیا وہ غالباً بدھ کے مجسمے کا ہالہ ہوگا - لیکن یہ سوال ابھي فیصلہ طلب ھی کہ آیا وہ مجسمہ بھی تھا جو اس وقت مندر میں موجود ھی اور شاید

(۱) اس چھت کا نقشہ یہ ھی :— (مترجم)

سے یہ ستون لگے گئے تھے وہ خود بھی مکمل نہیں هوئي تھي -
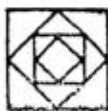
دروازے کي چوکھٹ پر کثرت کے ساتھ آرائشي کندہ کاري هی - دهلیز کے پتھر کا وسطي حصہ کسي قدر ابھرا هوا هی اور اسپر کنول کي بیل بني هوئي هی جس کے پھولوں پر پرندے بیٹھے هیں - کنول کے دونوں طرف دهلیز پر آدھے آدھے کیرتي مُکھ ' پھر چھوٹي چھوٹي انساني تصویریں جنکے هاتھوں میں برتن هیں ' انکے بعد رسمي طرز کے مطابق بنے هوئے شیر' اور ستون پر کبیر کي بھاري بھرکم تصویریں بحالت نشست بني هوئي هیں - بائیں بازو کا اکثر حصہ اور سردل ضائع هوچکے هیں - لیکن دایاں بازو قریب قریب صحیح و سالم موجود هی - چوکھٹ کے دونوں جانب جو کندہ کاري هی اسمیں ایک حسین عورت ایک درخت کے نیچے کھڑي هوئي دکھائي هی اور اس کے اوپر " عربي وضع " کي بیل بني هوئي هی - چوکھٹ کے دائیں بازو کے روکار پر نیچے چار تصویریں هیں اور انکے اوپر بالائي حصے کي آرائش چار عمودي پٹریوں میں منقسم هی - نیچے والے موقع میں بڑي تصویر جمنا (دریائے جمنا) کي هی جس

قریباً دسوین صدی عیسوی کے حروف مین بودھ مذہب کا کلمہ تحریر ہی جو مجسمے کی طیاری کے بعد لکھا گیا تھا - سنگھاسن کے وسط مین کرسی کا ایک حصہ آگے کو بڑھا ہوا ہی جس پر دو انسانی تصویرین شکستہ حالت مین ہین - انمین ایک شخص چارون شانے چت پڑا ہی اور دوسرا فاتحانہ انداز سے اسکے سینے پر کھڑا ہی - بالکل اسی قسم کی تصویرین مقام الورا کی غار نمبر ۱۱ مین بدھ کے ایک اور مجسمے کی کرسی پر بھی بنی ہوئی ہین جو ساتوین صدی عیسوی کی ساخت ہی - میرا خیال ہی کہ ان تصویرون مین بدھ کی اس فتح کا اظہار کیا گیا ہی جو اسکو بودھی درخت کے نیچے مارا کی شیطانی فوجون پر حاصل ہوئی تھی -

پیش دالان کے دونون نیم ستون ، عبادتگاہ کے نیم ستونون سے ذرا مختلف ہین - انکی آرائشی منبت کاری بھدی ہونے کے علاوہ نامکمل حالت مین چھوڑ دی گئی ہی اور شمالی ستون بیچ سے کٹا ہوا ہی - غالباً اس کو موجودہ جگہ پر قائم کرتے وقت ایسا کیا گیا تھا جس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہین کہ جس عمارت

جو حصه اسوقت موجود هی آس کے نقش و نگار سراسر دائین بازو کے نقش و نگار سے ملتے هین - فرق صرف یه هی که نیچے والے مرقع مین بجائے جمنا کے گنگا (یعني دریائے گنگا) کي اور آسکے واهن ' گهڑیال کي تصویر بني هوئي هی -

باهر کي طرف مندر کي دیوارین بالکل ساده هین - صرف شمالي جنوبي اور مشرقي جانب آن کے بیچ مین تین طاقچے بنے هوئے هین - جنوبي طاق مین ایك دیوتا جو شاید میور ودیا راجه هی بائین هاته مین کنول کي شاخ لئے کنول کے تخت پر بیٹها هی ' تخت کے نیچے دیوتا کا واهن یعني مور بنا هوا هی اور دونون طرف ایك ایك پرستار کهڑي هی - مشرقي طاقچے مین بدهه کي مورت رکهي هی جس مین بدهه کو بحالت استغراق کنول کے تخت پر بیٹها هوا دکهایا هی جو دو شیرون کے اوپر قائم هی ' - بدهه کے دونون طرف ایك ایک خادم هی جسکے دائین هاته مین چوري اور بائین مین کنول کي شاخ هی - شمالي طاقچه خالي هی -

مندر کي دیوارون کے بعض پتهرون پر کچه نام بهي کنده هین جو غالباً سنگتراشون کے نام هین - انمین سے

کے پاؤن کے قریب ایک کچھوا بنا ہوا هی جو اُسکي سواري هی - جمنا کے پیچھے ایک خواص اُسکے سر پر چھتري لگائے کھڑي هی - جمنا اور خادمہ کے بیچ مین ایک اور چھوٹي تصویر هی جو شاید کسي بچے کي هی اور اس سے بھي چھوٹي تصویر لوح کے بائین گوشے مین جمنا کے دائین پاؤن کے قریب بیٹھي ہوئي نظر آتي هی - جمنا کے سر سے ذرا اوپر کسي ناگا کا اوپر کا دھڑ بنا ہوا هی اور خادمہ کے سر کے اوپر کنول کا پھول هی جس مین بدھہ کي چھوٹي سي تصویر بھومي سپرسا وضع مین بني ہوئي هی - اوپر کي عمودي پٹریون مین سب سے اندر والي یعني بائین جانب کي پٹري پر مرغولہ‌نما گلکاري هی - دوسري پٹري مین ' جسکو ایک پستہ قد دیو اُٹھائے ہوئے هی ' ہاتھیون کے اوپر سیمرغ کھڑے هین اور اُن کي پشت پر سوار بیٹھے هین - تیسري پٹري ' کہ وہ بھي ایک پستہ قد دیو پر قائم هی ' تین حصون مین منقسم هی اور هر حصے پر ایک ایک مرد اور دو دو عورتون کي تصویرین بني ہوئي هین - چوتھي پٹري ایک منقش نیم ستون کي شکل کي هی - بائین بازو کا

یه بے شمار اجزا آپس مین ایسے گڈمڈ هوگئے هین که انکي مدد سے شکهر کي بلندي کا صحیح اندازه لگانا اور اُسکو اُس بلندي تک مرمت کرنا محض ناممکن هی - شکهر کا جو حصه زمانے کي دستبرد سے بچا هی اور اپنی جگه پر قائم هی وه ایک تو وه چهوٹا سا کمره هی جو عبادت گاه کي چهت پر واقع هی اور دوسرے اُسکے سامنے ایک چهوٹي سي ڈیوڑهي کے کچھ نشان هین جس کا ایک حصه نیچے والے پیش دالان کي چهت پر بنا هوا تها -

اُس بیروني دیوار مین ، جو طواف گاه (پردکهنا) کے گرد واقع هی ، دو خوش تناسب کهڑکیان بني هوئي هین جنمین پتهر کي بهاري بهاري جالیان لگي هین - یه جالیان منقش پهولون اور پریي چکرون سے مزین هین اور انکي چوکهٹون پر کنول کے پتون کي رسمي طرز کي ملبت کاري هی -

مندر کے سامنے جو بلند چبوتره هی اُسکي فرش بندي مین متعدد قدیم عمارتون کے پتهر استعمال کئے گئے تهے اور ستوپه نمبر ۳ کے بهت سے ٹوٹے هوئے ستون اور کٹهرے کے ٹکڑے بهي انمین شامل تهے - چبوترے کي

بعض ناموں کے حروف الٹے هیں جس سے ثابت هوتا هی که یه کتبے ' جو دسویں صدي عیسوي کے رسم خط میں لکھے هوئے هیں ' مندر کي تعمیر سے قبل ان پتھروں پر کندہ کئے گئے تھے (۱) -

شِکھر یا مخروطي گنبد جو عبادتگاہ کے اوپر بنا هوا تھا اُسي منحني طرز کا تھا جیسے شمالي هند کے منادر کے شکھر عام طور پر بنائے جاتے هیں - اسکي چوٹي پر معمولي وضع کا ایک بھاري آملک (۲) اور اُسکے اوپر کلس بنا هوا تھا جسکے بہت سے شکسته ٹکڑے مندر کے قریب هي شمالمغربي جانب پڑے هوئے ملے هیں - علاوہ بریں شِکھر کے بے شمار آرائشي اور عمارتي پتھر بھي ملبے میں دستیاب هوئے هیں - جن سے ظاهر هوتا هی که شِکھر کے بیروني رخ کي کندہ کاري میں کثرت کے ساتھ آملک کي تصویریں بني هوئي تھیں جنکے بیچ میں ایک خاص وضع کے چَیتیا کندہ تھے لیکن

---

(۱) یعني یه پتھر کسي قدیم عمارت سے لئے گئے هیں (مترجم) -

(۲) آمله کي گٹھلي کي شکل کا ایک بہت بڑا پتھر جو هندي منادر کي چوٹي پر قائم کیا جاتا هی - اسکا وزن کم رهنے سے اکثر شکھر خود بخود گر جاتے هیں (مترجم) -

سے بالکل مختلف هی - اسکي وجه غالباً یه هی که مندر اور حجرون کي تعمیر بعض نامعلوم اسباب کے باعث دفعةً رک گئي تهي اور کچهه عرصے تک دوباره شروع نهین کي جا سکي -

ان حجرون کے برآمدے کی تعمیر مین جو ستون استعمال کئے گئے وه اُس قدیم خانقاه سے لئے گئے تهے جس کا ذکر اوپر هوچکا هی اور یه امر دلچسپي سے خالي نهین که ان مین سے ایک ستون کے نقش و نگار غیر مکمل حالت مین چهوڑ دئے گئے تهے اور ستون مذکور کو اس جگه قائم کرتے وقت اُن کا اوپر کا حصه کاٹ دیا گیا تها - ستونون کي کرسیان اور تاج گلدستے کي صورت مین هین اور درمیان کے مربع حصون پر تین تین کیرتی مُکهه بنے هوئے هین جلکي طرز ساخت عبادتگاه کے نیم ستونون کي منبت کاري سے بهت مشابه هی -

مشرقي میدانون کا نظاره

مندر نمبر ۴۵ کے شمال مین ایک کشاده جگه هی - یهان سے اُن زیرین میدانون کا دلفریب منظر دیکهنا چاهئے جو دریائے بیس اور بیتوا کے کنارے واقع هین - اگر ریل کی لائن کے ساتهه ساتهه نظر دوڑائي جائے تو سانچي سے پانچ چهه میل کے فاصلے پر بهیلسه کي وه بلند اور تنها

ديواروں پر طاقچوں کے علاوہ بے شمار اُبھار، دباؤ، اور گہرے افقي حاشيے بنے ہوئے هيں جن سے سايه اور روشني کا اثر ويسا هي غير معين هوتا هى جيسا بالعموم چالوکي تعميرات ميں پايا جاتا هى - هر طاقچے ميں ايک يا زيادہ مورتيں هيں جنميں بعض عشقيه بهي هيں - يه مورتيں اُس زمانے کي رسمي طرز کے مطابق بني هوئي هيں، اور طاقچوں کے اوپر کي زيبائشي منبّت کاري ميں، جو چهت کے نمونے کي هى، نيز افقي حاشيوں پر کنول کي گلکاري اور ديگر پهول پتي کے کام ميں بهي رسم کي پابندي ويسي هي نماياں هى جيسي که ان تصاوير ميں -

مندر کے شمالي اور جنوبي پہلوؤں ميں تين تين حجروں کي دو قطاريں هيں جنکے سامنے برآمدے بنے هوئے هيں - وہ دونوں حجرے جو مندر کے متصل واقع هيں، اُنکي چوکهٹوں کے بازو بالکل اُسي قسم کے نقش و نگار سے مزين هيں جيسے خود مندر کے دروازے پر کندہ هيں - علاوہ ازيں مندر کے دروازے کي سردل کي طرح ان حجروں کي سردليں بهي زمانۂ مابعد کي بني هوئي هيں اور انکي طرز ساخت چوکهٹوں کي ساخت

خانقاہ نمبر ۴۴

مذکورہ بالا مندر کے جنوب میں عمارت نمبر ۴۴ واقع
ھی یہ عمارت غالباً آٹھوین یا نوین صدي عیسوي مین
تعمیر ھوئي تھي اور اسکي بنیادون کے نقشہ سے پایا جاتا
ھی کہ یہ ایک چھوٹي سي ' مگر غیر معمولي طرز کي '
خانقاہ تھي - اسکے عرض مین ایک پیش دالان اور اسکے
پیچھے ایک بڑا مستطیل ھال تھا - [دالان عمارت کے
تمام عرض مین بنا ھوا تھا یعني اُسکا طول عمارت کے
عرض کے برابر تھا] ھال مین پتھر کا فرش تھا جسکے
نشان ابتک موجود ھین اور اُسکے بیچ مین ایک ستونہ
تھا - اس ھال یا بڑے کمرے کے دونون جانب کچھ
بنیادین ملي ھین جنکے نقشے سے ظاھر ھوتا ھی کہ غالباً
اُنکے اوپر چھوٹے حجرون کے دو سلسلے تعمیر کئے گئے
تھے - لیکن اگر بنیاد کے نقشے سے بالائي عمارت کے نقشے کا
صحیح صحیح اظہار ھوتا ھی تو یقیناً یہ حجرے
بھکشوؤن کي رھائش کے لئے بہت ھي چھوٹے ھین اور
ممکن ھی کہ ان مین صرف بت رکھے جاتے ھون جیسا
کہ صوبۂ سرحدي مین اھل بودھ کے بعض قدیم مندرون
اور اھل جین کي عبادتگاھون مین اکثر دیکھا گیا ھی -

یہ خانقاہ پتھر کي چار فیٹ اونچي کرسي پر قائم

پہاڑي نظر آئيگي جو (آجکل لوھانگي کے نام سے مشہور هی اور) شاھان گپتا کے وقت سے بھیلسوامن یعني بھیلسه کے ارگ قلعه کا کام دیتي آئي ھی (دیکھو صفحه ۹۰ گذشته) - بھیلسه سے قریباً دو میل جانب شمال مغرب کوه اودے گري هی - اس مقام بہت سے برهمني مندر(۱) هیں جو عہد وسطي کے اوائل میں پہاڑ کو کاٹ کر بنائے گئے تھے - ان مندروں پر بہت سي ابھروان تصویریں بني هوئي هیں اور کچھ کتبے بھي کنده هیں -

ان دو پہاڑیوں کے مابین ایک وسیع قطعۂ زمین هی جو قدیم شہر ودیشا کے کھنڈرات سے پٹا پڑا هی - اس مدفون شہر کے ایک حصے پر بیس نگر کا چھوٹا سا گاؤں آباد هی جس میں هیلیو دورس کي لاٹھ کھڑي هی - کچھ دن هوئے اس رقبے میں کھدائي کي گئي تھي - کھدائي سے دلچسپي کي بے شمار چیزیں دستیاب هوئي تھیں جنمیں سے اکثر لاٹھ کے قریب هي ایک سایبان کے نیچے رکھي هوئي هیں -

---

(۱) یعني ان مندروںکا بودھ یا جین مذهب والوں سے کوئي تعلق نہیں هی (مترجم) -

ستون‌دار برآمدہ اور منڈر ھی اور آنکے پیچھے ایک دالان اور پانچ حجرے بنے ھوئے ھیں - اس چوک میں آمد و رفت کا بڑا دروازہ مغربی دالان کے شمالی سرے پر ھی اور ایک اور چھوٹا دروازہ ، (جسکے سامنے دو سیڑھی کا زینہ ھی) ، شمالی برآمدے کے مشرقی سرے پر بھی ھی - اس دروازے سے چھوٹے چوک (نمبر ۴۶) میں داخل ھوتے ھیں جو کسی قدر بلند سطح پر واقع ھی - بڑے صحن کی طرح اس کے بھی تین پہلوؤں پر حجرے بنے ھوئے ھیں -

یہ خانقاہ نسبۃً اچھی حالت میں ھی :- چھتوں کے بعض حصے اور بہت سے ستون ابتک بدستور اپنی اصلی جگہ پر قائم ھیں - دیواروں کی چنائی بھی اکثر صاف اور باقاعدہ ھی ، لیکن جنوبی پہلو کے برآمدے اور کمروں اور چھوٹے صحن کی بعض اندرونی دیواروں کی چنائی نسبۃً گھٹیا ھی - ممکن ھی کہ یہ بعد میں اضافہ کئے گئے ھوں - غالباً ان دیواروں اور ستونوں پر استرکاری کی بھی تجویز تھی مگر گچ کا کہیں کوئی نشان نہیں ملتا اس لئے گمان یہ ھی کہ اس تجویز پر عمل درآمد نہیں ھوا -

خانقاہ کے دونوں صحنوں میں پتھر کی بڑی بڑی

هی جسکے مغربي پہلو کے وسط مین ایک زینه هی -
دیوارون کي اندروني چنائي نا تراشیده پتھرون کي هی '
صرف رخ پر دونون جانب ترشے هوئے چوکور پتھر استعمال
کئے گئے هین - کرسي کے اوپر ' دیوارون کے بیروني جانب '
کسکے چھوٹے هوئے هین -

خانقاہ نمبر ۴۶ و ۴۷

مندر نمبر ۴۵ کے سامنے جو حجرون والا صحن هی
اسکي شمالي اور مغربي دیوارون کے عقب مین ایک اور
خانقاہ هی جو نسبتاً زیاده وسیع اور شاندار هی - یه
خانقاہ مندر مذکور کي تعمیر ثاني کے بعد بنائي گئي
تھي ' اسلئے بارھوین صدي عیسوي سے قبل کي تعمیر
نہین هوسکتي - نقشه (پلیٹ ۱۵) دیکھنے سے معلوم
هوگا که اس خانقاہ مین دو چوک هین جنکو نقشے مین
نشان 46 اور 47 سے تعبیر کیا گیا هی - بڑا چوک (نمبر
۴۷) مع اُن برآمدون اور حجرون کے جو اسکے تین جانب
واقع هین ' شمالاً جنوباً ۱۰۳ فیٹ اور شرقاً غرباً ۷۸ فیٹ
هی - اس کے جنوبي پہلو پر ایک ستون‌دار برآمده اور
برآمدے کے پیچھے دو کمرے هین ایک بالکل چھوٹا اور دوسرا
بہت لانبا مگر تنگ - مغربي جانب صرف ایک سایبان
سنگي ستونون پر قائم هی - اور شمال مین سامنے ایک

دیوار اسکے اوپر بني هوئي هی - یه دیوار سات فیٹ بلند هی اور اسکي چنائي کچھ ایسي مضبوط نهین هی - اسکے جنوبي سرے کے قریب بعد مین ایک چھوٹي سي عمارت (نمبر ۴۹) تعمیر کي گئي تھي جسکي صرف کرسي باقي رہ گئي هی - ایک اور عمارت جو (اس دیوار کے قریب) بعد مین طیار هوئي ره هے جو نقشے مین نشان (50) سے ظاهر کي گئي هی - اسکي تعمیر کے لئے احاطہ کي دیوار کا کچھ حصه منهدم کرنا پڑا تھا - اب اس عمارت کي صرف دیوارین ، ستونون کي کرسیان اور چند سنگي فرش باقي رہ گئے هین ، مگر ان سے بھي صاف ظاهر هوتا هی که یه عمارت کوئي خانقاہ تھی اور قریب قریب اسي زمانے مین بنائي گئي تھي جبکه خانقاہ نمبر ۴۷ تعمیر هوئي -

اس خانقاہ کے قریب هي ایک چھوٹا سا مندر (نمبر ۳۲) هی جو بظاهر اس کے صحن مین بنا هوا معلوم هوتا هی - یه مندر عهد وسطي کے اواخر کي تعمیر هی اور سطح زمین سے آٹھ فیٹ بلند هی - اسمین تین چھوٹے چھوٹے کمرے هین جنکے سامنے ایک پیش کمرہ اور وسطي کمرے کے نیچے ته خانه هی - مندر مین داخل هونے کا دروازہ پیش کمرے کے

سلون کا فرش لگا ہوا تھا جو چار سے آٹھ آٹھ انچ تلک موٹی اور اُن سلون سے کہیں زیادہ وزنی تھیں جو مندر نمبر ۴۰ کے فرش میں یا قدیم ستوپوں کے ملحقہ فرش میں استعمال کی گئی تھیں - بڑے صحن کی فرش بندی کے نیچے (کھدائی کرنیسے) قدیم زمانے کے بے شمار عمارتی اجزا دستیاب ہوئے جنمیں ایک گپتالی وضع کا ستون بھی تھا - اس سے نیچے، سطح فرش سے کوئی تین فیٹ گہرائی پر، کسی قدیم عمارت کا سنگی فرش ملا، اس سے نو انچ نیچے ایک "کچا" فرش تھا اور اس سے بھی دو فیٹ تین انچ نیچے ایک اور فرش نکلا جو چونے اور کنکر کا بنا ہوا تھا - یہ سب فرش اُن قدیم خانقاہوں سے تعلق رکھتے ہیں جو موجودہ عمارت سے قبل اس جگہ تعمیر ہوئی تھیں لیکن چونکہ سب سے نیچے والا فرش عہد گپتا سے قبل کا نہ تھا اس لئے کھدائی کو جاری رکھنا مناسب نہ سمجھا گیا -

عمارات نمبر ۴۹ - ۵۰ و ۴۲

احاطے کی وہ طویل دیوار جو عمارات نمبر ۴۹ و ۵۰ کے عقب میں ہے اور خانقاہ نمبر ۴۷ کے شمال مشرقی گوشے سے آکر ملتی ہے خانقاہ مذکور سے بہت پہلے کی تعمیر معلوم ہوتی ہے، اسلئے کہ خانقاہ کی مغربی

اس عمارت كي چار ديواري اور برجون كي تعمير مين بڑے بڑے ' مختلف جسامت کے ' پتهر استعمال کئے گئے هين - ان مين بعض پتهر گيارهوين يا بارهوين صدي عيسوي كي شكسته عمارات سے لئے هوئے معلوم هوتے هين مگر چونكه يه پتهر ديوارون کے بالائي حصون مين لگے هوئے هين اسلئے ممكن هى كه كسي بعد كي مرمت سے تعلق ركهتے هون -

اس عمارت کے اندر كهدائي كرنيسے وسط کے قريب چند حجرے آشكار هوئے جنكے شمال مين ايک صحن هى - يه كسي قديم خانقاه کے آثار هين جو غالباً ساتوين يا آٹهوين صدي عيسوي مين اس جگه تعمير هوئي تهي - اس خانقاه كا فرش ' بالائي فرش سے باره فيٹ نيچا هى اور اس كي پتهر كي ديوارين ' جنكي چنائي خشک اور معمولي هى ' اسوقت بهى چهه اور سات فيٹ کے درميان بلند هين - اس طرح انكے بالائي حصے سطح زمين سے صرف پانچ چهه فيٹ نيچے هين -

---

مشرقي پہلو مين هی ' - اسکے سامنے ايك اور دروازہ
هی جس سے گذر کر وسطي کمرے مين پہنچتے هين
ليکن يه عجيب بات هی که پہلوؤن کے کمرون مين
صرف کھڑکيان بنائي گئي هين اور جو شخص ان کمرون
مين داخل هونا چاهے اُسکو گھٹنون کے بل جانا
پڑتا هی -

عمارت نمبر ۴۳

وہ موٹي موٹي ديوارون والي عمارت (نمبر 43) جس
کا کچھ حصه مشرقي سطح مرتفع پر اور کچھ اُسکے جنوب
کي طرف پست زمين پر واقع هی ' سانچي کے آخري
دور تعمير کي يادگار هی - يه عمارت شاہ کنشک کے مشہور
و معروف ستوپه واقع پشاور سے بہت مشابه هی کيونکه
اسکا سطحي نقشه صليب کي شکل کا هی اور چارون
کونون پر چار مدوّر برج بنے هوئے هين - ليکن چونکه بالائي
عمارت کا کوئي نشان نہين ملا اسليئے يه بات مشتبه
هی که کبھي اسپر کوئي ستوپه بھي تھا يا نہين -
عمارت کي موجودہ کيفيت يه هی که ايک بلند
صحن کے گرد پست سي چار ديواري بني هوئي هی
اور کہين کہين چند اندروني ديوارون کے نشان بھي
ملتے هين - يه ديوارين زمانه مابعد کي بني هوئي معلوم
هوتي هين اس لئے نقشے مين نہين دکھائي گئين -

مڑ جاتا تھا - آجکل یہ رستہ ستوپے سے ذرا اوپر
جدید رستے مین مل جاتا ھی -

قدیم رستے کے نزدیک کھنڈرات

قدیم رستے کے دونون جانب بہت سی پرانی
عمارتون کے آثار پائے جاتے ھین جن مین ایک قوسی
مندر کی شکستہ کرسی بالخصوص قابل ذکر ھی -
اس مندر کا دروازہ مشرقی جانب تھا اور اسکی کرسی
۶۱ فیٹ لمبی اور ۳۲ فیٹ چھ انچ چوڑی ھی -
باقی آثار محض چند شکستہ چبوترے ھین جنکی
چنائی بھدی اور ناھموار ھی اور بالائی عمارتین
بالکل ضائع ھوچکی ھین - ان مین سے تین چبوترے
قوسی مندر کے مغرب و شمالمغرب مین واقع ھین،
چوتھا اسکے مشرق مین، اور پانچوان قدیم رستے کی
دوسری جانب چوتھے چبوترے سے کوئی ستر گز شمال کو
ھی - پانچوین چبوترے سے قریباً اسی گز اوپر کی طرف
دو اور چبوترے قریب قریب نظر آتے ھین - ان کے
شمال مین شکستہ اینٹون اور پتھرون کے ملبے کا وسیع
انبار ھی جس مین عہد وسطی کی ایک خانقاہ کے
کھنڈر مدفون ھین (جدید رستہ ملبے کے اس ٹیلے کے
بیچون بیچ سے گذرتا ھی) - اسکے قریب ھی مغربی

باب ۱۰

ستوپہ نمبر ۲ و دیگر آثار

پہاڑي کي چوٹي پر جس قدر آثار و عمارات واقع هين اُن سب کے حالات بيان هو چکے - اب هم پہاڑي کے اُس مسطح حصے کي طرف جائينگے جسپر ستوپہ نمبر ۲ بنا هوا هے اور پہاڑي کي مسطح چوٹي سے قريباً ۳۵۰ گز نيچے پہاڑي کے مغربي پہلو پر واقع هے - ستوپۂ کلاں کے مغربي پھاٹک کے سامنے، چار ديواري کے ساتھ لگا هوا، ايک پختہ زينہ هے - اس زينے سے اُتر کر هم اُس پگڈنڈي پر پہنچتے هين جو في زمانہ ستوپہ نمبر ۲ کي طرف جاتي هے - يہ زينہ اور پگڈنڈي دونون زمانۂ حال کے بنے هوئے هين - قديم رستہ (جس مين پتھر کي بڑي بڑي سلون کا فرش لگا هوا تھا) موجودہ پگڈنڈي سے جنوب کو واقع تھا اور نسبتاً زيادہ چکردار تھا - يہ رستہ ستوپہ نمبر ۷ کے جنوب سے شروع هو کر پتھر کي ايک قديم کان کے برابر سے (جسکو بعد مين تالاب بنا ليا گيا) گذرتا هوا اور دور تک چکر کھاتا هوا ستوپہ نمبر ۲ کي جانب

اپني اپني جگه قائم تھے - بڑا فرق ان دونون ستوپون مین یه ھی که ستوپه نمبر ۲ کے چارون دروازون مین سے ایک کے سامنے بھي تورنا یا منقش پھاٹک نہین ھی - لیکن اس کمي کو اس کا فرشي کٹہرہ ' جو مسلم موجود اور بے شمار دلچسپ تصاویر سے آراسته ھی ' بخوبي پورا کر دیتا ھی -

سنه ۱۸۲۲ع مین کپتان جانسن نے اس ستوپے مین کھدائي کر کے اسکو بہت نقصان پہنچایا تھا ' - لیکن " تبرکات " کي دریافت ' اور ساتھ ھي گنبد کي مکمل تباھي ' جنرل کننگھم کے حصے مین آئي جب که آنھون نے اس مین سنه ۱۸۵۱ع مین ' دوبارہ کھدائي کي - تبرکات کا خانه ستوپے کے ٹھیک وسط مین ھونے کي بجائے مرکز سے دو فیٹ مغرب کو ھٹا ھوا تھا اور چبوترے کے فرش سے سات فیٹ بلند تھا - اس خانے مین سفید پتھر کي ایک (گیارہ انچ لمبي ۹½ انچ چوڑي اور اتني ھي اونچي) صندوقچي رکھي ھوئي ملي جس مین سنگ صابون کي چار ڈبیان بند تھین اور ھر ڈبیا مین انساني ھڈي کے چند ذرا ذرا سے ٹکڑے محفوظ تھے (۱) - صندوقچي کے اوپر ایک طرف

---

(۱) " دي بھیلسه ٹوپس " مصنفه کننگھم کے صفحات ۲۸۵ تا ۲۹۳ پر اس دریافت کا مفصل حال تحریر ھي -

سنگي پیاله — جانب ایک اور چھوٹا سا ٹیله هی جسکے اوپر پتھر کا ایک بہت بڑا پیاله رکھا هوا هی - اس پیالے کا بیروني قطر آٹھ فیت آٹھ انچ هی اور جنرل کننگهم صاحب کا خیال هی که اس مین نیتل (Nettle) کا وہ متبرک پودا لگا هوا تھا جسکي بابت مشہور هی که خود بدھ نے اسکي قلم اپنے دانتون سے کات کر لگائي تھي - لیکن میري رائے مین ایسا خیال کرنے کي کوئي وجه نهین ' کیونکه جنرل موصوف کي یه رائے سانچي اور شاچي کو (جس کا ذکر فاهیان نے کیا هی) ایک سمجھنے پر مبني هی ' حالانکه یه تعیین خود غلط هی - میرا خیال هی که یه پیاله غالباً ایک بہت بڑا کشکول تھا جس مین اهل بودھ نذرانے ' چڑھاوے ' وغیره ڈالدیا کرتے تھے -

ستوپه نمبر ۲ — یه ستوپه اپني جسامت ' نقشے اور طرز تعمیر کے لحاظ سے ' ستوپه نمبر ۳ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا هی اور حال کي تجدید و ترمیم کے بعد ستوپه نمبر ۳ کي جو شکل صورت نکل آئي هی اُس سے ستوپه نمبر ۲ کا اُسوقت کا نقشه ناظرین کي آنکھون مین پھر جائے گا جب اسکي چھتري اور کٹھرے صحیح و سالم

(۱) کاشپ گوت تمام ہماوتي قبایل کا معلم	कासपगोत (काश्यपगोत्र)
(۲) مجھم	2. मझिम (मध्यम)
(۳) ھاریتي پُت	3. हारितीपुत (हारितीपुत्र)
(۴) وچھي سُوي جَیَس	4. वच्छि-सुविजयत (वात्सि-सुविजयत ?).
(۵) مہا ونایہ	5. महवनाय.
(۶) آپ گیر	6. आपगीर
(۷) کوڈني پُت	7. कोदिणिपुत (कौन्डिनीपुत्र)
(۸) کوسکي پُت	8. कोसिकिपुत (कौशिकीपुत्र)
(۹) گوتي پُت	9. गोतिपुत (गोप्तीपुत्र)
(۱۰) موگلي پُت	10. मोगलिपुत (मौद्गलीपुत्र)

(فوٹ نوٹ بسلسلۂ صفحۂ گذشتہ)

جو سانچي اور سُناري سے دستیاب ہوئي ہیں (دیکھو رسالہ جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹي بابت سنہ ۱۹۰۵ع صفحہ ۶۸۳ و آیندہ ' فرگسن صاحب کي تالیف " انڈین اینڈ ایسٹرن آرکي ٹیکچر " مطبوعہ سنہ ۱۹۱۰ جلد اول صفحہ ۶۸ ' - گیگر صاحب کی " مہاونس " کا دیباچہ صفحہ XIX)

قديم براهمي حروف مين ايك كتبه كنده تها جس كا
ترجمه حسب ذيل هي :—

" رشي كاشپ گوت اور رشي واچهي سوي جيت
معلم سے لےكر تمام معلمون كے (تبركات) "

سنگ صابون كي چارون ڈبيون پر بهي كتبے تهے -
ان سے معلوم هوا كه ان ڈبيون مين بوده مذهب كے
دس رشيون اور مبلغون كے " تبركات " محفوظ تهے
جن مين سے بعض تو اهل بوده كي تيسري " مجلس "
مين شامل هوئے تهے جو شهنشاه اشوك كے زمانے مين
منعقد هوئي تهي اور باقي اُن عقايد كي نشر و تبليغ
كے لئے جو اس مجلس مين طے پائے تهے كوه هماله كے
علاقے مين بهيجے گئے تهے (۱) - ذيل مين وه دس نام
درج كئے جاتے هين جو ان ڈبيون پر كنده تهے :—

---

(۱) كتاب " ديپ ونس " مين اُن چار مبلغون كے نام
دئے هوئے هين جو كاشپ گوت كوتي پتر كے همراه علاقه هماونت
مين قبيله يكها كو بوده مذهب كي دعوت دينے گئے تهے - يه نام
حسب ذيل هين :—

مجهم ، دُ دَ بهسر ، سهديو اور مولك ديو - انمين سے خود كاشپ
گوت اور مجهم اور دُ دَ بهسر كے نام اُن ڈبيون پر لكهے هوئے هين

اس ستوپے کے کٹہروں کے بہت سے شکستہ ٹکڑے حال کی کھدائی میں زمین سے برآمد ہوئے ہیں - یہ سب کٹہرے اسی نمونے کے ہیں جیسے ستوپۂ کلاں اور ستوپہ نمبر ۳ کے کٹہرے ہیں ، اسلئے انکی ساخت کے متعلق کچھ لکھنا غیر ضروری ہی - چھوٹے کٹہروں کی آرائشی منبت کاری بھی دوسرے ستوپوں کے کٹہروں کے نقش و نگار سے بہت مشابہ ہی - لیکن بڑے یعنی فرشی کٹہرے پر جو ابھروان نقش بنے ہوئے ہیں وہ نہایت دلچسپ اور ہندوستان میں اس قسم کے کام کی واحد مثال ہیں ، اسلئے کہ چند مابعد کے مرقعوں کے سوا ، جنکا ذکر آگے کیا جائیگا ، ان مرقعوں میں ہندی صنعت کی قدیم حالت اور وہ خالص ملکی خصوصیات نظر آتی ہیں جو ابتدائی مدارج طے کرنیسے قبل اس میں پائی جاتی تھیں - مناظر و واقعات تو انمیں بھی بالعموم وہی دکھائے گئے ہیں جو ہم ستوپہ کلاں کے پھاٹکوں کی تصویروں میں دیکھ چکے ہیں لیکن ان کے طریق ساخت میں بہت سادگی اور خامی پائی جاتی ہی اور تصویروں میں خالص آرائشی خوبصورتی پیدا کرنے کا خیال زیادہ رکھا گیا ہی - ان مرقعوں میں بدھ کی زندگی کے چار اہم واقعات یعنی آسکی ولادت ،

مهاموگلانه اور شاري پترا جن کے تبرکات ستوپه نمبر ۳ سے دستیاب هوئے تهے ' گوتم بدهه کے چیلے اور رفیق تهے لیکن اس سے یه لازم نهین آتا که وه ستوپه بهي بدهه کے زمانے کا بنا هوا هی - اسي طرح جن مبلغون کے " آثار " ستوپه نمبر ۲ مین محفوظ تهے اُن سب کا یا اُن مین سے بعض کا شهنشاه اشوک کے هم عصر هونے سے بهي یه لازم نهین آتا که یه ستوپه عهد موریا هي مین تعمیر هوا تها - برخلاف ازین ' چونکه یه ممکن نهین که ان سب مبلغون کي وفات ایك هي وقت مین واقع هوئي هو اسلئے ضرور هی که یه " تبرکات " پهلے کسي اور جگه دفن هوئے هون اور بعد مین وهان سے لاکر اس ستوپے مین رکهدئے گئے هون - تبرکات کے مدفن کي یه تبدیلي غالباً عهد شنگا مین هوئي هوگي کیونکه بعض ایسي شهادتین موجود هین جنکي بنا پر وثوق کے ساتهه کها جاسکتا هی که یه ستوپه اسي عهد مین تعمیر هوا تها (۱) -

(۱) جنرل کننگهم کي رائے هی که اصل مین یه ستوپه صرف کاشپ گوت اور وچهي سوي جیت کے " آثار " کي خاطر بنایا گیا تها کیونکه پتهر کي صندوقچي پر صرف انهي دونون کے نام کنده هین (" دي بهیسله ٹوپس " صفحه ۲۹۱)

نہین گذرے مثلاً " اسپ سر ماهي دم انسان " اور " انسان چہرہ گھوڑے " جنکي پشت پر عورتین سوار هین - یہ فرضي تصویرین هندي الاصل نہین هین بلکہ انکا خیال مغربي ایشیا سے هندوستان آیا تھا - نباتي نمونون مین کنول ' سانچي کے سنگتراشون کا منظور نظر هی - اسکے بعض نقش تو بالکل سادہ هین اور بعض نہایت پرتکلف اور پیچیدہ بنے هوئے هین - پرندون مین بالخصوص مور ' راج هنس ' اور سارس نظر آتے هین - اور ان نشانات مین جو بودھ مذهب مین خصوصیت کے ساتھ متبرک سمجھے جاتے هین ' پہیا ' تري رتن یا ترشول ' اور ڈھال یا ناگ کي علامات نظر آتي هین -

طرز ساخت اور اصطلاحي خصوصیات کے لحاظ سے جو بات ان مرقعون مین نہایت عجیب معلوم هوتي هی وہ یہ هی کہ حیواني اور انساني تصویرون مین تو غیرمعمولي بھداپن اور خامي پائي جاتي هی مگر آرائشي کام نہایت زوردار اور اعلی درجے کا هی - هندوستاني کاریگرون نے آرائشي کندہ کاري مین عموماً اور پھول پتي کے کام مین خصوصاً ' همیشہ ذوق سلیم اور اعلی درجے کي قابلیت کا ثبوت دیا هی اور اس قابلیت کا بہترین

حصول معرفت ' وعظ اول ' اور وفات کے مناظر فوراً شناخت هو سکتے هیں کیونکه یہاں بھي ان واقعات کو اُنھیں علامات سے ظاهر کیا هی جو هم مابعد کے (یعني ستوپۂ کلاں کے) مرقعوں میں دیکھ چکے هیں - پھر یکشني یا محافظ پري کي آشنا صورت بھي یہاں موجود هی ' کئي پھن والا ناگ بھي دکھائي دیتا هی اور بے شمار حقیقي اور خیالي جانور بھي نظر آتے هیں جن میں بعض کوتل هیں اور بعض پر سوار بیٹھے هیں - یه جانور ان جانوروں سے بہت مشابه هیں جو ستوپه کلاں کے پھاٹکوں(۱) میں مربع تھونیوں پر بنے هوئے هیں - علاوہ بریں هاتھي ' گھوڑے ' بیل ' هرن ' پردار شیر ' گھڑیال ' سیمرغ اور بعض ایسے فرضي اور خیالي جانور بھي ان مرقعوں میں بنے هوئے هیں جو پہلے هماري نظر سے

---

(۱) بعض سواروں کي تصویر میں رکابوں کے تسمے بھي نظر آتے هیں - رکاب کے استعمال کي دنیا میں یه سب سے پہلي مثال هی اور تمام معلومه مثالوں سے قریباً پانسو سال قدیم تر هی - ایران میں رکاب کا رواج ساساني زمانے سے قبل نہیں هوا - پروفیسر کاللز کي سند پر مسٹر سیو کنگ مجھے اطلاع دیتے هیں که چین میں رکاب کا ذکر کتاب نن شه میں آیا هی جو پانچویں چھٹي صدي عیسوي کي تصنیف هی - یونان اور روما کے قدیم لٹریچر میں رکاب کا کہیں نام تک نظر نہیں آتا اور معلوم هوتا هی که یورپ میں غالباً عهد وسطي کے اوائل سے پہلے رکاب نہیں آئي -

کو قریباً ایک هي سطح مین رکھا گیا هی اور اس بات
کي عملاً کوئی کوشش نہین کي گئي که اُن مین (عمق اور
فاصلے کے اختلاف سے) تفاوت مکاني کي کیفیت دکھائي
جائے - هر تصویر ایک ابھروان سِلُہٹ (Silhouette) یا
خاکا سا هی جسکي زمین کي سطح بالکل علیحده هی
اور پیکر سازي کا جو تھوڑا بہت هنر کہین نظر آتا هی
وه خاکے کي حدود یا اندروني جزئیات مین کسی قدر
گولائي پیدا کرنے تلک محدود هی - تصویرین بھی
چوڑي چپٹي اور کاواک سي هین اور (بھرھوت کے اکثر
بتون کي طرح) ابتدائي صنعت کي یقیني علامت
یعني صناع کي حد درجے کي خام توجہي ' تصویرون
کے پاؤن کي بناوٹ مین نظر آتي هی جن کي ساخت
مین تشریحي تطابق کا خیال مطلق نہین رکھا گیا
یعني پاؤن کو کچھ پھرے هوئے بناکر انکا فراخ ترین پہلو
دکھایا گیا هی -

ابتدائي صنعت کي یہي صفات اُن نصف دائرون
کي منبت کاري مین بھي نظر آتي هین جو پلیٹ ۱۳
پر ستون نشان (c) کے اوپر اور نیچے اور ستون نشان (d) کے
زیرین حصے مین بنے هوئے هین - لیکن ان ستونون کے

اظہار جیسا کنول کي اُن تصويرون سے هوتا هي جو اس کٹهرے پر بني هوئي هين (اور جنکا ايک خوبصورت نمونه پليٹ ۱۳ - الف مين دکهايا گيا هي) ' ويسا اور کهين نهين پايا جاتا - برخلاف اسکے انساني تصوير کے بنانے مين قديم هندي صناع ايسے هوشيار نتهے ' بلکه ابهروان تصويرون يا کامل مجسمون کي ساخت مين معمولي دسترس بهي اُنهين اُسوقت تک حاصل نهين هوئي جبتک وه يوناني صنعت کي تعليم سے فيضياب نهوئے - اس فيضيابي کے بعد جو نمايان ترقي هندي سنگتراشي نے کي اُسکا صحيح اندازه اس کٹهرے کي ابتدائي سنگتراشي کا اُن چند تصويرون کے ساتھ مقابله کرنيسے هوسکيگا جو بعد مين اسکے مشرقي دروازے پر کنده کي گئين - پراني تصويرون کے دو نمونے پليٹ نمبر ۱۳ (Plate XIII) پر اشکال a و d مين اور جديد مرقعون کي دو مثالين اُسي پليٹ پر اشکال c و d مين دکهائي گئي هين - قديم تصويرون مين عموماً آرائش بهت زياده هي اور اگرچه جس مقصد سے وه بنائي گئي هين اُسکے لئے بهت موزون هين تاهم صنعتي نقطهٔ خيال کے وه ايک حد تک ابتدائي حالت مين هين اور انمين بهت سي خاميان پائي جاتي هين مثلاً :— تمام تصويرون

هند کے سنگتراشوں کے بنائے ہوئے ہیں جو یونانی صنعت اور خیالات سے متاثر ہوچکے تھے اور اس وقت ، جبکہ ودیشا کی مقامی صنعت ابھی ابتدائی مدارج ہی طے کر رہی تھی ، ان کی صنعت نسبتاً کمال کے زینے تک پہنچ چکی تھی - اگر یہ درست ہی تو یہ قیاس کچھ بے جا نہ ہوگا کہ ان مرقعوں اور قدیم تصویروں کے درمیان غالباً کچھ زیادہ وقفہ نہیں گذرا ہوگا -

ستوپہ نمبر ۲ کے قریب دیگر آثار

ستوپہ نمبر ۲ سے گوشۂ شمال و شمالمغرب کی طرف اور پہاڑی کے مغربی پہلو پر ایک مستطیل سنگی چبوترہ بنا ہوا ہی - اس چبوترے پر قدیم زمانے میں ایک ستون استادہ تھا جسکے تاج کا شیر(۱) اور عمود کے چند شکستہ ٹکڑے چبوترے کے قریب ہی پڑے ہوئے ملے ہیں - عمود کا زیریں حصہ ہشت پہلو ہی اور بالائی حصہ شانزدہ پہلو - ہر پہلو کسی قدر مقعر ہی - ستون کی طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ دوسری صدی عیسوی کے قریب نصب کیا گیا تھا - چبوترے پر ایک چھوٹے سے سنگی کٹھرے کی چند پٹریاں ملیں - اور

(۱) یہ شیر عجائب خانے میں ہی -

بقيه نقوش بالكل مختلف طرز كے هين - يه اُن صناعون كے كمال كا نمونه هين جو قدرت سے براه راست اخذ كرتے تھے اور "ذهني تصوير" كي بندشون سے قريب قريب آزاد هوچكے تھے - يه نقش نري آرائش نهين بلكه تصوير معلوم هوتے هين - پيكرون كي بناوٹ علم تشريح الاعضاء كي رُو سے بالكل صحيح اور درست هى - تصويرون كے انداز اور اُنكي ترتيب مين نسبتهً آزادي اور بے تكلفى پائي جاتي هى - صناع نے كيفيت مكاني دكھانے مين كافي مهارت حاصل كرلي هى اور تصويرون مين باهم قريبي ربط اور يگانگى پيدا كرنے كي قصداً كوشش كي هى -

يه مابعد كے مرقعے كس وقت اس كٹھرے پر كنده كئے گئے اور اُسوقت قديم تصويرون كو بنے هوئے كس قدر زمانه گذر چكا تھا ؟ يه ايك ايسا سوال هى كه اس كا صحيح جواب دينا سردست ممكن نهين - البته اتنا تو صاف ظاهر هى كه يوناني صنعت كا جتنا اثر إن مرقعون مين پايا جاتا هى اُتنا سانچي كے منقش پھاٹكون يا كٹھرون كي سنگتراشي مين اور كهين نظر نهين آتا - اس سے يه نتيجه نكلتا هى كه يه مرقعے غالباً شمالمغربي

هي ایک ناگي کا چھوٹا سا مجسمہ هی جو صرف تین فیٹ تین انچ بلند هی - یہ دونوں مجسمے ایک هي زمانے کے بنے هوئے هیں اور دونوں کي طرز ساخت بھي یکساں هی -

مذکورہ بالا مجسموں کے علاوہ اس پہاڑي پر دلچسپي کي ایک اور چیز گھوڑے کا وہ نامکمل مجسمہ هی جو اس نواح میں ڈنگ کي گھوڑي کے نام سے مشہور هی ' اور گاؤں سے جنوب مغرب کي طرف پہاڑي کے دامن اور بستي کے بیچ میں قائم هی - اسکي ساخت کے زمانے کا تعین ذرا دشوار هی مگر اغلب یہ هی کہ عہد وسطي میں بنایا گیا هوگا -

وہ دونوں مستحکم بند ' جو سانچی کي پہاڑي کو ناگوري کي پہاڑي سے اور آخرالذکر کو مغربی پہاڑیوں سے ملاتے هیں ' سنہ عیسوي کے اجراء سے قبل کے بنے هوئے معلوم هوتے هیں - ان کا مقصد غالباً یہ تھا کہ پہاڑي کي دوسري جانب (پاني روک کر) ایک بہت بڑي جھیل بنالي جائے -

آخري یادگار وہ چار سنگي ستون هیں جو ڈاک بنگلے سے قریباً سو گز شمالمشرق کیطرف کھڑے هیں - یہ ستون

اُس سے ذرا شمال کي جانب کسي ستوپے کي شکستہ کرسي کے آثار پائے جاتے ہين ۰

سانچي کے نواح مين دلچسپي کي اور اشياء

اب ، ختم کتاب سے پيشتر ، اُن چند دلچسپ قديم اشياء کا مجمل حال بيان کر دينا مناسب معلوم ہوتا ہی جو سانچي کے قرب و جوار مين پائي جاتي ہين -

سانچي کي پہاڑي کے جنوب مين ايک اور چھوٹي سي پہاڑي ہی جسکي چوٹي پر موضع ناگوري آباد ہی - اس پہاڑي کے دامن سے ذرا اوپر گاؤن کے شمالمغرب مين کسي ناگا کا مجسمہ چٹان پر کھڑا ہی جو غالباً کسي اور جگہ سے لايا گيا ہی - نيچے کي کرسي شامل کرکے يہ مجسمہ سات فيٹ ايک انچ بلند ہی اور سفيدي مائل بھورے رنگ کے پتھر سے بنا ہوا ہی - اسکے بائين ہاتھ مين صراحي ، دائين ہاتھ مين شايد کنول يا کوئي اور چيز اور سر پر سات پھن ہين - طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہی کہ يہ تيسري يا چوتھي صدي عيسوي کي صنعت کي يادگار ہی - اس مجسمے کا ايک طرف تو ستوپۂ کلاں کے پھاٹکون پر بنے ہوئے محافظ يکشاؤن سے اور دوسري طرف عہد گپتا کي مابعد کي مورتون سے مقابلہ کرنا خاص دلچسپي رکھتا ہی - ناگا [کے قريب

ضمیمہ

بدھ کی زندگی کے مختصر حالات (۱)

خصوصاً جہانتک اُنکا تعلق سانچی کی تصاویر سے ہے

گوتم بدھ غالباً سنہ ۵۶۳ قبل مسیح مین نیپال ترائی کے قدیم شہر کپل وستو کے قریب پیدا ہوا اور بودھ گیا مین پیپل کے درخت کے نیچے گیان یا معرفت حاصل کرنے کے بعد بُدھ یعنی "عارف کامل" کے رتبے کو پہنچا - اس سے پہلے وہ بودھی ستوا (یعنی بدھ بالقوہ)

---

(۱) کرن صاحب کی کتاب "مینول آف بُدھزم" مین صفحات ۱۲ تا ۴۶ پر بدھ کی مختصر سوانح عمری نہایت پر لطف پیرایے مین بیان کی گئی ہے - اور ہر قصے یا واقعے کی تصدیق مین قدیم کتابون کے مفصل حوالے بھی دئے ہوئے ہین - مین کرن صاحب کی کتاب سے ' اور نیز اے - ایس - جیڈن کے بیش قیمت مضمون سے جو زیر عنوان "بدھ" ہیسٹنگز صاحب کی "انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس" مین شائع ہوا ہے ' دل کھول کر مدد لی ہے -

غالباً عهد وسطي مين نصب کئے گئے تھے اور اُن عورتون کی یادگار هين جو ستي هوگئي تهين - اسپر کچھ منبت کاري بهی هی جس مين ذيل کے چار منظر دکھائے گئے هين :-

(۱) مياں بيوي لِنگ کي پوجا کر رهے هين -

(۲) خاوند پلنگ پر ليٹتا هی اور بيوي اُسکے پاؤن دبا رهي هی -

(۳) خاوند ميدان جنگ مين اپنے دشمن سے لڑ رها هی -

(۴) چاند اور سورج - (ان سے غالباً يه ظاهر کرنا مقصود هی که جب تک چاند اور سورج قائم هين ' ستي هونيوالی عورت کي محبت ' وفاداري اور خدمت گذاري کي شهرت بهي برقرار رهيگي)

ان مين جو ستون ڈاک بنگلے سے قريب تر واقع هی اُس پر ناگري رسم خط مين سنه ۶۵ - ۱۲۶۴ء کا ايک کتبه کنده هی جسکے حروف ايسے فرسوده هوگئے هين که پڑهے نهين جاتے -

---

ختم شد
بفضله تعالی

دنيا مين اُس کا ظہور کب اور کس جگہ ہو؟ کس نسل اور خاندان سے اُسکا تعلق ہو؟ کونسي عورت اُسکو حمل مين رکہے؟ اور کس وقت اُسکي والدہ کا انتقال ہو؟ - ان باتون کا خيال کرتے ہوئے اُسنے ديکھا کہ ظہور کا مناسب وقت اب آ پہنچا ہی اور تمام گذشتہ بدّھون کي طرح اُسکو بھي ملک جمبُو دُويپ (= ہندوستان) کے صوبۂ مَدھيا ديش (۱) مين کسي برھمن يا چھتري کے گھر پيدا ہونا چاھئے چنانچہ اُسنے فيصلہ کرليا کہ کپل وست کے شاکيا قبيلے کا سردار راجہ شُدّھودَن، اُسکا باپ اور (شُدّھودَن کي راني) مايا يا مہامايا اُسکي مان بنے جو اُسکي پيدائش کے سات دن بعد انتقال کر جائے - پس يہ فيصلہ کرکے وہ تُشيتا سُرگ سے اترا اور سپنے کي حالت مين مايا راني کے بطن مين داخل ہوا يعني مايا نے خواب مين آيندہ بُدھہ کو سفيد ہاتھي کي شکل مين آسمان سے اترتے اور اپني دائين کوکھ مين داخل ہوتے ہوئے ديکھا (صفحہ ۱۳۷) - صبح کو راني نے

(۱) مگدھ ديس - صوبہ بہار

تھا - علاوہ بودھی ستوا کے گوتم بدھ حسب ذیل القابوں سے مشہور تھا :—

(۱) شاکیا منی یعنی شاکیا قبیلے کا رشی

(۲) سدھارتھ - وہ شخص جسنے اپنا مقصد حاصل کرلیا ہو -

(۳) تتھا گت - وہ شخص جس نے حقیقت کو پالیا ہو (۱)

لیکن بدھ ہمیشہ اپنے آپ کو آخری لقب سے یاد کیا کرتا یعنی تتھا گت کہتا تھا -

راجہ شدھودن کے محل میں پیدا ہونے سے پہلے بودھی ستوا 'تشیتا' سرگ میں ظاہر ہوا جہاں دیوتاؤں نے اُس سے درخواست کی کہ وہ بنی نوع انسان کا نجات دہندہ بنکر دنیا میں ظاہر ہو مگر اس درخواست کو منظور کرنے سے پہلے بودھی ستوا کو چند باتوں کا تصفیہ کرنا ضروری تھا' - وہ یہ کہ

(۱) یا وہ شخص جو اُسی طرح آیا جیسے اُسکے پیشرو آئے تھے -

محافظ ديوتاؤں نے اسکو اپنے ہاتھوں ميں ليا - بچے کے بدن پر چھوٹي نشانيوں (انويّنجن अनुव्यञ्जन) کے علاوہ بتيس بڑي نشانياں (مہاويّنجن - महाव्यञ्जन) بھي تھيں جو اسکي آيندہ عظمت ظاہر ہو رہي تھي - پيدا ہوتے ہي لڑکا سيدھا کھڑا ہوگيا ، سب طرف رخ کيا اور سات قدم چل کر بولا کہ " ميں دنيا ميں سب سے برتر ہوں " -

ٹھيک جس وقت شہزادہ پيدا ہوا ، اُسي وقت اُسکي آيندہ بيوي يشودھرا ، يعني اُسکے بيٹے راہُل کي ماں ، اُسکا سائيس چھندا ، اُسکا گھوڑا کنتھک ، اُسکا ہمجولي کالُد ليں اور اُسکا عزيز ترين چيلا آنند بھي دنيا ميں پيدا ہوئے -

بودھي ستوا کي پيدائش پر تينتيس ديوتاؤں کي بہشت ميں بڑا جشن منايا گيا - جب آسيتا رشي کو اس اظہار شادماني کا اصلي باعث معلوم ہوا تو اُس نے پيشين گوئي کي کہ " يہ بچہ ضرور بدھ بنيگا " - يہي پيشين گوئي ايک نوجوان برہمن کونڈنيا نے بھي کي تھي اگرچہ دوسرے برہمن نجوميوں کو شک تھا اور وہ کہتے تھے کہ يا تو يہ لڑکا

یه عجیب و غریب خواب راجه کے سامنے بیان کیا
جس نے اُسي وقت برهمن نجومیون کو بلوا کر
خواب کي تعبیر دریافت کي - نجومیون نے کہا که
رانی حامله هین اور اُن کے بطن سے جو لڑکا پیدا هوگا
وه یا تو چکراورتی راجه یعنی هفت اقلیم کا بادشاه بنیگا
یا بُدهه کا رتبه حاصل کریگا -

ایام حمل مین چار آسماني محافظ بودهي ستوا
اور مایا راني کي حفاظت کرتے رهے - آخر کار کپل وست
کے قریب باغ لُمبنی مین یه بچه پیدا هوا (۱) - اُسوقت
مایا ایلک سال کے درخت کے نیچے کهڑي تهي جس کي
ایک شاخ خود بخود نیچے جهک آئي تهي که مایا اسکو
پکڑکر سهارا لے سکے (صفحه ۹۰) - پیدایش کے وقت
راجه اندر اور تمام بڑے بڑے دیوتا حاضر تهے - بچه ماں کے
دائیں پہلو سے برآمد هوا اور چار اطراف عالم کے

(۱) اس باغ کي جائے وقوع کا تعین سنه ۱۸۹۵ع مین
آشوک کي ایک لاٹه کے دریافت هونے سے هوا - اس لاٹه پر ایک کتبه
کنده هی جس مین لکها هی که راجه آشوک نے یه لاٹه
اُس مقام پر نصب کروائي تهي جهاں گوتم بُدهه پیدا هوا تها -

PLATE XIII.

(a)

(b)

(c)

(d)
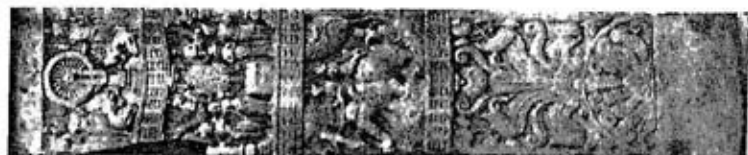
STUPA 2: RELIEFS ON THE GROUND BALUSTRADE.

تمام دنیا کا بادشاہ بنیگا یا بدھہ - خود راجہ کي خواهش تهي کہ بدھہ هونے کي بجائے اُسکا بیٹا ساري دنیا کا بادشاہ بنے - چنانچہ اُسنے نجومیوں سے دریافت کیا کہ کیا چیز شہزادے کو ترک دنیا پر آمادہ کریگي - نجومیوں نے جواب دیا کہ کسی بوڑھے، بیمار، مردہ انسان اور تارک الدنیا فقیر کو دیکھنا - اُسوقت سے راجہ شدّھودن نے اس بات کي بڑي احتیاط کي کہ ان چاروں میں سے کوئي بهي شہزادے کي آنکھوں کے سامنے نہ آنے پائے اور اُسکو دنیا اور دنیا کي لذتوں کي طرف مائل و راغب کرنے کي مقدور بهر کوشش کي -

اهل بدھہ کي کتابوں میں لکها هے کہ بدّھہ کي صغرسني میں ایکدن راجہ شدّھودن " قلبہ راني " کے تہوار میں شہر سے باهر گیا اور شہزادے کو بهي اپنے ساتهہ لیتا گیا جسکو اُسنے ایک جامن کے درخت کے نیچے پلنگ پر لٹادیا - جب شہزادے کي انّائیں وغیرہ ادهر اُدهر هوگئیں تو وہ اٹهکر چار زانو هو بیٹها اور دهیان میں محو هو گیا - یہ گوتم کا پہلا دهیان تها - لکها هے کہ جبتک شہزادہ اس دهیان میں محو رها درخت کا

سایہ (خلاف عادت) اُس جگہ سے نہین کھسکا اور اُسي طرح اُس کے اوپر قائم رہا (صفحہ ۱۳۱) -

اُن آئے دن کي خانہ جنگیون کا خاتمہ کرنیکي غرض سے ' جو کولیا اور شاکیا قبائل مین زمانۂ دراز سے چلي آتي تھین ' سدھارتھ کي شادي ' سولہ سال کي عمر مین ' کولیا خاندان کے راجہ سپرا بدھا کي بیٹي یشودھرا سے کي گئي - روایتون مین مذکور ھی کہ سدھارتھ نہایت طاقتور نوجوان تھا ' تیر اندازي مین اپنا ثاني نہین رکھتا تھا اور ھر فن مین ماھر تھا -

راجہ شُدھودن کو وہ پیشین گوئي یاد تھي جو شہزادے کے مستقبل کے متعلق کي گئي تھي - اُسنے شہزادے کیلئے ھر طرح کے عیش و عشرت اور آرام و آسائش کے سامان بہم پہنچانے مین کوئي دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور برابر کوشش کرتا رہا کہ وہ چار منظر کبھي اُسکے سامنے نہ آئین جنکو دیکھکر شہزادہ راھبانہ زندگي اختیار کرنیوالا تھا - لیکن (شُدني بات ھوکر رھتی ھی) ' بارھا ایسا اتفاق ھوا کہ جب

اور بیٹے (راھُول) کو سوتا چھوڑ کر چپ چاپ محل سے
نکل گیا - اسوقت سدّھارتھ کي عمر ۲۹ سال کي تھي
اور یہ واقعہ مَہا بھِنشکرمن (" - ترک دنیا ") کے
نام سے مشہور ھی (دیکھو صفحہ ۱۲۹) -

محل سے نکل کر سدّھارتھ اپنے گھوڑے کنتھک پر
سوار ھوا اور راتوں رات کپل وست سے نکل گیا -
اس سفر میں چند دیوتا بودھي ستوا کے ساتھ تھے
جنھوں نے گھوڑے کو ھنہنانے سے باز رکھا اور آسکے
سُم زمین سے اوپر اپني ھتھیلیوں پر آٹھائے رکھے کہ شہر کے
باشندے آن آوازوں کو سنکر بیدار نہ ھو جائیں -
علاوہ بریں آسکے ساتھ مارا یعني شیطان بھي تھا
جو " تمام دنیا کي بادشاھت " کے وعدے کرکے
گوتم کو آسکے ارادے سے باز رکھنے کي کوشش کر رھا تھا

دریاے انوما کے پار جاکر گوتم نے اپنے زیورات اپنے
وفادار سائیس کے حوالے کئے - آسکے بعد تلوار کي ایک
ھي ضرب سے سر کے بال کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر
آسمان کی طرف پھینک دئے اور کہا کہ اگر بدھہ ھونا
میرے نصیب میں ھی تو یہ بال اوپر ھي رھیں ورنہ

شہزادہ گاڑي مين سوار هوکر محل کے باغات کي سير کرنے جاتا تو ديوتا ايسا انتظام کرتے که کسي بوڑهے يا بيمار يا لاش کا (خيالي) منظر آسکے سامنے آ موجود هوتا - ان مناظر سے نوجوان سدهارتھ بہت متاثر هوا - اسنے انکا مطلب دريافت کيا اور جب اسکو بڑهاپے ، بيماري اور موت کي حقيقت معلوم هوئي تو متفکر رهنے لگا - کچھ دنون کے بعد چوتھا نظارہ يعني ايک تارک الدنيا فقير دکهائي ديا - اس فقير کي مقدس صورت نے آسکے دلپر اور بهي گہرا اثر کيا اور آسکو يقين هوگيا که دنياوي علائق کو ترک کرديني سے وہ بهي آن آفتون اور مصيبتون پر غالب آسکتا هے جنکا مشاهدہ وہ پہلے کرچکا تها - آسنے گهر بار چهوڑ کر تنهائي اور گيان دهيان مين عمر بسر کرنے کا تہيّہ کرليا - اتفاقاً آنهي ايام مين شہزادے نے محل کي خواصون اور خدمتگار عورتون کو جو خواب غفلت مين مدهوش پڑي سو رهي تهين ، ايسي نازيبا حالت مين ديکها که آسکي طبيعت (عورتون کي طرف سے) بالکل متنفر هوگئي - اس واقعه نے آسکے ارادے کو اور بهي مستقل کرديا اور آخر کار ايک شب وہ اپني بيوي

گیا - متواتر چهه سال تک بودهي ستوا یه ریاضتیں کرتا رها مگر انجام کار اُسکو یقین هوگیا که نور معرفت صرف لاغري سے حاصل نهیں هوسکتا ' - چنانچه اُسنے دوباره اپنا وهی پرانا طریقه اختیار کیا اور بهکشوؤں (= دریُوزه گرون) کي زندگي بسر کرنے لگا - اس تبدیلي سے اُسکے پانچوں همراهي اُس سے منحرف هوگئے اور اُسکو چهوڑ کر بنارس کے قریب مرغزار آهوُ میں چلے گئے -

ایکدن بودهي ستوا پهرتا پهراتا (صبح کے وقت) دریاے نیرنجنا کے کنارے جانکلا - یہاں ایک دیہاتي لڑکي سُجاتا نے اُسکو کهانا لاکر دیا (۱) (دیکهو صفحه ۱۱۸) کهانا کهانے کے بعد گوتم نے اُس سونیکی تهالي کو جس میں سُجاتا کهانا لائي تهي دریا میں پهینک دیا اور کہا که اگر میں آج بدهه هونے والا هوں تو یه تهالي اُلٹي یعني دهارے کے مخالف بہے ورنه بهاؤ کے رخ چلي جائے - (خدا کي شان که) تهالي اوپر کو چڑهنے لگي اور ناگ راجه کاله کے محل کے قریب جاکر غرق هوگئي -

---

(۱) در اصل سجاتا یه کهانا اُس درخت پر چڑهانے کے لئے لائي تهی جسکے نیچے گوتم اسوقت بیٹها تها - سجاتا نے گوتم کو درخت کا دیوتا سمجهکر کهانا اُس کے سامنے رکهدیا (مترجم)

نیچے زمین پر گر جائین - بال اوپر ہی چڑھتے چلے گئے اور آخر دیوتا اُنھین ایک سونے کے طشت مین رکھ کر ترَیِش تِرنسا بہشت مین لیگئے اور وہان اُنکی پرستش کرنے لگے (دیکھو صفحات ۱۰۹ - ۱۱۰) -

اسکے بعد بودھی ستوا نے اپنا شاہانہ لباس گھٹی کار نام ایک فرشتے سے تبدیل کیا جو اُسکے سامنے شکاری کے بھیس مین ظاہر ہوا تھا اور سائیس کو گھوڑا دیکر کپِل وست کو واپس کیا (۱) اور اُسکو حکم دیا کہ کپِل وست پہنچکر اعلان کر دے کہ شہزادہ تارک الدنیا ہوگیا - اسکے بعد وہ تن تنہا ، پا پیادہ ، راجگیر کی طرف روانہ ہوا - یہان راجہ بمبی سارا والئے راجگیر نے شہر سے باہر نکلکر بودھی ستوا سے ملاقات کی اور اپنا تاج و تخت پیش کیا - بودھی ستوا نے تخت قبول کرنیسے انکار کیا اور بدھہ ہونے کے بعد دوبارہ اُسکے ملک مین آنے کا وعدہ کیا - یہان سے بودھی ستوا شہر گیا کے نزدیک موضع اُرولوا (پالی - اُرویلا) مین پہنچا اور وہان پہنچکر ایسی سخت ریاضتین شروع کین کہ چند ہی روز مین اُسکا جسم لاغری کے انتہائی درجے کو پہنچ

(۱) بعض روایات کے مطابق گھوڑے نے گوتم سے رخصت ہوتے ہی دم دیدیا -

نہایت استقلال کے ساتھ جما ہوا بیٹھا رہا - آسنے نہ تو آن تیز و تند آندھیون کی پرواہ کی جو مارا کے حکم سے چلنے لگی تہین ، نہ آن بڑے بڑے پتھرون اور ھتھیارون سے ڈرا اور نہ جلتی ہوئی بھوبل اور انگارون سے خوفزدہ ہوا جنکی بوچھاڑ آسپر کی گئی - یہ پتھر اور انگارے وغیرہ آس تک پہنچنے سے پہلے ہی پھول بنجاتے تھے اور چونکہ گوتم کو اپنی فتح کا کامل یقین تھا (جو بہت جلد آسکو حاصل ہونے والی تھی) آسنے زمین سے کہا کہ اِسکی تصدیق کرو کہ مجھکو اس جگہ بیٹھنے کا حق حاصل ھی - اسپر زمین کی دیوی پرتھوی نے ایسی مہیب آواز مین تصدیق کی کہ شیطانی فوج کے دل دہل گئے اور وہ نہایت سراسیمگی کی حالت مین فرار ہوگئی (دیکھو صفحات ١٤٧-١٤٨) - آنکے بھاگتے ہی دیوتا یہ شور مچاتے ہوے آ موجود ہوے کہ " شیطان مغلوب اور سدھارتھ غالب ہوا " - اور تھوڑی دیر کے بعد ناگ اور اور جانور بھی گوتم کی فتح کے ترانے گاتے ہوے آپہنچے -

بودھی ستوا نے اپنے دشمن (شیطان) پر غروب

اُسي دن شام کو گوتم ، بودھ گیا کے اُس پیپل کے پاس پہنچا جسکي قسمت میں اُسدن کے بعد سے بودھي درخت (یعني شجر معرفت) مشہور ہونا لکھا تھا (دیکھو صفحات ۹۲ ، ۱۱۸ وغیرہ) - رستے میں اُسکو سُوستک (سُوتھیا) نامي ایک گھسیارا ملا جس سے اُس نے آٹھ مٹھي گھاس لي اور پیپل کے نیچے کھڑے ہوکر چاروں طرف نظر دوڑائي اور پُورب طرف گھاس کو بچھا دیا - پھر اُس گھاس پر بیٹھکر گوتم نے کہا کہ خواہ میري جلد ، میري رگیں اور پٹھے اور میري ھڈیاں ایک ایک کرکے گل جائیں ، خواہ میرے جسم کا خون بھي خشک ہوجاے مگر میں اس جگہ سے اُسوقت تک نہ اٹھونگا جب تلک کہ مجھے کامل معرفت حاصل نہو جاے •

اب شیطان کے حملے اور ترغیبات شروع ہوئیں جسنے بودھي ستوا کو اپنے مقصود کي تکمیل سے باز رکھنے کے لئے ہر ممکن ترغیب و تشدد سے کام لیا (دیکھو صفحات ۱۱۸ ، ۱۴۷ وغیرہ) - ماراکي شیطاني فوج کے یہ حملے ایسے خوفناک تھے کہ وہ دیوتا بھي جو بودھي ستوا کي خدمت کے لئے آئے ہوے تھے دہشت زدہ ہوکر بھاگ گئے - صرف تتھاگت (یعني گوتم) ثابت قدم اور اپني جگہ پر

کي (۱) - اسکے بعد بدھہ کچھہ دن تک مچلندا درخت کے نیچے بیٹھا رھا جہان ناگ راجہ مچلندا نے بدھہ کے اوپر اپنا پھن پھیلاکر بارش سے آسکي حفاظت کی (دیکھو صفحات ۱۳۲ - ۱۳۳) - اس طویل روزے کا آخري حصہ راجایتن کے درخت کے نیچے (دیکھو صفحہ ۱۵۱) بسر ھوا جہان روزے کے آخري دن تپوسا اور بھلوکا نامي دو سوداگرون نے جو کي روٹي اور شہد بدھہ کي خدمت مین پیش کیا -

اس نذر کو لینے کے لئے بدھہ کے پاس آسوقت کوئي برتن نتھا - چنانچہ چار اطراف عالم کے محافظ دیوتا آسکے پاس پتھر کے چار پیالے لیکر حاضر ھوے - تتھاگت کے حکم سے ان چارون پیالون کا ملکر ایک پیالہ بنگیا اور اس نئے کراماتي پیالے مین بدھہ نے کھانا لیکر کھایا - سوداگرون نے اپني عقیدتمندي کا اظہار کرکے درخواست کي کہ بدھہ آنکو اپنے پیرون مین داخل کرلے - آنکي درخواست منظور کیگئي اور وہ بدھہ کے سب سے پہلے آپا سک (- دنیادار) چیلے بنے -

(۱) تبتي روایت کے مطابق مارا کي بیٹیون نے بودھي درخت کے نیچے آسي وقت بدھہ کو بہکانے کي کوشش کي تھي جب مارا کي شیطاني فوج نے بدھہ پر حملہ کیا تھا - معلوم ھوتا ھی کہ سانچي کے سنگتراش اسي تبتي روایت کو معتبر مانتے تھے (دیکھو صفحہ ۱۱۸)

آفتاب کے وقت (۱) فتح پائي اور اُسي رات وہ بدھہ یعني "عارف کامل" هوگیا - رات کے پہلے حصے مین اُسکو اپني گزشتہ پیدائشون کا علم هوا - دوسرے حصے مین هستي کے تمام موجودہ شعبون کے حالات منکشف هوے - تیسرے حصے مین سلسلہ علت و معلول کي حقیقت سے آگاهي هوئي اور پَو پهٹنے کے قریب وہ هر چیز (کي ماهیت) سے کامل طور پر واقف هوگیا -

معرفت حاصل کرنیکے بعد بُدّھہ نے اُنچاس دن تک روزہ رکہا - اس طویل زمانے مین اُسنے مُطلقاً کوئي غذا نہین کهائي اور صرف اُسي کهانے پر زندہ رها جو سُجاتا نے اُسکو حصول معرفت سے قبل کهلایا تها - یہ سات هفتے بُدّھہ نے اسطرح صرف کئے کہ پہلے تو وہ شجر معرفت کے نیچے یا اُس کے قریب بیٹهکر اپني آزادي (۲) پر دل هي دل مین خوش هوتا رها اور کتاب ابهي دَهرمن پٹّك شروع سے آخر تک ختم کي - اسکے بعد چند روز چرواهے کے برگد کے نیچے گذارے جهان مارا کي تین بیٹیون ' خواهش ' طمع اور شهوت نے اُسکو بهکانے کي کوشش

(۱) بعض کتابون مین "طلوع آفتاب کے وقت" لکها هی -

(۲) یعني تناسخ کے جنجال سے اسکو اب بُدّھہ هونیکے بعد آزادي هوئي (مترجم) -

اس وعظ مین بدھہ نے سامعین کو افراط و تفریط سے بچنے کی نصیحت کي اور کہا کہ نہ تو دنیاوي عیش و آرام اور لہو و لعب مین ہمہ تن منہمک ہو اور نہ سخت ریاضتون سے اپنے آپ کو ناحق مشقت مین ڈالو بلکہ میانہ روي اختیار کرو کہ اسي طریقہ سے معرفت اور نجات حاصل ہوسکتي ہی - اس طریق کي اسنے آٹھ شاخین بتائین :— سچے خیالات ' سچی آرزو ' راستگوئي ' راست روي ' سچي زندگی ' سچی کوشش ' سچي آگاھي ' اور سچا دھیان - اسکے علاوہ اسنے چار اور حقیقتون کي بھي تصریح کيُ یعني یہ کہ غم کیا چیز ہی ؟ غم کا وجود کیونکر ہوتا ہی ؟ رفع غم کیا ہی ؟ اور وہ کونسا طریق عمل ہی جو غم سے (ہمیشہ کیلئے) بچا سکتا ہی ؟

ان باتون کے علاوہ بدھہ نے اپنے چند اور خیالات کي بھي تصریح کي اور آخرکار وہ ان پانچون جوگیون کو اپنا ہم خیال اور پیرو بنانے مین کامیاب ہوا - یہ جوگي جنھون نے اس نئی تعلیم کا "اجازہ" پایا ' بودھ مذھب کي جماعت (شنگھا) کے اول اول راھب بنے -

اسوقت بدھہ کي عمر ۳۵ سال کي تھي اور اسلے

راجایتن درخت کے نیچے سے اٹھکر بدھه پھر چرواھے کے برگد ' کي طرف آیا اور اوسکے نیچے بیٹھکر غور کرنے لگا که جن دقیق اور غامض حقائق کي ته کو وہ اسقدر محنت اور غور و خوض کے بعد پہنچا ھی انکي عام اشاعت اور تبلیغ کي کوشش کہیں محض تضیع اوقات اور سعي لاحاصل تو نہوگي ؟ - بدھه کو اس حالت مین دیکھ کر برھما اور دوسرے دیوتا اور فرشتے اسکي خدمت مین حاضر ھوے اور اسکي محبت اور ھمدردي انساني کا واسطه دیکر اس سے عرض کیا که وہ لوگون کو نجات کا رسته ضرور دکھائے ورنه تمام نسل انساني گمراہ و تباہ ھوجائیگي (دیکھو صفحات ۱۵۳ - ۱۵۴) - بدھه نے دیوتاون کي اِس درخواست کو مان لیا اور سوچنے لگا که سب سے پہلے کس کو اپنے نئے مذھب کي تلقین کرے - بالاخر اس نے فیصله کیا که اسکو ان پانچ جوگیون کي تلاش کرني چاھیئے جو حصول معرفت سے قبل اسکے رفیق تھے - چنانچه وہ بنارس کي مرغزار آھو (اِسي پتن) کي جانب روانه ھوا ' وہان پہنچکر ان جوگیون سے ملا ' اور انکے سامنے اپنا پہلا وعظ بیان کیا یعني باصطلاح پیروان بدھه " مذھبي قانون کے پہیئے کو چکر دیا " (دیکھو صفحات ۹۳ - وغیرہ)

" آثار " سانچي مين ستوپہ نمبر۳ کے اندر سے برآمد ہوئے ہين (دیکھو صفحات ۱۷۰ - ۱۷۱)

اب بدھہ نے شاہي درباروں مين آمد و رفت شروع کي - یہان آسکا نہایت گرمجوشي سے خیر مقدم ہوا اور سانچي مين چند مرقعے ایسے موجود ہين جنمين پراسنجیت والئے کوشلہ اور بمبي سارا اور اسکا جانشین اجاتسترو والیان مگدھ اپنے شاہي حشم و خدم کے ساتھ بدھہ کي ملاقات کو جاتے ہوئے دکھائے گئے ہين (صفحات ۱۲۶ - ۱۲۸ - ۱۴۰) -

بدھہ کي ذاتي سکونت کیلئے یا راہبون کي برادري (شنگھا) کے استعمال کیواسطے جسکا وہ باني اور سردار تھا ' بہت سے باغ ' چمن اور خانقاہین بھي بطور نذر وقف کردي گئي تھین - انمین سے بعض عطیے بہت مشہور ہین مثلاً شراوستي کا جیتاون باغ (اور خانقاہ) جسکو ایک شخص اناتھ پنڈک نامی نے اتني طلائي اشرفیون کے عوض خرید کر بدھہ کي نذر کیا تھا جتني باغ کي سطح کو ڈھانپ سکتي تھین (دیکھو صفحہ ۱۲۶) - ویشالي کا آمون کا باغ جو امر پالي نام

اپني عمر کے بقيه ۴۵ سال مگدهه ديس مين جا بجا سفر کرنے اور اپنے پيرورن کي تعداد بڑهانے مين صرف کئے - برسات کے دن وه عموماً اُن باغون يا خانقاهون مين بسر کرتا جو وقتاً فوقتاً اُسکو نذر دي گئي تهين ' برسات کے ختم هوتے هي وه اور اُسکے چيلے ملک مين پهيل جاتے ' جا بجا دوره کرتے ' اور لوگون کو اس پاکيزه اور اعلى طريق زندگي کي تلقين کيا کرتے -

اُرولوا کے تين جٹيلے آتش پرست سنياسي ' جو کاشپ برادران کے نام سے مشهور هين ' بدهه کے اولين پيرورن کي فهرست مين شامل هين - اُنکو اپنا همخيال بنانے کيلئے تتهاگت کو بهت سي کرامتين دکهاني پڑين ' مثلاً پاني پر چلنا ' آتشين مندر مين اژدهے کو مغلوب کرنا ' وغيره وغيره - ان کرامتون کے دلکش مناظر (سانچي کے) مشرقي پهاٹک کے بعض مرقعون مين دکهائے گئے هين (ديکهو صفحات ۱۳۹ تا ۱۴۴) -

تهوڑے دنون کے بعد راجگير کے دو مشهور شخص بدهه کے پيرورن مين داخل هوئے جو جلد هي بدهه کے بهترين چيلے شمار هونے لگے - يه ساريپُترا اور موگلانه تهے جنکے

بدهه کے سامنے آیا تو نہایت عاجزي سے اُسکے قدمون پر گر پڑا - راجگیر هي کے ایک پہاڑ پر غار اِندر شال مین اِندر دیوتا نے بدهه کي زیارت کي جبکه وه دهیان مین مصروف تها (دیکهو صفحه ۱۲۷) - مگدهه دیش کا راجه بمبي سارا جسکا پایه تخت راجگیر تها بدهه کا معتقد اور زبردست حامي تها - اُسکا بیٹا اجاتسترو، جو اپنے باپ کو قتل کرکے تخت پر بیٹها ، اوّل اوّل بدهه کا مخالف اور دیودت کا طرفدار رها ، مگر بعد مین وه بهي بدهه کا پیرو هو گیا -

حصول معرفت کے دوسرے سال بدّهه ، اپنے باپ راجه شدّهودن کے اشتیاق و اصرار پر ، اپنے وطن کپل وستو کو گیا اور اپني عادت کے مطابق شهر کے باهر ایک باغ مین فروکش هوا - یہان راجه سدهودن اور شاکیا خاندان کے شہزادے اُس سے ملاقات کرنے آئے - باپ بیٹے کے رُوبرو هونے پر یه سوال درپیش هوا که بیٹا باپ کو پہلے سلام کرے یا باپ بیٹے کو - اس سوال کو بدّهه نے اپني کرامت سے اسطرح حل کیا که وه هوا مین معلّق هوگیا اور ٹہل ٹہل کر اپنے مذهب کا

طوائف نے بدهه کي خدمت مين پيش کيا تها - اور
راجگير کي بانسباڑي جو خود راجه بمبي سارا نے بدهه کو
اسوقت دي تهي جب وه معرفت حاصل کرنے کے بعد
پہلے پہل راجگير مين آيا (ديکهو صفحه ۱۲۸) -
اس بانس باڑي کو بعد مين بدهه نے اپنا پسنديده
مسکن بنايا اور جو زمانه بدهه نے اس مين يا اسکے قرب
و جوار مين گذارا اس زمانے کے بہت سے واقعات اهل
بوده کي کتابون مين مذکور هين مثلاً يه راجگير هي
کا واقعه هی که بدهه کے بد باطن رشتهدار ديودت نے
تين مرتبه بدهه کي جان لينے کي کوشش کي - پہلے تو
اسنے چند اجرتي قاتلون کے ذريعے سے بدهه کو قتل کرانا
چاها - پهر ايک بڑي بهاري چٹان اسکي طرف لڑهکا دي
اور آخر کار ايک ديوانه هاتهي اسپر چهوڑوا ديا - آخرالذکر
واقعه سانچي کي ايک مورت مين دکهايا گيا هی جو عهد
وسطي کي بني هوئي هی (ديکهو صفحه ۱۶۳ - فٹ نوٹ نمبر ۱)
يه بيان کرنے کي تو ضرورت هي نهين که ديودت کو هر
کوشش مين ناکامي کا منه ديکهنا پڑا - قاتلون پر بدهه کا
رعب غالب آ گيا اور وه خونزده هوکر بهاگ گئے ' لڑهکتي
هوئي چٹان رستے هي مين رک گئي اور هاتهي جب

دکھائي (صفحہ ۱۲۵) يعني آسمان پر مشرق سے مغرب تلک آسنے ايک وسيع سڑک بنائي اور آپ اُس سڑک پر جا پہنچا - اُسکے اوپر کے دھڑ سے پاني کي ندياں بہنے لگين اور نيچے کے دھڑ سے آگ کے شعلے نکلنے لگے - اُسکا تمام بدن نور کا پُتلا بن گيا اور سنہري روشني کي شعاعون سے عالم بقعۂ نور ہو گيا - اس حالت مين اُسنے خلقت کے اُس ہجوم کو جو نيچے جمع ہو گيا تھا مخاطب کيا اور اُنہين حقيقت اور حصول معرفت کا رستہ بتايا - اس کرامت کے بعد بُدھہ اپنے پيرورن کي نظرون سے غايب ہوکر ۳۳ ديوتاؤن کے بہشت مين گيا کہ اپني مان اور ديگر ديوتاؤن کو ابھي دھرم کي تلقين کرے اور کامل تين ماہ اُس بہشت مين رہنے کے بعد ايک زمرد کي سيڑھي سے ' جو شکرا نے بنوائي تھي زمين پر اُترا - اسوقت برھما اور اِندر اُسکے جلو مين تھے ' - برھما دائين جانب ايک طلائي زينے سے اتر رہا تھا اور اِندر بائين جانب بلورين زينے سے (ديکھو صفحہ ۱۲۰) - بدھہ کا مقام نزول سنکشيہ يا سنکسہ کے نام سے مشہور ہی -

بُدھہ کي وفات اَسّي (۸۰) سال کي عمر مين

وعظ کہنے لگا (دیکھو صفحات ۱۲۲ و ۱۳۶) - یہ دیکھکر
راجہ نے بدّھہ کے سامنے تنکوٹ کي اور برگد کے درختون کا
باغ اُسکي نذر کیا - اسکے بعد شاکیا قبیلے کے بہت سے
آدمي بدھہ کے مذھب مین داخل ھوئے جن مین
آنند (جو بعد مین اُسکا عزیز ترین چیلہ بنا) ، اُنوردھہ ،
بھدیا ، بھگو ، کمبِل اور بدّھہ کا بد باطن رشتہ‌دار دیودت
بہت مشہور ھین - آخرالذکر یعني دیودت بعد مین
بودھہ مذھب کا یہودا ثابت ھوا -

ذیل کے چھہ تیر تھک ، جو ملحدانہ فرقون کے سرگروہ
تھے ، بدھہ کے سخت ترین مخالفون مین شمار کئے
جاتے ھین :— پورن کسپ ، متھلي گوسال ،
اجیت کیس کمبلن ، پکدہ کچھاین ، نگنٹھہ نات پتّ
اور سنجے بلیٹھي پتّ - انمین آخرالذکر شاري پترا
اور موگلانا کا اُستاد بھي رہ چکا تھا - یہ ملحد اسوقت
راجہ پراسنجیت کے دربار مین رھتے تھے چنانچہ انکو
نیچا دکھانے کیلئے بدھہ شراوستي پہنچا اور گذشتہ
بدھون کي رسم کے مطابق اپني سب سے بڑي کرامت

ادهر آنكلا - بدّهه نے سبهدر كو فوراً اپنے پاس بلوايا
اور اسكو اپنے مذهب كے اصول سے آگاه كيا - چنانچه
سبهدر اسكا پيرو هوگيا اور يه آخري شخص تها
جو بدهه كي زندگي ميں اسكے مذهب ميں داخل هوا -
مرنے سے ذرا پہلے بدهه نے تمام حاضرين كو مخاطب كركے
پوچها كه اسكے بهائيوں (يعني راهبوں) ميں كوئي
ايسا شخص هى جسكو اسكے بدّهه هونے ميں يا اسكے
دهرم اور جماعت رُهبان كے متعلق كچه شك هو؟
اور جب اسنے ديكها كه كسي كو كوئي شك و شبه نهيں
هى تو يه كهتے هوئے اسے رخصت هوا كه " هر مركّب چيز
كے لئے زوال لازمي هى - پس نجات حاصل كرنيكے لئے
دل و جان سے كوشش كرو " -

بدّهه كے مرتے هي زمين ميں بهونچال آئے اور آسمان
پر بادل كي خوفناك گرج سنائي دي - اس واقعه كي
خبر شهر كُوسي نگر ميں بهيجي گئي - وهاں كے مَلّا
اسي وقت سال كے باغ ميں آ پهنچے اور متواتر چهه دن
تك جلوس اور باجے كے ساته بدهه كي لاش كي
تعظيم و تكريم كا اظهار كرتے رهے (ديكهو صفحه ۱۳۶) -
ساتويں دن قبيلے كے آٹه سردار لاش كو اٹها كر شهر كے

واقع هوئي (۱) اُسکي موت کا قصه اسطرح بیان کیا جاتا هی که پاوا کے ایک ٹھٹھیرے چُندا نامي نے بدھه کي دعوت کي - ضیافت کے سامان مین خنزیر کا خشک گوشت بهي تها جو بدھه کو ایسا پسند آیا که وہ اعتدال سے زیادہ کها گیا اور بیمار هوگیا - بُدھه اُسوقت کُوسی نگر (= کسیا) جارها تها - اُسنے محسوس کیا که اُسکا آخري وقت آ پہنچا - چنانچه اُسنے شہر کے نزدیک ایک باغیچے مین سال کے دو درختون کے بیچ مین اپني چارپائي بچھوائي اور شمال کي طرف سر کرکے اُسپر دائین کروٹ ، شیر کي طرح ایک ٹانگ پر دوسري ٹانگ رکھه کر ، لیٹ گیا (دیکھو صفحات ۹۴ و ۱۴۶) - اُس کي زندگي کے آخري لمحے اپنے عزیز چیلے آنند اور دیگر راهبون کو نصیحت اور هدایت کرنے مین صرف هوئے اور اُسنے اُنهین تاکید کی که اُسکے بعد جماعت رهبان کے قواعد و ضوابط کي پابندي اور پیروي نهایت دیانتداري سے کرتے رهین -

اُسوقت سُبھدر نامي ایک ملحد سیاح پهرتا پهراتا

(۱) ڈاکٹر فلیٹ کے حساب سے بُدھه کي وفات کي تاریخ ۱۳ اکتوبر سنه ۴۸۳ قبل مسیح هی -

کوسي نگر کے ملا " آثار " تقسیم کرنے پر رضامند نہین هین
تو وہ اپني اپني فوجون لےکر کوسي نگر کا محاصرہ کرنے کے
لئے آ پہنچے - لیکن ڈرون نامي ایک برهمن نے بیچ مین
پڑکر تصفیه کروادیا اور اسطرح لڑائي ٹل گئي - ڈرون کي
تجویز کے مطابق آثار کو آٹھ مساوي حصون مین
تقسیم کرلیا گیا اور اس کے معاوضے مین ڈرون کو وہ برتن
دیا گیا جس مین " آثار " مذکور پہلے رکھے هوئے تھے -
اس تقسیم کے بعد پپلي بن کے موریائي قبیلے کا قاصد
" آثار " کا حصه مانگنے آیا - مگر چونکه تمام حصے تقسیم
هوچکے تھے اسلئے وہ چِتا کے کوئلے هي جمع کرکے لے گیا
اور اهل موریا نے ان کوئلون پر ایک عالیشان ستوپه
تعمیر کر دیا - رهے وہ آٹھ حصے جو ڈرون نے تقسیم کئے
تھے ، اُنپر بھي ستوپے تعمیر هوئے تھے مگر اُنمین سے
سات ستوپون کو شهنشاہ اشوک نے کھدوا کر اُنکے " آثار "
دوبارہ تقسیم کئے اور اپني سلطنت مین بے شمار ستوپے
بنوا کر اُن مین " یه آثار " دفن کروائے - کہتے هین
که صرف رامگرام کا ستوپه (دیکھو صفحه ۱۰۲) ،
جسکي حفاظت ناگا لوگ کیا کرتے ، اس تباهي سے
بچکر اپني قدیم حالت مین محفوظ رها *

باهر مُکت بندهن مندر مین لیگئے وهان آسپر پانسو تهان کپڑے کے لپیٹے گئے اور لوهے کے تابوت مین رکهکر لاش کو چِتا پر رکهدیا گیا - لیکن کاشپ ' راهبون کي ایک جماعت کے ساته ' کوسي نگر کي طرف لپکا هوا آرها تها ' اور جب تک وہ موقع پر نه پهنچا ' چِتا نے آگ نه پکڑي - آخر جب کاشپ موقع پر پهنچگیا اور لاش کي تعظیم وتکریم کي رسم ادا کرچکا تو خود بخود شعلے بهڑک اٹهے اور آگ جب اپنا کام کرچکي تو بارش کے ایک کراماتي چهینٹے سے خود هي بجه گئي -

لاش کے جل چکنے کے بعد جو راکه اور سوخته هڈیان رهین اُنپر کوسي نگر کے مَلّاؤن نے قبضه کرلیا - مگر چند روز کے بعد سات اور دعویدار پیدا هوگئے جنهون نے مطالبه کیا که اُنهین بهي اُن " آثار " یا " تبرکات " مین سے حصه ملنا چاهئے - ان مدعیون کے نام حسب ذیل تهے :— اجاتسترو شاه مگدهه ' ویشالي کے لِچهوي ' کپل وستو کے شاکیا ' آلاکپه کے بولي ' رامگرام کے کولیا ' ویتها دِیپ کا ایک برهمن اور پاوا کے مَلّا لوگ - (صفحات ۱۰۷ و ۱۴۶) ان ساتون دعویدارون نے جب دیکها که

فہرست اصطلاحات

Monuments.	آثار - عمارات
Relics.	آثار - " تبرکات "
Ordain.	اجازہ دینا
Heraldic.	آرمائي
In relief.	ابھروان - مثّبت
Architectural members.	اجزائے عمارتي
Achæmenians.	اخميني يا هخامنشي بادشاهان ايران
Elevation.	ارتفاع - ارتفاعي نقشه
Meditation. **Contemplation.** }	استغراق - دهيان
Assyrian.	اشوري - مغربي ايشيا کا
In situ.	اصلي جگہ پر
Technique.	اصطلاحی خوبیان وغیرہ
One in six (gradient).	$\frac{1}{6}$ کي نسبت (رفتار)
Rubble.	اکھڑ پتھر (چھرّے)
Stereotyped.	ايک خاص نمونے کي نقل (جس مين جدت نہو)
Monolith.	ايک ڈال پتھر کا ستون - (ايک پارچہ ستون)
Bactria.	باختر

Cult image.	پرستش کا بُت - مذہبی مجسمہ
Capital.	پرکالہ - سرستون - تاج ستون
Medallions.	بڑی چکر - تمغہ
Buttress.	پشتہ
Retaining wall.	پشتے کی دیوار - محافظ دیوار
Plate	پلیٹ - تصویر - نقشہ
Floral decoration. Floral design.	پھول پتی کا کام یا آرائش
Ante-chamber.	پیش دالان - پیش حجرہ
Size.	پیمائش - جسامت - قد و قامت
Map. Survey Map.	پیمائشی نقشہ
Wheel.	پہیّا - چکر
Crowning ornament (of a pillar).	تاج ستون - تاج پرکالہ
Relic Chamber.	" تبرکات " کا خانہ
Logical thought.	تخیل کی معقولیت
Redaction.	تدوین
Composition.	ترتیب - ترکیب
Dressed.	ترشے ہوئے (پتھر وغیرہ)
Anatomical accuracy.	تشریحی تطابق
Proportion.	تناسب

Door-jamb.	بازو (چوکھٹ کا)
Hermika railing.	بالائي يا ہرميکي يا چوٹي کا کٹہرہ
Superstructure.	بالائي عمارت - بنائے فوقاني
Intercourse.	باهمي ربط ضبط - مراسم - تعلقات
"Leaf and dart."	"برگ و پیکان"
Bracket.	بریکٹ - گھوڑي - مروڑي - ٹوڈي
Aisles.	بغلی رستے - پہلوؤں کے کمرے
Foundation.	بنیاد
Buddhist Creed.	بودھ مذهب کا کلمه
Core. Filling.	بھراؤ - بھرتي - عمارت کي اندروني چنائي يا بھرائي
Monk.	بھکشو - راهب
Nun.	بھکشني - راهبة
Natural.	بے تکلف - بلا تصنع - فطرتي
Naïveté.	بے ساختہ پن - دلفریب (فطرتي) سادگي
Conventionalism.	پابندي رسم
Stone envelope. Stone casing.	پتھر کي غلافي چنائي - سنگي روکار
Cross-bar.	پٹري
Band.	پٹي يا پٹري
Elaborate.	پر تکلف - وسیع
Procession path.	پردکھنا - پردکشنا - طواف گاہ - مطاف

Kerb-stone. — حاشیے کا پتھر

Subsidiary building. — حاشیے کی عمارت

Cells. — حجرے

Logical beauty, (sense of). — حسن کا صحیح امتیاز

Enlightenment. — حصول معرفت - سمبودھی

Excavation. — حفریات - کھدائی

Attendant, devotee, worshipper. — خادم - پرستار - بھگت - یاتری

Individuality. — خاص وضع - انفرادی حیثیت

Mental abstraction. — خام توجہی (بعض جزئیات میں انہماک اور بعض سے بے توجہی جس سے کام میں خامی رہ جائے)

Characteristic. — خصوصیت

Features. — خط و خال - خصوصیات

Fluted. / Ribbed. — خیارہ‌دار - ڈوریہ‌دار - دھاری‌دار - کمرکی

Corridor. — دالان (ستون‌دار)

"Bead and lozenge" ornament. — "دانہ‌ولوز" کی آرائش

Underpinning. — دیوار کے نیچے ٹیک کی چنائی

Prostration. — ڈنڈوت

Cable ornament. — ڈوری کے نمونے کی آرائش

Portico. — ڈیوڑھی

Genius. — ذہن و ذکاوت - دل و دماغ

Symmetry.	توازن
Enlargement.	توسیع
Pilgrims.	جاتری - زائرین
Bell-shaped.	جرس نما - گھنٹہ نما
Details.	جزئیات
Polish.	جلا
Persepolitan.	جمشیدی - پرسی پولسی
Ascetic.	جوگی - زاہد
Cross-legged.	چار زانو - آلتی پالتی مارے
Landing (of a staircase).	چاند
Royal umbrella.	چتر شاہی
Volute.	چکر
Spiral.	چکردار
Fly-whisk.	چوری
Court.	چوک
Squared.	چوکور بنے ہوئے (پتھر وغیرہ)
Tenon.	چول
Minor antiquities.	چھوٹی چھوٹی قدیم اشیاء
Demi-gods.	چھوٹے دیوتا
Kerb.	حاشیہ

Griffin. Leogryph.	سیمرغ
Spirit.	شان - معني - مطلب
"Tree of Life."	شجر زندگي
Spire (of a temple).	شکھر - مخروطي گنبد
Scallop ornament.	صدف نما آرائش
In the fore-ground.	صدر میں - سامنے - نیچے
Cruciform.	صلیب کي شکل کا
Art.	صنعت - فن - (فن سنگتراشي)
Niche.	طاق - طاقچہ
Style.	طرز - طرز ساخت (تعمیر، تصویر، وغیرہ)
Ivory carver.	عاج کار - ہاتھي دانت کا کام کرنے والا
Sanctum.	عبادت گاہ
Arabesque.	عربي وضع کي بیل یا گلکاري
Gift. Donation.	عطیہ - نذر
In the back-ground.	عقب میں - پیچھے - اوپر - (مصوروں کي اصطلاح میں) آسمان یا زمین
Anatomy.	علم تشریح الاعضاء
Depth (in sculpture).	عُمق - گہرائي
Technique.	عملي دستکاري - مخصوص الفن مہارت

Memory picture.	" ذهني تصوير " - " حافظے کي تصوير "
Course (of masonry).	ردّہ
Script.	رسم خط - حروف
Conventional treatment.	رسمي طرز ساخت يا ترتيب
Form and colour.	رنگ اور هئيت - صورت رنون
Torus moulding all round.	زُنّاري گولا
Saddle.	زين نما نشيب
Stair. Stairway.	زينہ
Stairway railing.	زينے کا کٹہرہ
Moulding.	ساز - آرائشي ساز - حاشيہ
Light and Shade.	سايہ اور روشني
Pillar. Column.	ستون - لاٹھ
Base of a pillar.	ستون کا حصہ زيرين يا حصہ پائين
Door-lintel.	سردل
Plan.	سطحي نقشہ
Seleukids.	سلجوقي
Architrave, stone.	سنگي شہتير - دروازے کے اوپر کا منقش شہتير وغيرہ
Steps.	سيڑھياں

Base of plinth.	کرسي کا دامن
Pedestal.	کرسي يا چوكي (ستون كي)
Abacus.	کرسي (تاج ستون كي) - سرپرکاله - بيٹهكا
Begging bowl.	کشکول
Carving, sculpture.	کنده کاري - منبت‌کاري - سنگتراشي
Offsets. Footings.	کسکي - ككر - حاشيے - كسكا پنجاب ميں مستعمل هے -
Lotus and dart.	كنول اور تير
Led horse.	كوتل گهوڑا
Remains, Ruins.	كهنڈرات - بقيات - آثار
Chemical analysis.	كيمياوي امتحان يا تجزيه
Necking.	گردنِ پركاله - گردن تاج - گردنه
Flower vase.	گلدسته - گلدان
Apse.	گول كمره - قوسي حصه -
Torus moulding.	گولا
Cyma recta.	گولا غلطه
Panel.	لوح
Defaced inscription.	مٹي هوئي سي تحرير - فرسوده كتبه
Image. Figure. Statue.	مجسمه مورتي - تصوير مورت
Group.	مجموعه - مجمع

Shaft.	عمودِ ستون
Vertical.	عمودی
Mediœval age.	عہد وسطی - دور وسطی - قرون وسطی
Early mediœval.	عہد وسطی کے اوائل
Late mediœval.	عہد وسطی کے اواخر
Casing.	غلاف
Cyma-reversa.	غلطہ گولا
Extraneous.	غیر ملکی - خارجی - بیرونی
Perspective.	فاصلے کا اظہار
Wedge.	فانہ - چھینی - پچّڑ
Formative arts.	فن صورت گری - فن پیکر سازی
Ground balustrade. „ railing.	فرشی کٹہرہ
Index.	فہرست
Inspiration.	فیض - فیضان
Divine peace.	قدوسی سکون
Altar.	قربانگاہ
Apsidal.	قوسی - محرابی
Cornice.	کارنس
Chippings.	کترنیں (پتھر کی)
Plinth.	کرسی (عمارت کی)

Renaissance.	"نشاۃالثانیہ"
Pilaster.	نیم ستون (ایسا ستون جسکا کچھ حصہ چنائي مین پوشیدہ ہو)
Thunderbolt.	وَجَر - عصا - گرز
Nave.	وسطي کمرہ
Attitude.	وضع - حالت
Halo.	ہالہ
Hellenistic influence.	یوناني اثر

MGIPC—S7—X-3-1—25-1-26—500.

Concave.	مجوف - مقعر
Convex.	محدب
Spire (of a temple).	مخروطي گنبد - اهرامي بُرج - شکهر
Satrap.	مرزبان
Relief.	مرقع - تصوير - نقش
Classical character.	مستند طرز - يوناني طرز - قديم طرز
Colouristic treatment.	مصورانه رنگ - رنگين تصوير کا سا انداز
Fluted side (of a pillar).	مقعّر پهلو (ستون کا)
Statue in the round.	مکمل مجسمه - ايسا مجسمه جو هر طرف سے مکمل هو
Debris.	ملبه (افتاده)
Edicts.	منادات
Temple. Shrine. Chapel.	مندر - عبادتگاه
Coping.	منڈير
Coping stone.	منڈير کا پتھر - (داب کا پتھر)
Scene.	منظر - نظارة - تصوير
General view.	منظر عمومي
" Frontality."	" مواجهت " -
Rubble.	ناتراشيده پتھر
Offering.	نذر - نذرانه
Donatory inscription.	" نذري " کتبه

Reg No 4060 E. 17 - III,—1903.
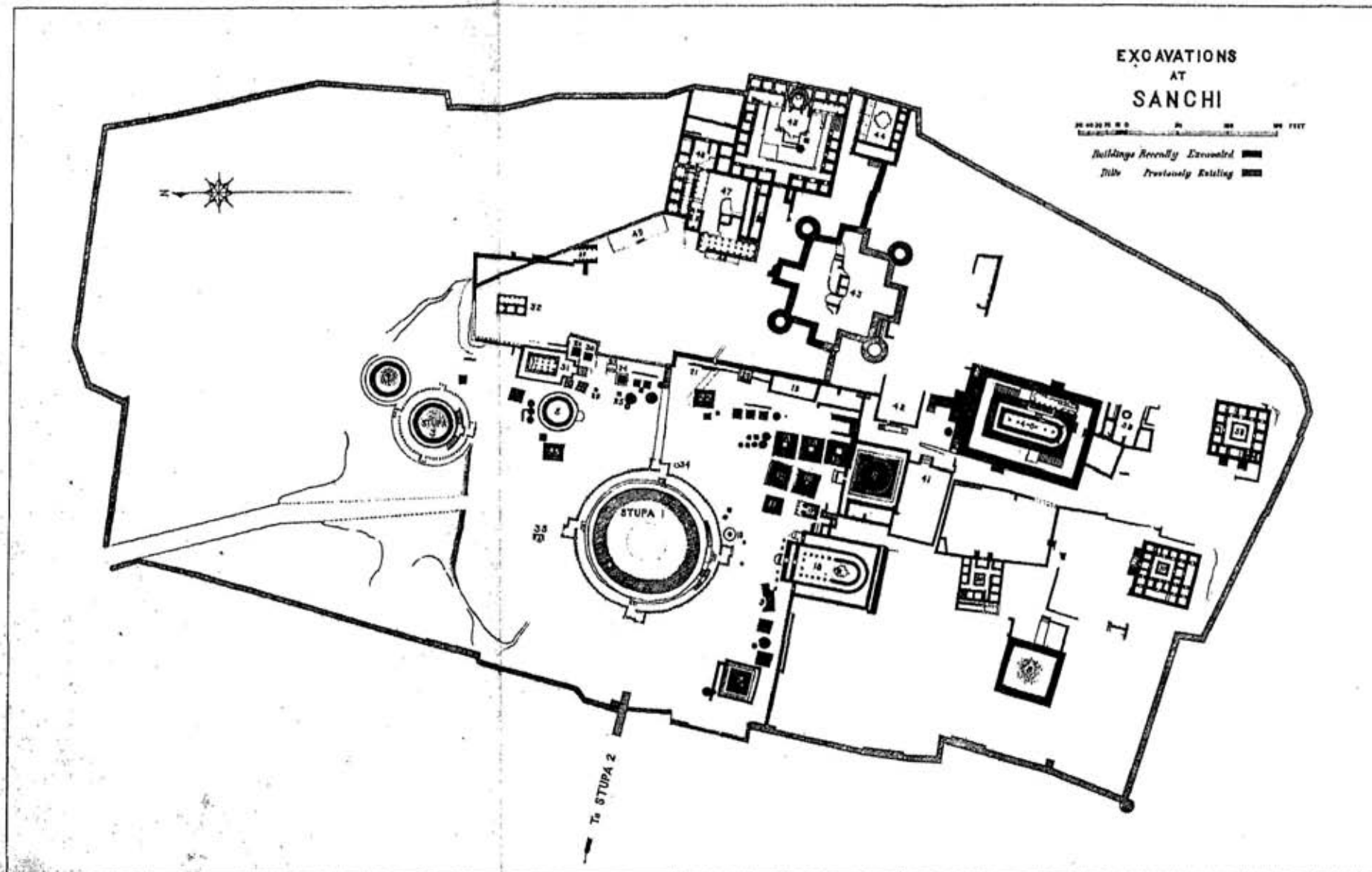
Plate XIV.
THE
HILL OF SANCHI
AND ITS ENVIRONS
yards
metres
Ancient roads
Modern „
To Vidiśā
Purainiā Talāb
Manitol
Chikni
Bhasantol
SĀÑCHI
Māñchi
KANAKHEḌĀ
Motiyā Kuā
Bhairon Bābā
Bīr Māhārāj
Golā dānt
Ruined Temple
Sati Pillars
Mahāgan
Rest House
Stūpa 2
Talāb
Jhorā
Pār or Embankment
NAGOURI
Chūdel-wālī-dānt
Nāgābābā
Pār